

Posted On Kitab Nagri

WWW.KITABNAGRI.COM



ماہی راجپوت
تماشائے محبت

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

تماشائے محبت

ماہی راجپوت

شہر خموشاں میں رات کے آخری پہر گھپ اندھیرا تھا ہر طرف سناٹا چھایا تھا۔ ماحول میں پھیلی اس خاموشی میں دور سے آتی ہوئی کتوں کے بھونکنے کی آواز نے ارتعاش پیدا کیا۔ وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا دروازہ عبور کرتا اندر آیا اس کی چال میں شکستگی تھی اس کے لئے ایک ایک قدم اٹھانا مشکل ہو رہا تھا۔ وہ جس کی چال میں غرور اور اکڑ ہوتی تھی آج اپنے قدموں کو گھسیٹتا ہوا اس مطلوبہ قبر کے قریب پہنچا۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو اس کے اپنے اسے دفنا کر گئے تھے۔ وہ زندگی سے بھرپور لڑکی آج دو گز زمین کا حصہ بن چکی تھی۔ " ہماری داستان نہ رہے گی داستانوں میں " کی عملی تصویر بنی وہ لڑکی آج اس مغرور شہزادے کے دل کی سلطنت کو تہ و بالا کر کے جا چکی تھی۔ ایک ٹیس سی اس کے دل سے اٹھی تھی۔ آج اس کا انتقام پورا ہوا تھا اسے تو خوش ہونا چاہئے تھا پھر وہ رو کیوں رہا تھا۔؟؟

Posted On Kitab Nagri

وہ اس لڑکی کو منوں مٹی تلے دفن کر چکا تھا اسے تو اپنی جیت پر خوشی ہونی چاہیے تھی۔ جیت؟؟ کونسی جیت؟؟
وہ جیتا کہاں تھا؟؟ وہ تو ہار چکا تھا

آج اس لڑکی کی موت سے نہ صرف وہ بکھرا تھا بلکہ
اس نے کسی کا مان ٹوٹا تھا۔ کتنی امیدیں توڑی تھیں۔
یا شاید اس معصوم لڑکی کی محبت کو تماشانا یا تھا۔ وہ اسے رسوا کر چکا تھا۔
اسے دو دن پہلے اس کی بھیجی وہ غزل یاد آئی،
میرے ساتھی !

میری یہ روح میرے جسم سے پرواز کر جائے
تو لوٹ آنا

میرے بے خواب راتوں کے عذابوں پر
سکتے شہر میں تم بھی
ذرا سی دیر کو رکنا

میری بے نور ہونٹوں کی دعاؤں پر
تم اپنی سر دیشانی کا پتھر رکھ کر رو دینا
بس اتنی بات کہہ دینا
مجھے تم سے محبت ہے



Posted On Kitab Nagri

اس غزل کا ایک ایک حرف اس کے حال کی ترجمانی کر رہا تھا مگر وہ دلکش حسینہ جسے وہ حال دل سنانے آیا تھا وہ تو خاموشی کا لبادہ اوڑھے اس منوں مٹی تلے دفن تھی۔
کل تک وہ ظالم بنا تھا آج وہ ظالم بنی تھی۔ اس وقت اس شہزادوں جیسی آن بان رکھنے والے مرد کی ٹوٹی بکھری حالت قدرت کے اس نظام کی عکاسی کر رہی تھی
"کہ ہر عروج کو زوال ہے"

وہ وہیں اس شہر خموشاں میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔۔۔



دو منزلہ شیشے سے بنا خان ولا پوری آب و تاب سے کھڑا تھا۔ ولا کی بیشمار روشنیاں رات کی سیاہی کو روشنی میں بدل رہیں تھی سفید آہنی گیٹ سے اندر آئیں تو نگاہ کو خیرہ کر دینے والا یہ ولا جس کی چاروں طرف پھولوں سے بھرا، مہکتا لان تھا۔ دور دور تک رنگ برنگے پھول پھیلے تھے۔ فرسٹ فلور کے گلاس والز سے پردے ہٹے ہونے کی وجہ سے اندر کا منظر صاف دکھائی دے رہا تھا۔ جہاں وہ ہال میں رکھے صوفہ کم بیڈ پر وہ نیم دراز تھا۔ یہ خوبصورت ولا اس کے بابا کے خواب کی تعبیر تھا۔

یہ پیارا گھر تیمور ولی خان کا کے جان سے پیارے بابا ولی خان کا تھا۔
تیمور ولی خان جو شہزادوں سی آن بان رکھتا تھا۔ وجاہت میں اس کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ مغرور ایسا کہ اسکی بے رخی جان سے مار ڈالے اور مہربان ہونے پر آئے تو اپنا سب کچھ وار دے۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی وجاہت میں اسکی سحر انگیز آنکھیں تباہی مچاتی تھیں۔۔۔ جن میں ایک سردپن تھا۔۔۔ پر بلا کی دلکش آنکھیں تھیں۔ سیاہ مری پلکیں جن میں جھانکتی سیاہ آنکھیں۔ اس ظالم کی آنکھیں ایسا وار کرتیں کہ سامنے والا چاروں شانے چت ہو جاتا۔

عورت کی حسین آنکھوں کے بارے میں تو بہت سنا ہے کہ عورت کی آنکھ حسین ہو تو مرد اپنا دل ہار بیٹھتا ہے پر اگر مرد کی آنکھ حسین ہو تو عورت جو گن بن جاتی ہے اپنا آپ وارنے کو تیار ہو جاتی ہے۔ تیمور خان کی آنکھوں میں بھی وہی جادو تھا۔ جس سے وہ خوب واقف تھا۔ وہ ایک محبت بھری نظر سے اگر دیکھ لیتا تو جنس مخالف اس پر اپنی جان وار دیے

اس وقت سنجیدہ چہرہ، روشن آنکھیں والا تیمور ولی خان سوچوں کے جال میں پھنسا تھا۔ اس کی شرٹ کے دو بٹن کھلے اور آستینیں کہنیوں تک فولڈ ہونے کی وجہ سے اسکے مضبوط بازو دکھائی دے رہے تھے۔ وہ ایک لمبا چوڑا مضبوط مرد تھا وہ جو اپنے اندر پہاڑوں سے ٹکرانے کی قوت رکھتا۔ اسکے براؤن بال منتشر تھے۔ پرکشش آنکھوں میں عجیب سی کیفیت تھی۔ لمبی سانس کھینچ کر اسنے ہاتھ میں پکڑا سگریٹ لبوں سے لگایا۔ وہ ہر رات یونہی گھنٹوں اس پوزیشن میں بیٹھا ہال میں لگی ایک فیملی انڈارج فوٹو کو دیکھتے گزار دیتا تھا۔ نہ جانے کتنی سوچیں اس کے ذہن میں آتی تھیں اور وہ ان سوچوں کے زیر اثر مختلف کیفیات سے گزرتا تھا۔ اچانک فون کی بیل بجی اور اس کا دھیان اس تصویر سے ہوتا ہوا اپنے موبائل کی طرف گیا۔ اس نے بائیں ہاتھ سے کال ریسیو کی اور سپیکر سے پار اس دوسرے شخص کی بات سننے لگا۔

سرکل آپ آفندی صاحب کے ہاں پارٹی پر انوائٹڈ ہیں۔۔۔ سپیکر کے پار اس کے سیکرٹری نے اسے شیڈول بتایا۔

Posted On Kitab Nagri

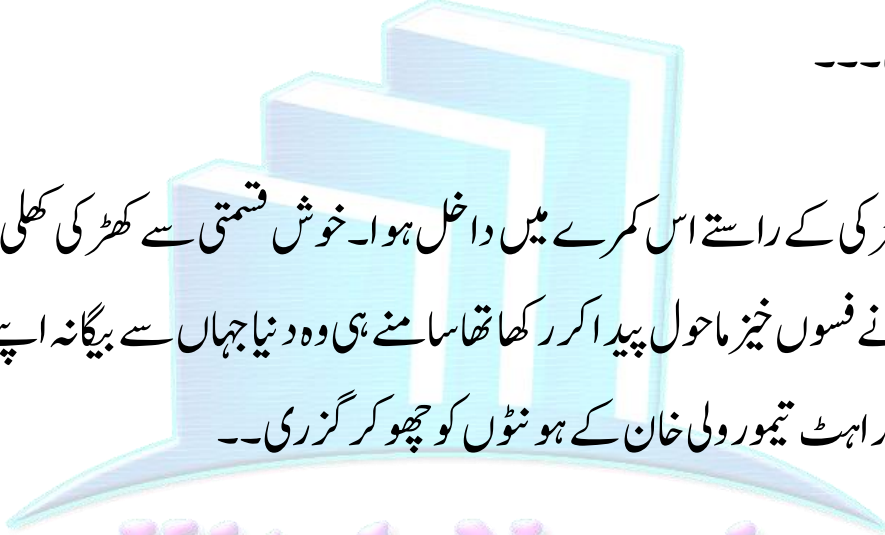
"تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ مجھے ان چونچلوں کی عادت نہیں ہے۔"۔ تیمور خان کی غصیلی آواز گونجی اور اس نے فون بند کر دیا۔

اس نے ایک نظر سیڑھیوں سے اوپر جاتے ایک کمرے پر ڈالی۔۔۔

اب اس چہرے پر اداسی کا بسیرا تھا۔۔ تیمور خان کے بدلتے تاثرات سمجھ سے باہر تھے۔ مگر بہت جلد یہ حقیقت بھی آشکار ہو جانی تھی۔۔۔



وہ دیوار پھلانگتا ہوا کھڑکی کے راستے اس کمرے میں داخل ہوا۔ خوش قسمتی سے کھڑکی کھلی تھی۔ کمرے میں نائٹ بلب کی روشنی نے فسوں خیز ماحول پیدا کر رکھا تھا سامنے ہی وہ دنیا جہاں سے بیگانہ اپنے بیڈ پر لیٹی سو رہی تھی۔ ایک دھیمی مسکراہٹ تیمور ولی خان کے ہونٹوں کو چھو کر گزری۔۔



وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ سلپنگ پلز کے زیر اثر سو رہی ہے۔ ریڈنائٹ سے جھلکتے اس کے دودھیابازو، گلابی ہونٹ بکھرے بھورے بال وہ اپنی تمام تر حشر سامانیوں سمیت تیمور ولی خان کا ایمان ڈگمگانے والی تھی۔ تیمور ولی خان آہستہ سے اس کے گال پر جھکا اور اسے اپنے ہونٹوں سے چھوتا ہوا اس کے کان کے پاس سرگوشی کرتے بولا۔

Happy birthday to you baby doll

Posted On Kitab Nagri

سرگوشی کرتے ساتھ تیمور ولی خان نے اس کی پیشانی پر اپنے ہونٹ ثبت کیے۔
اس سے پہلے کہ وہ مزید بہکتا اس نے وہاں سے جانا مناسب سمجھا۔ وہ ویسے ہی دیوار پھلانگتا واپس چلا گیا۔ جوں ہی وہ اپنی گاڑی کے پاس پہنچا تو اس نے ایک نظر اپنے پیچھے موجود اس حویلی پر ڈالی۔۔

اور اس کے تاثرات سنجیدہ ہو گئے۔ غصہ سنجیدگی درشتگی کیا نہیں تھا اس کی آنکھوں میں۔ اس کا سیکرٹری حمزہ جو اس کا واحد دوست تھا اس نے تیمور کے کندھوں پر ہاتھ رکھا اور کہا

"تیمور ولی خان خود کو ازیت دینا بند کر دیا پھر ان کو معاف کر دو۔"۔ حمزہ کی بات سنتے ہی وہ تلخی سے مسکرایا۔

"جو آپ کو برباد کر دے آپ اسے برباد کر دو یہ اصول تھا یہی اصول ہے اور یہی اصول رہے گا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تیمور ولی خان کی سنجیدہ آواز حمزہ احمد کو بہت کچھ باور کرا چکی تھی۔

دسمبر کی ٹھہرتی رات کے 1 بجے جہاں ہر سوتاریکی اور ہوکا عالم تھا شاہ ولا کے لوگ اپنے نرم گرم بستروں میں سکون کی نیند سو رہے تھے ایسے میں وہ ایک شخص ایسا بھی تھا جسکی آنکھوں سے نیند کو سوں دور تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی راکنگ چیئر پر بیٹھا ماضی کی یادوں میں گم تھا اور اپنے بیس سالہ زندگی کے سود و زیاں کا حساب لگانے میں مشغول تھا۔

جب ایک پچاس سالہ فیشن ایبل خاتون اپنے نائٹ گاؤن میں کمرے میں آئی اور از لان شاہ پر ایک نگاہ غلط تک ڈالنا، گوارا نہ کیا۔

"انا سو گئی؟؟ از لان شاہ کی گھمبیر آواز مسز شاہ کے کانوں سے ٹکرائی۔

"ہمممم"۔۔۔ مسز شاہ نے یک لفظی جواب دیا۔ از لان شاہ نے تھکے لہجے میں اپنی بیوی کو مخاطب کیا۔

"کیا مجھے معافی نہیں مل سکتی؟؟" از لان نے بے تابانہ اپنی عزیز از جان بیوی کی جانب دیکھا۔

معافی؟؟ کس بات کی معافی؟؟ معافی تو غلطیوں کی مانگی جاتی ہے از لان شاہ اذیتوں کا تو کفار ادا کیا جاتا ہے۔ وہ ایک نفرت بھری نظر ان پر ڈال کر مخاطب ہوئی۔

مسز شاہ کی بات نے اسے اندر تک جھنجھوڑ دیا۔ وہ پھر اپنی بات کہہ کر رکی نہیں اور از لان شاہ ایک بار پھر ماضی کی یادوں میں نہیں بلکہ پچھتاوے کی اتھاہ گہرائیوں میں کھو گیا۔

Posted On Kitab Nagri



صبح کے 9 بجے گھر کے تمام افراد ڈائمننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کرنے میں مشغول تھے۔ سربراہی چیئر پر بیٹھے واصف شاہ کی نظریں مسلسل سیڑھیوں سے اوپر ایک کمرے پر لگی ہوئی تھیں جہاں سے ہمیشہ کی طرح انکا اکلوتا سپوت از لان شاہ اپنی تمام تر مردانہ وجاہت کے ساتھ کمرے سے نکلتا تھا۔ آج بھی حسب معمول از لان شاہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس اپنے کمرے سے باہر آئے مگر آج انکی چال میں وہ غرور واکڑ نہیں تھی جو انکی شخصیت کا خاصہ ہوا کرتی تھی۔ آج انکی چال میں شکستگی واضح نظر آرہی تھی اور واصف شاہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے

کہ یہ وقت بھی آنا تھا؟ از لان شاہ بزنس کی دنیا کا بے تاج بادشاہ، دنیا کو فتح کرتی غرور کے نشے میں چور وہ آنکھیں آج جیسے ماند پڑ گئی تھیں۔ وہ اپنے بیٹے کو ترحم بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔۔

www.kitabnagri.com

انا کہاں ہے؟؟ از لان شاہ نے ڈائمننگ چیئر پر بیٹھتے ہی استفسار کیا۔۔

"وہ ابھی سو رہی ہے"۔۔ جواب ان کی والدہ کی طرف سے آیا تھا۔ ان کی بیوی یکسر ان کے سوال کو نظر انداز کر چکی تھی تو از لان شاہ نے ایک شکوہ کناں نظر اپنی عزیز از جان بیوی پر ڈالی۔

Posted On Kitab Nagri

سامنے کھڑی عورت ان کی محبت تھی۔۔

محبت؟؟ کیا واقعی؟؟ وہ ان کی محبت تھی؟؟ محبت تھی؟ یا ان کی ضد؟؟۔۔

آج پہلی بار از لان شاہ کا ضمیر جاگا۔ اور وہ اپنے ضمیر کی اس آواز کو سننے کی ہمت نہ رکھتے تھے۔



صبح کی روشنی خان ولا کے درودیوار میں بھی پھیل چکی تھی۔ ڈاننگ ہال میں سربراہی چیئر پر ایک خوبصورت خاتون بیٹھی تھی۔ لائٹ پنک کلر کا خوبصورت برانڈڈ سوٹ، بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنائے بالوں کی ایک لٹ باہر نکلی تھی، صاف شفاف رنگت، نیلی آنکھوں والی وہ خاتون اس گھر کی سربراہ تھی مسز خان۔

ان کی نظر جیسے ہی سامنے آتے خوبصورت وجیہہ مرد تیمور خان پر پڑی تو وہ مسکرا اٹھی۔ تیمور خان نے ان کے پاس پہنچتے ہی نیچے جھک کر ان کی پیشانی کا بوسہ لیا۔

www.kitabnagri.com

وہ ایسا ہی تھا اپنی ماں پر جان چھڑکنے والا۔ وہ جو دنیا کی نظر میں ایک کھڑوس اور بے حس تھا وہ اپنی ماں کے لئے محبت لٹانے والا تھا

. اپنی ماں کے اشارے پر خود کو جھکا دینے والا۔ مگر اس کی ماں اسے جھکنے نہیں دینا چاہتی تھی وہ اسے دنیا کو فتح کرتے دیکھنا چاہتی تھی .

Posted On Kitab Nagri

دونوں ماں بیٹا ناشتہ کرنے میں مشغول تھے اور ساتھ ہی ساتھ تیمور خان اپنی ماں کو اپنی ڈیلی روٹین سے آگاہ کر رہا تھا۔ بس اتنی سی تو باتیں ہوتی تھیں ان ماں بیٹے کے درمیان۔ یہی تو وہ لمحے تھے جن میں تیمور خان جی اٹھتا تھا۔

"ماں آج ہم شاپنگ کرنے جائیں گے"۔ تیمور خان نے اپنی ماں سے کہا

اور مسز خان خاموشی سے اپنے بیٹے کو دیکھتی رہی۔

تیمور نے اپنی ماں کو ناشتہ کرانے کے بعد ان کی وہیل چیئر لیکر ہال میں آیا اور انہیں میڈیسن کھلا کر فراغت سے ان کے چہرے کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔

مسز خان کی نظریں پھولوں سے بھرے مہکتے لان پر تھیں۔ اور تیمور ولی خان کی نظریں اپنی ماں کے چہرے پر۔ اس کے لئے اس کی ماں ان مہکتے پھولوں سے کہیں زیادہ حسین اور دلکش تھیں۔

تیمور ولی خان مسکراتے ہوئے سٹل پوزیشن میں ماں کو دیکھتا رہا جب اس کی ماں کے چہرے پر چھائی بے بسی نے اس کے ہونٹوں سے مسکراہٹ نوچ لی۔ وہ اپنی ماں کو بولنے کی کوشش کرتے دیکھ رہا تھا ازیت دکھ تکلیف کیا کچھ نہیں تھا جو اس وقت تیمور خان کی ماما کے چہرے پر رقم تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تیمور خان نے آگے بڑھ کر اپنی ماں کو گلے لگایا اور دل میں یہ عہد کرتے اٹھا۔

"ماما میں آپ کو تکلیف دینے والے اس شخص کا نام و نشان مٹا دوں گا"

You the love, you the light

You the color of my blood

You the pain, you the Cure

You the only thing I want touch

کمرے میں تیز آواز میں میوزک چل رہا تھا اور بیس سالہ ایک خوبصورت نقوش والی لڑکی، بھورے بال، گلابی ہونٹ اور نیلی آنکھوں والی شہزادیوں کو مات دیتی حسن کی ملکہ انشراح میر کے ہاتھ بھی اتنی ہی تیزی سے میک اپ کرتے چل رہے تھے۔ حسن زہانت اس نے اپنے دادا میر حاکم سے وراثت میں چرایا تھا۔ وہ میر ولا کی اکلوتی وارث انشراح میر تھی۔

میر حاکم کا تعلق ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت سے تھا۔ ان کے اکلوتے بیٹے کو سیاست میں دلچسپی نہ تھی وہ باہر سے تعلیم حاصل کر کے آئے تو اپنے گاؤں کی خدمت کرنے کا ارادہ کیا۔ میر زرار اپنی بیوی اور دو بچوں کے

Posted On Kitab Nagri

ساتھ ہنسی خوشی زندگی بسر کر رہے تھے کہ ایک رات انکا کار ایکسیڈنٹ میں انتقال ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ایکسیڈنٹ ہائی وے کا سب سے بڑا حادثہ تھا۔ حادثے میں میر زرار کی بیوی اور ان کا بیٹا مر گئے۔ انشراح کی طبیعت خرابی کی وجہ سے اسے گھر ہی دادا کے پاس چھوڑا گیا تب سے انشراح میر اپنے دادا کے جگر کا ٹکڑا بنی ہوئی تھی وہ اسے خود سے کسی قیمت الگ نہ کرتے تھے۔

انشراح بظاہر بہت لاپرواہ اور گھمنڈی لڑکی تھی مگر وہ دل کی بہت اچھی تھی۔ اسکی ایک ہی دوست تھی نور خان جو کہ اس کے دادا کے ملازم کی بیٹی تھی۔ مگر انشراح کی دوست ہونے کی وجہ سے نور پر اس کی عنایات قیمتی تحائف کی صورت میں ہوتی تھی۔

انشراح نور پر آنکھ بند کر کے اعتبار کرتی تھی۔ اور نور تو اپنی جان تک بچھاؤ کرنے کو تیار تھی ان دونوں نے آج تک ایک دوسرے سے کچھ نہیں چھپایا تھا وہ دو جسم ایک جان تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



مسز شاہ کا رخ ایک کمرے کی طرف تھا۔ یہ کمرہ بہت خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا کمرے کے وسط میں ایک گول پرسنزیڈ تھا جسکے چاروں طرف سفید جالی دار پردے لگے تھے۔ سائیڈ ٹیبل پر ایک تصویر رکھی گئی تھی مسز شاہ کی پوری دنیا اس تصویر میں ہنستی مسکراتی نظر آرہی تھی اور اس تصویر کو دیکھتے ہی ایک خوبصورت

Posted On Kitab Nagri

مسکراہٹ ان کے لبوں کو چھو کر گزری۔ بیڈ پر اوندھے منہ دنیا جہاں سے بے خبر سوئی ان کی بیٹی تھی "انائیتہ
از لان شاہ"

مسز شاہ نے کرٹن ہٹائے اور کھڑکی کھولی جیسے ہی سورج کی کرنیں کمرے میں پڑی تو انائیتہ شاہ کو چار و ناچار بیدار
ہونا پڑا۔

انائیتہ از لان شاہ نیلی آنکھوں بھورے بال، لمبی مڑی پلکوں والی ایک خوبصورت لڑکی تھی جس نے اپنے باپ
از لان شاہ سے حسن چرایا اور اپنی ماں سے دھیمالہجہ، حساس دل انا نے جلدی سے مسز شاہ کو مار ننگ ہگ کیا اور
بھاگ کر واش روم چلی گئی۔



میں تمہارا ڈائمنگ پر انتظار کر رہی ہوں انا جلدی سے تیار ہو کر نیچے آؤ"

www.kitabnagri.com

"او کے مام"۔۔ انا نے آواز لگائی

25 منٹ کے بعد انا آف وائٹ ٹاپ اور بلیک جینز اور کورٹ شوز پہنے ایک ہاتھ میں اپنا لیڈر کا سیاہ اوور کوٹ
تھامے سیڑھیوں سے نیچے اتری۔ تب تک گھر کے تمام افراد ناشتہ کر کے اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔ انا
شاہ کی نظریں اپنے باپ کے کمرے کی طرف تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارے ڈیڈ آج جلدی میں چلے گئے"۔ اس نے مسز شاہ کو کہتے سنا۔۔

انا کا موڈ یہ سنتے ہی خراب ہو چکا تھا۔ وہ باہر کی طرف جانے لگی۔

بیٹا ناشتہ تو کر جاؤ۔ مسز شاہ نے اپنی لاڈلی بیٹی سے استفسار کیا

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔ کینیٹین سے کچھ کھالوں گی آئی ایم آلریڈی ٹولیٹ۔

یہ کہتے ہی وہ ڈرائیور کو آواز لگاتی یونی کے لئے گھر سے نکل پڑی۔ اور مسز شاہ سر جھٹکتے اپنے کام میں مشغول ہو گئی۔ وہ جانتی تھی ان کی بیٹی کا موڈ خراب ہو چکا ہے اور اس کے موڈ کو بحال صرف ایک ہی شخص کر سکتا تھا

www.kitabnagri.com

اس کا باپ "ازلان واصف شاہ"

وہ جانتی تھی کہ انا کا باپ اسے منالے گا وہ اپنے بابا کی لاڈلی تھی۔ ازلان شاہ کا غرور تھی اس کی بیٹی مگر کون جانتا تھا کہ بہت جلد یہ غرور بھی ٹوٹنے والا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایک لڑکی کی پوری زندگی میں صرف ایک ہی ایسا مرد ہوتا ہے جو اس کی آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں کرتا اور وہ ایک شخص اس کا باپ ہوتا ہے مگر کیا باپ کے گناہوں کا کفارہ بھی بیٹی کو ادا کرنا پڑے گا؟؟ یہ سوچ آتے ہی مسز شاہ کانپ گئی۔



نشاء جلدی کرو بھائی ہمیں لینے کے لئے پہنچ گئے ہیں۔ نور نے نشاء سے کہا تو نشاء کی آنکھیں چمک اٹھی وہ جو سر جھکائے سکیپنگ کرنے میں مصروف تھی یہ سنتے ہی اس نے سکیپنگ بک سائیڈ پر رکھی اور جلدی سے اپنے آپ کو ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا تنقیدی جائزہ لینے لگی۔ نور اسکی اس حرکت کا سبب جانتی تھی مگر خاموش رہی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔؟؟ انشراح نے استفسار کیا

Beautiful as always.. نور نے کہا

Hahahaha like seriously??

Posted On Kitab Nagri

نشاء ہنستے ہوئے مڑی اور نور کو ہگ کیا۔ دونوں گرم جوشی سے ایک دوسرے سے ملی۔۔

I love you

I'm so lucky to have you in my life..

Please never ever leave Me alone..

نشاء کی جذبات سے بھرپور آواز گونجی۔

I'll ever never leave you Nisha.. Im always here for you..

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

نور نے اس سے وعدہ کیا۔۔

اور پھر دونوں جی بھر کر ہنسی۔ اور ساتھ کھڑی قسمت انہیں دیکھ کر مسکرائی۔۔ نہ جانے اب قسمت کیا کھیل کھیلنے والی تھی۔؟

10 منٹ کے بعد ان دونوں نے دادا سے الوداعی اجازت ملتے ہی پورچ کا رخ کیا۔ جہاں بلیک کلر کی چمکتی ہوئی لینڈ کروزر ان کے انتظار میں کھڑی تھی۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی دونوں نے سلام کیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شخص نے ان کے سلام کا جواب سر ہلا کر دیا۔

www.kitabnagri.com

کہاں جانا ہے؟ ولی خان نے استفسار کیا

Gigga Mall"

Posted On Kitab Nagri

نور نے جواب دیا۔ اور ولی خان نے گاڑی کا رخ مال کی جانب کیا۔

ولی خان 28 سالہ ایک خوبرونو جوان گھنے بال، مڑی ہوئی پلکیں، خوبصورت سحر انگیز آنکھیں، ہلکی داڑھی، اور سرخ و سفید رنگت کا مالک ایک وجیہہ شخص تھا۔ وہ نور کا بھائی تھا جو اپنی جاب کے سلسلے میں آجکل لاہور میں مقیم تھا۔ اس نے سکالر شپ پر اپنا ایم بی اے کمپلیٹ کیا اور اب ایک کمپنی میں جاب کر رہا تھا۔ وہ بلا کا حسین ہونے کے ساتھ ایک خوددار لڑکا تھا۔

نشاء زرار میر اس خوددار ولی خان پر دل و جان سے فریفتہ تھی اور ولی خان یہ بات جانتا تھا۔

کچھ باتیں جان کر بھی انجان بننا پڑتا ہے کچھ جذبات کو سمجھ کر بھی نا سمجھ بننا پڑتا ہے اور یہ بات ولی خان جانتا تھا مگر انشراح میر نہیں جانتی تھی وہ جلد جان جائے گی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



یونی میں پورا دن انا کا موڈ آف رہا وہ جانتی تھی کہ اس نے جانِ انجانے میں اپنی ماں کا دل دکھایا تھا وہ ایک بار اپنے باپ سے پوچھنا چاہتی تھی کہ ایسی کیا وجہ ہے جو وہ اور اس کی ماما ایک ہی گھر میں اجنبیوں کی طرح رہتے تھے؟؟؟

۔ وہ وجہ جاننا چاہتی تھی مگر کون بتاتا اسے وجہ۔؟؟

Posted On Kitab Nagri

کبھی کبھار اس کا موڈ بگڑ جاتا اسے اپنی ماں پر بھی غصہ آتا۔
شاہ ولا کا زرہ زرہ جانتا تھا کہ از لان شاہ اپنی بیوی پر کس قدر مرتا تھا۔ مگر ایک ان کی بیوی تھی جو بے حس تھی۔
جس کے پاس کوئی جزبات نہ تھے۔ انا از لان شاہ وہ وجہ جاننا چاہتی تھی۔

مگر کیا انا نیتہ از لان شاہ کا نازک دل وہ بوجھ اٹھا سکتا تھا جو اس کی ماں پچھلے 20 سالوں سے اٹھائے پھر رہی تھی
♥♥♥♥♥

انشراح مال میں پہنچتے ہی سب سے پہلے اپنے فیورٹ ڈیزائنر کی شاپ پر گئی اور نیو کلیکشن کے کیٹلاگ دیکھنے میں
مصروف ہو گئی۔

نور کی نظریں پورے فلور کا جائزہ لینے میں مصروف تھی جبکہ ولی خان اپنے فون پر مصروف ہو گیا۔

تقریباً 1 گھنٹے کے بعد انشراح کو اپنے لیے 3 سوٹ پسند آ ہی گئے۔ اس نے نور کو بھی حسب عادت شاپنگ کرائی
اور نور کی نظریں اپنے بھائی پر ٹکی ہوئی تھی وہ جانتی تھی کہ اس کے بھائی کو یہ سب پسند نہیں ہے مگر وہ نشاء کا دل
بھی نہیں دکھانا چاہتی تھی۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ تینوں فوڈ کورٹ میں بیٹھے لپچ کرنے لگے۔ نور کی نظر ایک جگہ پڑی تو وہ ٹھٹھک گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تو دعائیں کر رہی تھی کہ زندگی میں کبھی اسکا سامنا اس شخص سے نہ ہو، ابھی تو وہ اس کو بھولی تھی پھر وہ اسے دوبارہ سامنا کیسے کر سکتی تھی؟؟؟

اف یہ کیا ہو گیا تھا؟؟ وہ کیونکر اس شخص کا سامنا کر پائے گی؟؟
ابھی وہ ان سوچوں میں گم تھی جب انشراح نے اسے جھنجھوڑا۔
وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور اپنے آپ کو کمپوز کیا۔

جبکہ دوسری جانب از لان شاہ اس پری وش کو دیکھتے ہی حوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا۔

وہ دنیا گھوم چکا تھا 5 سال یورپ میں رہ کر آیا تھا مگر ایسا کامل حسن آج تک اس نے نہ دیکھا تھا۔ وہ بے خودی میں ان کے ٹیبل کی طرف آیا جبکہ وجدان کاؤں ٹرپر بل پے کرنے چلا گیا تھا۔ از لان شاہ کی نظریں مسلسل اس ٹیبل پر اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھی اس کی دھڑکن مسلسل تیز ہوتی جا رہی تھی وہ بے خودی کے عالم میں اس پری وش کو دیکھے جا رہا تھا اور یہی حالت دوسری طرف نور خان کی تھی وہ بھی اسی کیفیت میں از لان شاہ کو دیکھے جا رہی تھی اس بات سے بے خبر کہ از لان شاہ کی نگاہ کامرکز کون یے؟ دونوں ارد گرد کی دنیا سے بے گانہ تھے۔

Posted On Kitab Nagri

مگر نور خان کو ہوش تب آیا جب اس نے ایک زنانے دار تھپڑ کی آواز سنی۔ اس نے سامنے دیکھا تو از لان شاہ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے دوسری جانب منہ کیے کھڑا تھا جبکہ انشراح لال بھبھو کا چہرہ لیے غصے کی حالت میں اسے گھور رہی تھی۔

2 منٹ لگے تھے از لان کو صورتحال سمجھنے میں۔

انشراح اس کے منہ پر زنانے دار تھپڑ مار چکی تھی۔ اب انشراح اس کو زلیل کرنے میں مصروف تھی فوڈ کورٹ میں بہت سے لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے۔ اکیلی لڑکی دیکھی نہیں ٹھڑک جھاڑنے پہنچ جاتے ہیں۔۔۔



کیوں بھی تمہارے اپنے گھر ماں بہن نہیں ہے۔۔۔۔۔
شکل سے تو بہت شریف گھرانے کا لگتا ہے کیا یہ تربیت کی تھی گھروالوں نے؟؟۔۔۔۔۔

ایسی بہت سے چہ گوئیاں از لان شاہ کا خون جلانے کے لئے کافی تھی وہ غصیلی نظر انشراح پر ڈالے وہاں سے چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تو اس پری و ش کو دیکھتے ہی ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکا تھا۔ وہ اسے قریب سے دیکھنا چاہتا تھا وہ تو بس ٹیبل کے پاس پہنچ کر اس دلربا کو دیکھ رہا تھا۔



گھر پہنچتے ہی از لان شاہ اپنے کمرے میں گیا اور زور سے دروازہ دیوار سے مارا۔
اس نے اپنی ٹائی کی ناٹ کھولی موبائل اور والٹ بیڈ پر پھینکا اور یونہی واش روم میں شاور کے نیچے کھڑا ہو گیا۔

20 منٹ تک از لان ٹھنڈے پانی کے نیچے کھڑا اپنے غصے کو قابو کرتا رہا مگر غصہ تھا کہ بڑھتا جا رہا تھا

You have to paid for this

وہ غصے میں بڑبڑایا اور پھر ایک شیطانی مسکراہٹ اس کے لبوں سے چھو کر گزرا۔

انشراح کی زندگی میں کیا طوفان آنے والا تھا وہ یہ نہیں جانتی تھی۔۔ مگر وہ جلد جان جائے گی۔

www.kitabnagri.com

پھر وہ تیار ہو کر سونے کے لئے لیٹا مگر ابھی تک اس کا غصہ کم نہ ہوا۔ اچانک سے ایک خوبصورت خیال آتے ہی وہ مسکرا اٹھا۔



2 دن بعد

Posted On Kitab Nagri

انانیہ اور مسز شاہ شاپنگ کے لئے مال آئی تھیں اور دونوں ماں بیٹی اپنی شاپنگ میں مصروف تھیں۔ آج کا دن دونوں ماں بیٹی نے ایک ساتھ گزارنے کا فیصلہ کیا تھا۔ انا اپنی ماں پر جان چھڑکتی تھی۔

دوسری جانب تیمور خان بھی پورا دن مسز خان کے ساتھ گزارنے والا تھا۔ ماں ایک بہت ہی خوبصورت احساس اور رشتہ ہے۔ اس رشتہ کے بغیر ہماری زندگی نامکمل ہے۔

وہ جانتا تھا اس کی ماں بہت کچھ سروائیو کر چکی تھی۔ اس نے آج تک اپنی ماں کو صرف اور صرف اپنی جنگیں تنہا لڑتے دیکھا تھا۔ اس کی ماں اندر سے ٹوٹی ہوئی تھی

"اور اندر سے ٹوٹا ہوا شخص کبھی نارمل نظر نہیں آئے گا مطلب کہ اُس کے جذبات میں شدت پائی جائے گی وہ ہنسنے لگے گا تو بہت زیادہ ہنسنے کا

چُپ رہے گا تو گہری خاموشی اختیار کر لے گا

خود کو لوگوں سے انگیج کرے گا تو بہت زیادہ انگیج کر لے گا

اور تنہا رہے گا تو سائے کو بھی ساتھ برداشت نہیں کرے گا"

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے باپ کی قسمت پر رشک کرتا تھا جس کو اس کی ماں کی محبت ملی تھی۔ کیوں کہ اندر سے ٹوٹے ہوئے لوگ جب کسی سے محبت کرتے ہیں تو وہ اس پر جان کی بازی تک لگا دینے کو تیار ہوتے ہیں۔۔



وہ لوگ شاپنگ کرنے میں مصروف تھے۔ کہ انا کی نظر سامنے اٹھی تو وہ سٹل ہو گئی۔

3 سال کے بعد وہ اس چہرے کو دیکھ رہی تھی۔ 3 سال لگے تھے اسے اس کو ڈھونڈنے میں اور وہ 3 سال سے پاگلوں کی طرح اس سے محبت کیے جا رہی تھی۔

وہ اس کے پیچھے بھاگی مگر تب تک وہ نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ مسز شاہ انا کو ڈھونڈتے ہوئے اس کے پیچھے آئی تو اپنی بیٹی کی وہ حالت دیکھ کر وہ جان گئی تھی کہ اس کی بیٹی آج پھر اس کیفیت سے گزر رہی ہے۔ وہ اسے سنبھالتے ہوئے گھر لے کر آئی۔

--

یہ منظر ہے آسٹریلیا کے ایک ٹاؤن کا جہاں جولائی کے موسم میں ٹھنڈ پڑنے کی وجہ سے ازلاں شاہ اپنی بیوی اور بیٹی کے ساتھ چھٹیاں گزارنے آیا تھا

Posted On Kitab Nagri

اس نے وہاں اپنے لیے اپارٹمنٹ خرید رکھا تھا۔ آج صبح سے انانیتہ شاہ اپنی کچھ دوستوں کے ساتھ گھومنے نکلی۔ جب اس کی ایک دوست اسے رائڈنگ دکھانے کے لئے لے کر گئی۔ گراؤنڈ میں چاروں طرف شور مچا رہا۔ لوگوں کی ایکسٹنٹ دیکھ کر انا بھی وہیں بیٹھ گئی وہ اس منظر سے محفوظ ہو رہی تھی یوں لگتا تھا آسٹریلیا کا یہ پورا علاقہ وہاں اس مقابلے کو دیکھنے آیا ہو۔ کچھ لوگوں نے باقاعدہ ہاتھوں میں پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر بہت خوبصورتی سے "خان" لفظ تحریر تھا۔

تھوڑی دیر بعد مقابلہ شروع ہوا۔ اور بہت سے گھڑسوار اپنے اپنے گھوڑوں کو ریس کے میدان میں لے کر آئے۔ گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز گونج رہی تھی ہر کوئی ایک دوسرے کو شکست دینے میدان میں اترتا تھا۔ تبھی ایک شہسوار ان تمام گھوڑوں کو پیچھے چھوڑتا اپنے سرخ گھوڑے پر بیٹھا آگے بڑھا۔ اور بہت مہارت سے لائن کر اس کرتا اس مقابلے کو جیت گیا۔ اب گراؤنڈ میں صرف خان کے نام کی گونج تھی۔ باقی سب پس منظر ہو چکا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

انانیتہ شاہ جلد ہی ان سب سے بیزار ہو چکی تھی وہ اب واپس گھر جانے لگی جب اس کی نظر ایک جگہ رکی تو وہیں تھم گئی۔ بلیک جنیز پر ریڈ ٹرٹل شرٹ پہنے، پاؤں میں گھٹنے تک آتے لمبے شوز پہنے، گہری سیاہ آنکھوں والا وہ شہزادہ ایک ہاتھ سے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے، مغرورانہ چال چلتا اصطبل کی جانب جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی اور آنکھوں میں ایک سرد پن، وہ اپنے ساتھی کی کسی بات پر مسکرایا تو اس کے گال پر پڑتا وہ ڈمپل انانیتہ شاہ کے دل کی دنیا تہ وبالا کر چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

انائیتہ شاہ اس کے پیچھے بھاگی مگر تب تک وہ واپس جا چکا تھا۔ انائیتہ شاہ نہیں جانتی تھی کہ وہ وہاں سے کب اور کیسے گھر لوٹی۔

اس کے بعد انائیتہ شاہ اسے جگہ جگہ ڈھونڈتی رہی مگر وہ انجان شخص اسے نہ ملا۔ پورے پچیس دن انائیتہ شاہ اسے ڈھونڈتے گزارتی رہی۔ اس کی دلچسپی ہر چیز سے ختم ہو چکی تھی۔ وہ ہر سال وہاں جا کر اسے ڈھونڈتی مگر وہ اسے نہ ملا

- آج ان کی واپسی تھی اور واپس جاتے ہی اس نے اپنی ماما کو سب کچھ من و عن بتایا۔ اپنی کیفیت سے انہیں آگاہ کیا۔

اور مسز شاہ پر یہ انکشاف ہوا کہ ان کی 16 سالہ بیٹی انائیتہ شاہ کچی عمر کی پکی محبت کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھ چکی ہے۔ نہ جانے اب اس کی منزل کیا ہونے والی تھی؟؟ یہ وقت بتانے والا تھا۔



اس کے بعد انائیتہ شاہ ہر سال وہاں جا کر اسے ڈھونڈتی تھی۔ مگر وہ اسے نہ ملا۔ وہ پاگلوں کی طرح اس جگہ بیٹھی رہتی وہ اس کی ایک جھلک کے لئے مر رہی تھی _____ مگر وہ ستمگر نہ جانے کہاں جا چھپا تھا _____

مجھے معاف کر میرے ہمسفر تجھے چاہنا میری بھول تھی

Posted On Kitab Nagri

کسی راہ پر جو اٹھی نظر تجھے دیکھنا میری بھول تھی

کوئی نظم ہو کوئی غزل ہو، کہیں رات ہو کہیں سحر ہو

وہ گلی گلی وہ نگر نگر، تجھے ڈھونڈنا میری بھول تھی



گھر پہنچتے ہی نور نے انشراح کو آڑے ہاتھوں لیا۔ تمہیں شرم نہیں آئی نشاء تم نے اس شخص کا بنا سوچے سمجھے اتنا ڈرامہ بنایا۔ تمہارا تعلق سیاسی گھرانے سے ہے اگر دادا جان کے رائیول اس خبر کو اچھالیں تو سوچو کتنی بدنامی ہوگی۔؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نور کی باتوں کو نشاء نظر انداز کرتی اپنی جیولری اتارنے لگی۔ جیولری اتارنے کے بعد اس نے اپنا میک اپ ریموو کیا، جب نور نے ریموو اس کے ہاتھ سے چھین لیا اور اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔ نشاء نے بھنویں سیکڑتے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا جس پر نور ایک بار پھر سے شروع ہوئی۔

تم نے آج مال میں بہت غلط حرکت کی ہے۔ وہ مرد بے قصور تھا۔

Posted On Kitab Nagri

انشراح نور کی بات سنتے ہی غصے سے لال ہوئی۔

وہ بے قصور نہیں تھا۔ وہ مرد تھا مرد ___ اور مرد کی فطرت میں ہی ٹھہر کر اور بے وفائی ہے۔ آج اس شخص نے ہمیں حراس کیا کل کو کسی اور لڑکی کو کر سکتا ___

اس سے پہلے کہ انشراح اپنی بات مکمل کرتی نور نے اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔ انشراح میر حیرانگی سے نور کو دیکھنے لگی۔ اس نے کبھی خواب میں بھی نہ سوچا تھا کہ نور خان اس پر ہاتھ اٹھا سکتی اور وہ بھی ایک غیر آدمی کے لئے ___

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب نور خان کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

اس حقیقت کو سمجھو انشراح میر ! مرد بھی باکردار اور پاکیزہ ہوتا ہے مرد بُرا نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کی نیت خراب ہوتی ہے اگر مرد بُرا ہوتا تو اسے نہ نبوت ملتی، نہ ولایت۔

مرد کی فطرت، مرد کی فطرت کہہ کر اس مخلوق کی توہین مت کرو انشراح میر۔ کیوں کہ اگر ایک مرد برا ہے تو اس سے آپکی حفاظت کے لئے اس کے خلاف آپ کے ساتھ دس مرد کھڑے ہوں گے۔ اس لئے مرد کو برا مت کہو انشراح میر۔ یہ بھی انسان ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

نور خان اپنی بات کہہ کر رکی نہیں اور انشراح میر کے لئے بہت سی سوچوں کے درواہ کرتی چلی گئی۔



کیوں آئے ہو تم میری زندگی میں واپس؟؟ جب ایک بار چلے گئے تھے تو پھر سامنے کیوں آئے؟؟ اگر آہی گئے تھے تو مجھے نظر انداز کر دیتے۔ اجنبی بن جاتے۔ کیوں میرے سامنے آکر میرے دل کی دنیا خراب کر دی۔

ابھی تو بھولی تھی تمہیں اففففف از لان شاہ۔ میں تو بھول چکی تھی تمہیں۔ نور خان اپنے کمرے میں آکر خوب روئی اور تصور میں کسی سے مخاطب تھی۔ جب اس کے ضمیر کی آواز نے اسے جھنجھوڑا۔

تم بھول چکی تھی اسے؟؟ نور خان خود کو دھوکہ دینا بند کرو۔ نور خان کبھی بھی از لان شاہ کو نہیں بھول سکتی۔ اس کے ضمیر نے اسے آئینہ دکھایا۔

ہاں یہ سچ ہے میں نہیں بھولی اس کو۔ نور خان اپنی آخری سانسوں تک از لان شاہ سے محبت کرے گی۔ نور نے اپنے ضمیر کی آواز پر صرف اتنا کہا اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

از لان شاہ عشق ہے نور خان کا، بہت جلد یہ حقیقت آشکار ہونے والی تھی۔

مگر ررر۔۔۔ مگر کیا از لان شاہ بھی محبت کرتا تھا نور خان سے۔؟

Posted On Kitab Nagri

جانے اب قسمت اور محبت کیا کھیل کھیلنے والی تھی۔



نور اور انشراح میں سب معاملہ سارٹ آؤٹ ہو چکا تھا۔ نور خان اگلی صبح ہی انشراح میر سے معذرت کرنے اس کے کمرے میں گئی اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ کہتی، انشراح نے اسے گلے لگالیا۔

یہی تو ان کی دوستی تھی، نور خان نے اپنی فرسٹیشن انشراح میر پر نکالی کیونکہ دوست ہوتے ہی اس لئے ہیں۔ دوستوں میں سوری تھینکیو جیسے تکلفات بھی نہیں ہوتے۔ دوست تو بس ایک دوسرے پر جان چھڑکتے ہیں ایک دوسرے کی غلطیوں پر ٹوکتے ہیں۔

ایسی ہی دوستی انشراح اور نور کے بیچ تھی۔ مگر بہت جلد اس دوستی کو زوال آنے والا تھا۔ وہ دونوں چاہ کر بھی اس طوفان کو نہیں روک سکیں گی۔

www.kitabnagri.com



آج کافی دنوں بعد انا میتہ شاہ اپنی دوستوں کے ساتھ آرٹ ایگزیشن دیکھنے آئی۔ وہی تو شوق تھے اس کے ایک پینٹنگ۔ دوسرا خان سے محبت



Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

www.kitabnagri.com

وہ آرٹ گیلری میں دنیا جہاں کے آرٹ کو دیکھنے میں مگن تھی۔ جب ایک خوبصورت پینٹنگ پر اس کی نظر پڑی۔

پہلی نظر میں ہی وہ پینٹنگ دیکھنے والے کے دل میں درد اور اداسی پیدا کرتی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ پینٹنگ کسی نے بہت خوبصورتی سے بنائی تھی۔ پینٹنگ میں ایک بچہ کسی ویران دشت میں تنہا کھڑا تھا۔ اور ایک اس کے گرد آگ کا دریا تھا۔ جہاں ایک عورت اور مرد درسیوں میں بندھے مظلومیت کی تصویر بنے تھے۔

اس پینٹنگ کو بنانے والے نے بڑی مہارت سے درد کی ایک تصویر کھینچی تھی جسے دیکھنے والا محسوس، کیے بنانہ رہ سکتا۔ انانیتہ شاہ کی بھی یہی حالت تھی۔

وہ اس پینٹنگ کو خریدنا چاہتی تھی جب اس نے پینٹنگ پر

Not for sale

کا ٹیگ دیکھا تو اس کا موڈ خراب ہو گیا۔ دور بیٹھی ایک خوبصورت عورت اس کے چہرے پر چھائی اداسی کو محسوس کرتی اس کی طرف بڑھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اگر کوئی چیز آپ کو نہ ملے تو اس پر پریشان اور اداس نہیں ہونا چاہیے گڑیا۔ اگر کوئی آپ کی پسندیدہ چیز کسی اور کو مل جائے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ آپ کے لئے کچھ بھی نہیں، قسمت میں کچھ نہ کچھ آپ کے لئے ایسا ضرور ہوتا ہے جو آپ کو مل کر رہتا ہے"

Posted On Kitab Nagri

انائیت شاہ جو کہ اداس کھڑی اس پینٹنگ کو حسرت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی اس نے اپنے ہاتھوں پر کچھ دباؤ محسوس کرتے جب اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھا تو ایک گریسفل لیڈی نے اس کو کاغذ پر لکھی یہ خوبصورت تحریر تھمائی۔ جس کو پڑھنے کے بعد انائیت شاہ پر انکشاف ہوا کہ وہ خوبصورت عورت قوت گویائی سے محروم ہے۔

اسے وہیل چیئر پر بیٹھی وہ گریس فل خاتون بہت اچھی لگی۔ اسے ان کی اذیت کا سوچ کر ہی دل بھر گیا اور وہ بے اختیار ان کے گلے لگ گئی۔ مسز خان اس معصوم لڑکی، کو سینے میں بھینچے کتنی ہی دیر ارد گرد کے ماحول سے بے گانہ بیٹھی رہیں۔ کافی دیر بعد انا ان سے الگ ہوئی اور سچو نشن کو سمجھتے شرمندگی سے سر جھکا لیا تو مسز خان نے اس کا خوبصورت چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا اور پھر دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائیں 😊

ہال کے اندر آتے تیمور ولی خان نے یہ منظر اپنی خوبصورت آنکھوں سے دیکھا۔ اس کی ماما کسی کے ساتھ ہنستی مسکراتی زندگی سے بھرپور لگ رہی تھیں۔ اسے اس لڑکی کو اپنی ماما کے ساتھ دیکھ کر جیلیسی ہوئی۔ مگر ان کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھتے ہی تیمور ولی خان دل میں اس لڑکی کا شکر گزار ہوا۔ اور وہیں سے اٹے قدموں باہر چلا گیا

انشراح میر اپنے دادا جان کے ساتھ بیٹھی باتوں میں مشغول تھی جب ولی خان کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

Posted On Kitab Nagri

May I come in Dada Saiyn

اس نے نہایت شائستگی سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔

آؤ آؤ میرے شیر_____ دادا جان جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے ولی خان آگے بڑھ کر ان کے ہاتھوں کا بوسہ لینے لگا۔ پیارا احترام، عقیدت____ کیا نہیں تھی ولی خان کے عمل میں۔

انشراح میرا اس کی طرف دیکھنے لگی۔ وہ ایسا ہی تھا

" وہ ولی خان تھا، اپنے محسن کو نہ بھولنے والا، اپنے رشتوں پر جان چھڑکنے والا، اپنے عہد وفا کرنے والا "

اس کی ہر ہر ادا پر انشراح میرا قربان جاتی تھی۔ دادا جان اور ولی خان اب باتوں میں مصروف تھے جب ولی خان نے کمپنی کی طرف سے الاٹ کیے گئے اپارٹمنٹ کا ذکر کیا۔

دادا جان اس کی کامیابیوں پر بہت خوش تھے۔

Posted On Kitab Nagri

دادا سائیں میں نور کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں اگر آپ کی اجازت ہو تو ___ ولی خان نے نہایت سلیقے سے اپنا مدعا بیان کیا۔

ولی خان کی بات سنتے ہی انشراح کی دھڑکن تیز ہو گئی اس نے تو کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا کہ وہ اور نور خان ایک دوسرے سے دور رہیں گی۔

یہ آپ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں ولی_؟ میں نور کو خود سے دور نہیں جانے دوں گی۔ انشراح فوراً بول اٹھی۔ دادا جان خاموش بیٹھے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

کس نے کہا کہ نور آپ سے دور جائے گی نشاء بی بی۔؟؟ ہم صرف اس گھر سے اُس گھر رہنے جا رہے۔ میں ہر ویک اینڈ پر نور کو یہاں رہنے بھیجوں گا۔ اور ویسے بھی آپ یونی میں تو روز ملو گی ___ ولی نے انشراح کو سمجھایا۔

www.kitabnagri.com

ولی خان اپنی بات پر قائم تھا اس نے دلائل کے ساتھ انشراح میر کو منالیا اور اب دادا جان کی طرف سے اجازت کا منتظر تھا۔ دادا جان نے چار ونا چار اسے اجازت دے دی ۔

وہ جانتے تھے کہ ولی خان جیسا خود دار لڑکا کبھی بھی ان پر بوجھ بنا پسند نہیں کرے گا۔ وہ اس کی خودداری کو دل سے تسلیم کرتے تھے۔ لہذا انہوں نے ولی خان کو اجازت دے دی۔

Posted On Kitab Nagri

ولی خان اور داداجان اب ملکی سیاست پر بحث کرنے لگے۔ اور انشراح میر وہیں بیٹھی ولی خان کو دیکھنے میں مصروف تھی۔

اسے پہلو میں بٹھا کر اسے تکتے کا نشہ
کس قدر ہو گئی چہرے پر ضروری آنکھیں

انشراح میر کے لئے دنیا کا سب سے دلچسپ کام ولی خان کے چہرے کو تکتا تھا۔ اسے ولی خان کی سحر انگیز
آنکھوں سے عشق تھا۔

داداجان کا دھیان انشراح کی طرف ہی تھا وہ اپنی لاڈلی بیٹی کی اس کیفیت سے واقف تھے مگر وہ جانتے تھے کہ
ان کی لاڈوں پلی بیٹی ولی خان کے ساتھ ایڈ جسٹ نہ کر سکے گی۔

یہی حقیقت تھی ایک اپر کلاس لڑکی کبھی بھی مڈل کلاس فیملی میں ایڈ جسٹ نہیں کر سکتی۔ جبکہ مڈل کلاس لڑکی،
اپر کلاس میں ایڈ جسٹ کر لیتی ہے۔ میر حاکم اس حقیقت سے واقف تھے جبکہ انشراح میر کلاس ڈفرنس کو مانتی
نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

انشریح میر کا ماننا تھا کہ محبت تو بہت معتبر جذبہ ہے محبت تو محبت ہوتی ہے چاہے کسی بھی شکل میں ہو یہ دنیا کا واحد جذبہ ہے جس میں کوئی کھوٹ نہیں ہوتا۔ محبت میں امیری غریبی نہیں دیکھی جاتی۔ محبت میں محبوب کا مقام بہت ارفع و اعلیٰ ہوتا ہے۔ عاشق کا کام صرف محبوب سے محبت کرنا ہے۔ محبوب کی ہاں میں ہاں، ناں میں ناں کرنا۔۔۔ محبوب کی خوشی اور رضا پر اپنی خوشی قربان کرنا۔۔۔

مگر انشراح میر اس زمانے کے دستور کو بھول چکی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ محلوں میں رہنے والی وہ شہزادی اس غریب گھرانے کے اکلوتے کفیل کے لئے کن مشکلات کا باعث بن سکتی ہے۔ وقت بتانے والا تھا کہ انشراح میر کی محبت ولی خان پر کیا قیامت توڑنے والی تھی۔



انانیتہ شاہ کی مسز خان سے ایچمنٹ ہو چکی تھی اس نے سارا وقت ان کے ساتھ گزارا۔ اس نے کچھ عرصہ پہلے ہی سپیشل لوگوں کو ٹریٹ کرنے کا کورس کیا تھا۔ وہ گونگوں کی زبان جانتی تھی اس نے اشاروں سے مسز خان کے ساتھ گفتگو کی اور ان سے دوستی کر لی۔ گھر آنے سے پہلے اس نے ان سے اپنا نمبر ایکسچینج کیا۔

انانیتہ شاہ جیسے ہی گھر پہنچی تو مسز شاہ نے اسے پارسل کا بتایا وہ حیران تھی اسے یاد تھا اس نے کوئی چیز آرڈر نہیں کی تھی۔ جیسے ہی اس نے پارسل کھولا تو وہ خوبصورت درد بھری پیٹنگ دیکھتے ہی اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

یہ وہی پیٹنگ تھی جس پر "ناٹ فار سیل" کا ٹیگ لگا تھا مگر اب وہاں ایک کارڈ تھا جس پر نہایت خوبصورتی سے لکھا تھا

to the girl who has beautiful heart. Thank you for being the reason of my
smile Anayta Shah

From "TWK"

انا نیتہ شاہ حیران و پریشان اس پیٹنگ کو اپنے کمرے میں لے گئی۔ اور کتنی ہی دیر اس بھیبھجنے والے کو سوچتی رہی پھر سر جھٹکتے شاور لینے چلی گئی۔



انا نیتہ شاہ کی مسز خان سے دوستی ہو چکی تھی اس کا بیشتر وقت ان کے ساتھ چیٹ کرتے گزرتا۔ آج اس نے ان سے ملنے کا ارادہ کیا

Posted On Kitab Nagri

مسز خان نے اسے اپنا ڈریس سینڈ کیا۔ وہ وائٹ شرٹ پر بلیو ڈینیم کی جینز پہنے اور بلیو ہی ڈینیم کا اپر پہنے سن گلاسز ویز کیے گھر سے نکلی۔ آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کرتے وہ خان ولا پہنچی۔ گھر داخل ہوتے ہی اس کی نظر اس خوبصورت لان پر پڑی تو وہ رنگ برنگے پھولوں کو دیکھتی اس گھر کے مکیں کے اعلیٰ ذوق سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ خوبصورت راہداری سے گزرتے ہال میں اینٹر ہوتے اس خوبصورت شیش محل کو دیکھتے وہ اس کی خوبصورتی میں کھو گئی۔ اسے اس گھر میں بہت اپنائیت اور سکون محسوس ہوا جو کبھی شاہ پیلس میں بھی محسوس نہ ہوا۔

اس نے آنے سے پہلے مسز خان کو اطلاع کر دی تھی اور اب وہ اسے لان میں وہیل چیئر پر بیٹھی نظر آئیں تو وہ بھاگتی ہوئی ان کی طرف لپکی۔ اور انہیں گلے لگا لیا۔

مسز خان بھی اس کے لمس کو محسوس کرتی رہیں۔ وہ کتنی ہی دیر اسے خود میں بھیجے رہیں۔ پھر اسے لے کر اندر چلی گئیں اور اب انانیتہ شاہ اس گھر کے در و دیوار کے سحر میں کھوئی ہوئی تھی۔

اس نے پورا دن مسز خان کے ساتھ گزارا۔ جانے ان کے لمس میں ایسا کیا تھا کہ وہ چاہ کر بھی ان سے دور نہیں ہو پار ہی تھی۔

مسز خان نے اس کے لئے سپیشل خود کو کنگ کی۔ کھانے کے بعد اس نے خود ان کے لئے چائے بنائی۔ مسز شاہ نے اپنی بیٹی کو ہر طرح کا ہنر سکھا رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

چائے پینے کے بعد مسز خان نماز پڑھنے میں مصروف ہو گئیں جب انائیتہ شاہ کال سننے کے ارادے سے ان کے کمرے سے باہر آئی۔ انائیتہ کی نظر سیڑھیوں کی طرف پڑی جو کہ ایک کمرے کی طرف جارہی تھیں۔ انائیتہ شاہ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کمرے کی طرف جانے لگی جب تیسری سیڑھی پر قدم رکھتے ہی اس کا پاؤں سلب ہوا اور وہ نیچے گرنے لگی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

تیمور ولی خان جو آج آفس سے جلدی گھر لوٹ آیا اس نے جیسے ہی ہال میں قدم رکھا تو ایک لڑکی کو اپنے روم کی طرف جاتے دیکھا اس سے پہلے کہ وہ شدید رد عمل کا مظاہرہ کرتا اس کی نظر لڑکی کے پاؤں پر پڑی جو کہ سلپ ہوا تھا تیمور ولی خان بھاگتا ہوا اسے گرنے سے بچانے کے لئے آگے بڑھا۔

انانیتہ شاہ نے ایک زوردار چیخ ماری۔ اسے اپنا وجود ہوا میں لٹکتا محسوس ہوا۔ اس نے زور سے آنکھیں میچی ہوئی تھیں۔

اس کے معصوم چہرے کو دیکھ کر تیمور ولی خان کے خوبصورت چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ گوری رنگت جو کہ اب ڈر و خوف سے سرخ ہو چکی تھی آنکھیں میچے لبوں پر کوئی ودر کرتی وہ معصوم سی لڑکی پہلی نظر میں ہی تیمور ولی خان کو اچھی لگی۔ وہ اس دلکش حسینہ کو کتنی ہی دیر محسوس کرتا رہا اور پھر اس کے کانوں کے پاس ہونٹ لے جا کر سرگوشی کرتے انداز میں بولا۔

زندہ ہو تم لڑکی، اپنی آنکھیں کھول لو 😊

Posted On Kitab Nagri

انائیتہ شاہ جو یہ سمجھی کہ اب وہ ہاسپٹل میں آنکھ کھولے گی اپنے قریب کسی کی آواز سن کر آہستہ سے آنکھیں کھولتی خود کو صحیح سلامت دیکھ خوش ہو گئی۔

جیسے ہی اس کی نظر اس مسیحا پر پڑی تو انائیتہ شاہ کی سانس تھم گئی۔ یوں لگا جیسے اس کے 3 سال سے مردہ وجود کو دوبارہ سے زندگی سونپی گئی ہو۔ روح القدس اسے مرگ الموت بستر پر چند مزید سانسیں سونپے چلا گیا۔ اس کے چاروں طرف خوشی کے شادیاں بچ اٹھے ہوں۔

اس وقت انائیتہ شاہ سے اگر اس کی آخری خواہش پوچھی جاتی تو وہ وقت تھمنے کی چاہ کرتی، انائیتہ شاہ کو اس وقت اپنا آپ کتنا معتبر لگا وہ خود کو دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی سمجھ رہی تھی۔

خوش قسمت ہی تو تھی وہ۔ آج انائیتہ شاہ اپنے 3 سالہ عشق اپنے محبوب اپنے خان کی بانہوں میں تھی۔ اس نے تو تصور بھی نہ کیا کہ قسمت اس پر یوں مہربان ہوگی۔

دوسری جانب تیمور ولی خان بھی ان نیلی آنکھوں کے سحر میں کھو چکا تھا مگر بہت جلد اس نے خود کو کمپوز کر لیا۔ اس نے انائیتہ شاہ کو اس کے زور پر کھڑا کیا۔ اور اب اسے خود سے الگ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

سنجھل کر چلا کر وبے بی ڈول (⊙)⊙⊙ ___ تیمور ولی خان کی گھمبیر آواز انانیتہ شاہ کے کانوں سے ٹکرائی۔ وہ ارد گرد دیکھنے لگی تو تیمور ولی خان سر جھٹکتے سیڑھیوں کی طرف جانے لگا۔ یہاں بے بی ڈول تمہارے علاوہ کوئی بھی نہیں ہے ___ جاتے جاتے وہ انانیتہ شاہ کے کانوں میں سرگوشی کرنا بھولا۔

انانیتہ شاہ ابھی تک خواب کی کیفیت میں تھی جب اسے ملازمہ نے مسر خان کا پیغام دیا تو وہ اتھل پتھل ہوتی سانسوں کے ساتھ ان کے کمرے کی طرف بڑھی۔

انانیتہ شاہ کی نظر کمرے میں بیڈ کے پیچھے دیوار پر آویزاں ایک خوبصورت مرد کی تصویر پر پڑی۔ وہ مرد اپنی وجاہت میں مکمل تھا۔ اب انانیتہ کی نظر اس تصویر پر تھی۔ وہ اس سے پہلے اس تصویر پر دھیان نہ دے سکی مگر اب وہ تصویر اس کے لئے مرکزِ نگاہ بن چکی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسے تصویر میں وہ مرد اپنے خان کی طرح معلوم ہوا۔ اس کے لئے یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ اس کا خان زیادہ خوبصورت ہے یا پھر تصویر میں مسکراتا وہ شخص ___،،،

Posted On Kitab Nagri

انائیتہ نے اب مسز خان کے کمرے پر نظر دوڑائی تو وہ پورا کمرہ مسز خان اور اس آدمی کی تصویروں سے بھرا تھا۔ کسی جگہ ایک 5 سالہ بچہ ان کے ساتھ تصویروں میں ہنستا مسکراتا تھا۔ انائیتہ شاہ کے لئے یہ جاننا مشکل نہ تھا کہ سامنے تصویر میں موجود مرد مسز خان کے لئے سراپا عشق ہے۔

تھوڑی دیر بعد تیمور ولی خان دروازہ ناک کرتا کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے مسز خان کے ہاتھوں کا احترام سے بوسہ لیا۔ اور پھر خود ہی انائیتہ شاہ سے اپنا تعارف کرایا۔

آج 3 سال میں پہلی بار انائیتہ شاہ کو اپنے خان کا نام معلوم ہوا۔ انائیتہ شاہ نے اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا جسے تیمور نے بدقت تھام لیا۔

مسز خان اپنے بیٹے کے اس فیصلے پر حیران اور خوش تھیں۔ یہ ملاقات تیمور ولی خان اور انائیتہ شاہ کی باضابطہ طور پر پہلی ملاقات تھی۔ آگے چل کر ان ملاقاتوں کا سلسلہ طویل ہونے والا تھا۔



نور خان اور ولی خان کو اپنے نئے گھر شفٹ ہوئے 1 ہفتہ گزر چکا تھا۔ ولی خان نے ایک چھوٹا سا ویل فرنشڈ اپارٹمنٹ لیا تھا۔ نور خان نے کیونکہ انٹریڈیزائننگ کے کورسز کر رکھے تھے اس نے اپنی مہارت سے اس گھر

Posted On Kitab Nagri

کوڈیکوریٹ کیا تھا۔ وہ یونی جا کر انشراح سے ملتی کیونکہ ان کے ڈیپارٹمنٹ الگ الگ تھے مگر اس کے باوجود وہ ایک دوسرے کے لئے وقت نکالتی تھیں۔

میری گڑیا کیا سوچ رہی ہے؟؟ ولی خان جو کہ ابھی ابھی گھر لوٹا تھا اس نے نور خان کو اداس بیٹھے دیکھ اس سے استفسار کیا۔ نور خان اس کی بہن نہیں جان تھی۔ وہ اس کے دل کے بہت قریب رہتی تھی۔ اس لئے اپنی بہن کی اداسی پر وہ پریشان ہوا۔

کچھ نہیں لالہ بس نشاء کی یاد آرہی تھی۔ نور خان نے اپنی پریشانی بتائی تو ولی خان بے ساختہ مسکرایا۔ وہ اپنی بہن اور انشراح کی دوستی سے بخوبی واقف تھا۔

اگر ایسی بات ہے تو چلو ہم آج ہی نشاء بی بی کی طرف چلتے ہیں۔ ولی خان نے فوراً حل بتایا۔ جس پر نور خان مسکراتی نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھنے لگی۔ اس کا بھائی ایسا ہی تو تھا۔ دوسروں کے لئے جینے والا۔ اپنوں پر سب قربان کرنے والا۔ اسے فخر تھا اپنے بھائی کی اس سادگی و عاجزی پر۔ مگر بہت جلد نور خان کو نفرت ہونے والی تھی اپنے بھائی کی فطرت سے۔ وقت بہت بڑا ستم کرنے والا تھا۔ ایک طوفان ان کا منتظر تھا۔



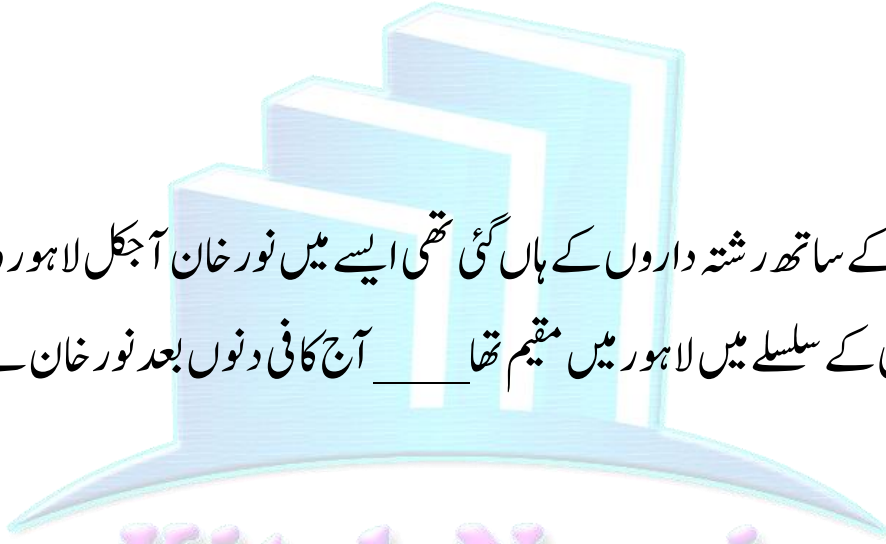
Posted On Kitab Nagri



(ماضی)

3 سال پہلے

انٹراح میر اپنے دادا کے ساتھ رشتہ داروں کے ہاں گئی تھی ایسے میں نور خان آجکل لاہور ولی خان کی طرف گئی۔ ولی خان پڑھائی کے سلسلے میں لاہور میں مقیم تھا۔ آج کافی دنوں بعد نور خان نے اپنی فیسبک لاگ ان کی۔



www.kitabnagri.com

جب اس کی نظر ایک پبلک پوسٹ پر پڑی۔
محبت کے بارے میں لوگوں کے نظریات پوچھے گئے۔ جس پر نور خان نے اپنا پوائنٹ آف ویو بیان کیا۔

نور خان کے نزدیک محبت ذات پات، رنگ و نسل کی تفریق سے پاک تھی۔

Posted On Kitab Nagri

محبت ایک معتبر جذبہ ہے جو رنگ و نسل، ذات پات کی قید سے آزاد ہے۔۔۔ نور خان نے اپنا کمنٹ لکھ کر موبائل آف کر دیا۔

کچھ دیر بعد اس نے انشراح سے کال پر بات کی کال بند کرتے ہی اس کے موبائل کی سکرین پر نوٹیفکیشن چمکا۔
نور خان نے جیسے ہی اوپن کیا تو اس کے کمنٹ کے جواب میں ایک آئی ڈی کارپیلائی دیکھتے اس نے اپنا انبکس
چیک کیا۔

اے۔ ایس نام کی آئی ڈی اس کے سپام میں تھی نور خان نے چیٹ اوپن کی۔

اور اس سے ہیلو ہائے کیا۔ حال احوال پوچھنے کے بعد اے۔ ایس نے اسے دوستی کی پیشکش کی جسے نور خان نے ایکسیپٹ کیا۔

www.kitabnagri.com

آپ کا اصل نام کیا ہے؟ نور نے سوال کیا

ازلان شاہ اے ایس کا جواب فوراً آیا۔

Posted On Kitab Nagri

نور کو باتوں باتوں میں وہ بہت اچھا لگا اور کیونکہ آج کل وہ بالکل فارغ تھی اس نے سوچا کہ دوست بنائے جائیں۔

ازلان شاہ کا تعلق لاہور کے ایک ایلٹ کلاس گھرانے سے تھا۔ وہ پڑھائی کے سلسلے میں لندن میں مقیم تھا اور آج کل پاکستان آیا ہوا تھا،

ازلان شاہ ایک لمبا چوڑا، گورارنگ، سیاہ بال بغیر جیل لگائے ہوئے ایک سائیڈ پر کیے، مضبوط جسامت کا خوب رو مرد تھا، اس کی پرسنالٹی میں ایک چارم تھا جس مخالف اس پر فریفتہ ہوئے بنانہ رہ سکتی مگر وہ مغرور مرد اپنی لاپرواہی سے کتنی حسیناؤں کا دل توڑ چکا تھا۔

ازلان شاہ ایک امیر کبیر گھرانے کا چشم و چراغ ہونے کے باوجود خود کو عیاشی سے دور رکھتا تھا۔ اس کا ماننا تھا کہ اس کا وجود اس لڑکی کی امانت ہے جو اس کے دل کی سلطنت پر راج کرے گی۔

ازلان شاہ کو تلاش تھی اس لڑکی کی، وہ محبت کرنے والوں میں شمار ہوتا تھا۔ اس کا عقیدہ محبت پر پختہ تھا۔

ایک روز اس نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ لگائی جس پر نور خان کے کمنٹ نے اسے متاثر کیا۔

Posted On Kitab Nagri

کہا جاتا ہے کہ کبھی کبھی محبت کے لئے مقابل کا ایک جملہ، ایک ادائیہی کافی ہوتی ہے۔

ازلان شاہ نے اس کی پروفائل کھولی تو اس کی پروفائل پکچر دیکھ کر اسے زوم کیا،

وہ کتنی ہی دیر اس حسینہ کو دیکھتا رہا۔ اُس نے آدھی دنیا گھومی تھی مگر اتنا کامل حُسن جو اُسے ارد گرد سے بے گانہ کر دے۔ اس نے ایسا حُسن نہیں دیکھا تھا اس نے فوراً اس دلربا کو میسج کیا

نور کا جواب آیا تو وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اس سے بات کرنے لگا اور پہلی بار اس مغرور شاہ نے کسی لڑکی کو خود سے دوستی کی آفر کی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یوں ان دونوں کی ہر روز بات چیت ہونے لگی۔

آج نور خان اس سے ملنے ایک پارک میں آئی۔ وہ اس کی دوستی پر آنکھ بند کر کے یقین کرتی تھی۔

تصویریں کبھی کسی کا حُسن بیان نہیں کر سکتی۔ ازلان شاہ نے نور کو دیکھتے کہا۔ نور اس کی بات پر مسکرائی۔

Posted On Kitab Nagri

دن رات اس سے باتیں کرتے اسے از لان شاہ کی عادت ہو گئی۔،

کہا جاتا ہے کہ عادت لگنا محبت ہونے سے زیادہ خطرناک ہے _____

اور نور خان کو از لان شاہ کی عادت ہو چکی تھی۔ جبکہ از لان شاہ تو نور خان کے حسن کا اسیر ہو چکا تھا

پارک میں واک کرتے از لان اور نور نے پھر سے محبت کے ٹاپک پر بحث شروع کی۔

رومانس اور محبت کا آپس میں کیا تعلق ہے؟؟ اے۔ ایس نے کمال مہارت سے سوال کیا۔،

محبت میں حوس نہیں ہوتی۔ نور خان کے بے تکے جواب پر فوراً از لان نے قہقہہ لگایا۔

رومانس کیا ہوتا ہے؟ از لان شاہ نے ایک اور سوال کیا۔

نور خان سرخ چہرہ لیے اسے دیکھنے لگی تو از لان شاہ نے اس کی طرف دیکھا اور گویا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

رومانس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ لڑکا، لڑکی ایک دوسرے کو چند کسز کریں اور پھر جسمانی تعلق بنائیں۔

"رومانس تو ایک فیلنگ ہے نور،

یہ انسان کے اندر کا احساس ہے

اپنے محبوب کی ہر بات ماننا،

اس سے ڈھیروں باتیں کرنا، اس کی خوشی میں خوش ہونا، اس کی رضا پر خود کو واردینا، اس کی تکلیف میں اسے
سہارا دینا، اس کے لئے اپنے ہاتھوں سے کافی بنانا، اس کے لئے شدید غربت میں گجرے خریدنا اور چوڑیاں
خرید کر اسے پہنانا۔"

میرے نزدیک یہ سب رومانس ہے۔ رومانوی جذبات یہی تو ہوتے ہیں اور اس وقت میں تم سے رومانس کر رہا
ہوں نور۔

www.kitabnagri.com

نور خان کتنی ہی دیر اسے دیکھتی رہی اس شخص کی باتیں اسے بہت پیشیل فیل کراتی تھی۔
وہ ہمیشہ لاجواب کر دینے والی باتیں کرتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جلد ہی اس نے موضوع بدل دیا اور ادھر ادھر کی باتیں کرتے شام کو وہ اسے اس کے اپارٹمنٹ تک چھوڑنے گیا۔

گھر آتے ہی نور اور از لان میں پھر سے باتیں ہونے لگی اور یہ سلسلہ یوں نہی چلنے لگا۔ ان دنوں نور خان انشراح میر تک کو بھول چکی تھی۔



نور خان مال آئی تھی اور کچھ ضروری چیزیں خرید کر گھر چلی گئی۔ مال میں اسے احساس ہوا کہ وہ کسی کی نظروں کے حصار میں ہے مگر اسے وہم سمجھتے وہ گھر چلی گئی۔
گھر پہنچتے ہی اس نے ولی کو شاپنگ دکھائی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لالہ ہم کل نشاء کی برتھ ڈے پر انوائٹڈ ہیں "نور نے ولی خان کو یاد کرایا۔

ہاں مجھے یاد ہے ___ میر سائیں کا فون آیا تھا مجھے سارے انتظام دیکھنے ہیں ___، وہ دونوں بہن بھائی باتوں میں مشغول تھے۔

Posted On Kitab Nagri

رات کے پونے بارہ بجے ولی اپنے کمرے میں آکر کچھ سوچنے لگا۔ کافی دیر سوچنے کے بعد وہ ایک نتیجے پر پہنچا اور ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کے چہرے پر بکھر گئی



Happy birthday to you my love

Ensharah Mir Hakim

رات بارہ بجے ایک انجان نمبر سے میسج ریسیو ہوا تو انشراح پریشان ہو گئی۔ مگر اس نے نظر انداز کر دیا اور وہ نور کی کال آنے پر اس سے باتیں کرنے لگی۔ اس سے کل کی پارٹی کو ڈسکس کرنے لگی۔ آدھے گھنٹے بعد وہ سونے کے ارادے سے چینج کرنے چینجنگ روم میں گئی۔

5 منٹ بعد انشراح میر ریڈنائٹی جس کا گلہ ڈیپ تھا اور ریڈنائٹی میں اس کے دودھیا بازو اپنی چھب دکھا رہے تھے۔ گھٹنوں تک آتی اس نائٹی میں وہ بہت ہاٹ لگ رہی تھی۔

جو نہی وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اندھیرے نے اس کا استقبال کیا۔ وہ اندھیرے سے ڈرتی تھی۔ اسے اپنے کمرے میں ایک سایہ نظر آیا اس سے پہلے کہ وہ چیخ کر گھر میں سب کو متوجہ کرتی وہ سایہ اس کی طرف تیزی سے بڑھا اور اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اس کی چیخ کو روکا۔

Posted On Kitab Nagri

انشراح میر خوف و ڈر کی کیفیت میں تھی۔ جب وہ اپنے ہونٹ اس کے قریب لایا اور اس کے کانوں کے قریب سرگوشی کی۔

ڈرومت ! میں تمہیں نقصان پہنچانے نہیں آیا۔

I just wanna Celebrate your birthday

Babe

اس نے اپنے ہاتھ انشراح کی کمر کے گرد پھیلائے اور اسے پکڑتا ہوا سینٹر ٹیبل کی طرف لے کر گیا۔ جہاں ٹیبل پر پھول بکھرے تھے اور ان پھولوں کے درمیان ہارٹ شیپ کا ایک چھوٹا سا چاکلیٹ کیک رکھا تھا۔

www.kitabnagri.com

Blow the candle

اس نے حکمیہ انداز میں کہا تو انشراح ڈر کے مارے کینڈل بجھانے لگی

Cut the cake

Posted On Kitab Nagri

اگلے حکم پر انشراح کا دل کیا کہ وہ دھاڑیں مار مار کر روئے مگر وہ بے بس ہو چکی تھی اس نے کیک کٹ کیا اور کیک کٹ کرنے جیسے ہی وہ جھکی اس کے گہرے گلے پر اس شخص کی نظر پڑی اور وہ بے اختیار آگے بڑھا اس نے انشراح کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کیک کاٹا اور ایک بائٹ اس کے ہونٹوں کی طرف بڑھایا۔ جسے اس نے مشکل سے کھایا۔

اب اس نے انشراح کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے خود کے قریب کیا اور اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں کے پاس لے جا کر اسے کس کی۔ وہ کتنی ہی دیر اپنے جذبات کی شدت اس کے ہونٹوں پر لٹاتا رہا اور جب انشراح کا سانس اکھڑنے لگا تو وہ اس سے الگ ہوا۔

اب اس کا اگلا نشانہ انشراح کی آنکھیں تھیں وہ ان پر اپنا لمس چھوڑنے لگا۔

اب وہ اپنے ہونٹ انشراح کے کان کے پاس لایا اور مدہوش کن لہجے میں بولا۔

جام پر جام پینے کا کیا فائدہ
رات گزرے گی ساری اتر جائے گی
تیری نظروں سے پی ہے خدا کی قسم
عمر ساری نشے میں اتر جائے گی

Posted On Kitab Nagri

اس کے کان کی لو کو دانتوں میں دبائے
انشراح کو سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر وہ اس کی گردن پر جھکا اور اسے پاگلوں کی طرح چومنے لگا۔ اس نے انشراح کو
اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور بیڈ پر لے جا کر اس کے چہرے، کانوں کی لو، آنکھوں، گردن جگہ جگہ اپنی شدتیں
لٹانے لگا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

جیسے ہی اسے انشراح کے رونے کی آواز سنائی دی وہ اس سے الگ ہوا۔ اور اپنی بے اختیاری پر شرمندہ ہوتا وہاں سے چلا گیا۔

انشراح میرا اس کے جانے کے بعد کتنی ہی دیر بے حس و حرکت بیڈ پر پڑی رہی۔ آنسو اس کی آنکھوں سے رواں تھے۔ وہ بھاگتی ہوئی واش روم میں گئی اور شاور کھول کر اس کے نیچے کھڑی ہو گئی۔

انشراح میرا اپنے ہونٹوں اور پورے جسم کو رگڑ رہی تھی۔ وہ اس شخص کے لمس کو مٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اسے اپنی قسمت پر رونا آرہا تھا۔

وہ کتنی ہی دیر خود کو رگڑ رگڑ کر پاک کرنے کی کوشش کرتی رہی اور کمرے میں آتے ہی جب وہ منظر اس کے سامنے آیا تو وہ پھر سے رونے لگ گئی۔ وہ روتے ہوئے اپنے کمرے سے باہر نکلی جب ولی خان جو کہ اس کے کمرے کے پاس سے گزرا اسے اس حالت میں دیکھتا پریشانی میں اس کے پاس آیا۔ ولی خان جو کہ سفید شلوار قمیض میں ملبوس تھا اپنی تمام تر وجاہت سمیت اس کی طرف بڑھا۔

نشاء بی بی کیا ہوا آپ کو؟؟ آپ اس حلیہ میں یہاں کیا کر رہی ہیں۔؟ ولی خان نے انشراح سے سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

انشراح اس کی آواز سنتے ہی بھاگتی ہوئی اُس کے گلے لگ کر رونے لگی۔ ولی خان اسے یونہی اس کے کمرے میں لے کر آیا۔ انشراح اسے سب کچھ من و عن بتانے لگی۔ جسے سننے کے بعد اس نے اسے سینے سے لگا کر تسلی دی۔ اور وہ کتنی ہی دیر اس کے سینے سے لگی پر سکون ہو کر سو گئی

ولی خان بھی وہیں صوفے پر بیٹھا رہا اس نے جیسے ہی اسے خود سے الگ کرنے کی کوشش کی وہ اس کے گلے میں بائیں ڈالے خوفزدہ لہجہ میں بولی۔

مجھے خود سے دور مت کرنا ولی خان، مجھے ظالم بھیڑیا نکل لے گا۔ مجھے اپنا آپ، ولی خان کے ساتھ محفوظ لگتا ہے۔ میری عزت کے محافظ فقط آپ ہو ولی خان۔ ولی خان کو اس کی آواز میں چھپے درد نے جھنجھوڑ دیا اور اس نے انشراح کو اپنے سینے میں بھینچ لیا۔

روتے روتے اس کی آنکھ لگ گئی اور صبح فجر کے قریب انشراح کی آنکھ کھلی۔ اس نے خود کو کسی مضبوط حصار میں محسوس کیا۔ وہ کتنی ہی دیر ولی خان کے چہرے کو تکتی رہی جو کہ اسے اپنے مضبوط بازوؤں میں لیے بے خبر سو رہا تھا۔

کیا کوئی مرد اتنا دلکش ہو سکتا ہے؟؟ ولی خان کی ساحرانہ شخصیت اور مضبوط کردار نے انشراح میر کو اس کا دیوانہ کر رکھا تھا۔ ولی خان ایک خوب رو اور وجیہہ مرد تھا۔ اُس کے چہرے میں بلا کی کشش تھی۔ اس کی آنکھیں

Posted On Kitab Nagri

مقابل کو مدہوش کرتی تھیں مگر وہ ان آنکھوں کو ہمیشہ گلاسز کے نیچے چھپا کر رکھتا تھا۔ انشراح میر کتنی ہی دیر اس کے چہرے کو تکتی رہی جو کہ اس کا دلچسپ کام تھا۔ ولی خان کو اپنے چہرے پر کسی کی نظریں محسوس ہوئی تو اس نے آنکھ کھولی اور انشراح میر کو اتنے قریب دیکھ کر رات والا واقعہ یاد آنے پر اس سے نظریں چڑاتا باہر چلا گیا۔ انشراح میر رات واقعے کے بارے میں سوچنے لگی وہ اب پہلے کی نسبت کافی حد تک ریلیکس تھی۔

_____ ♡♡♡♡♡

(ماضی)

ازلان اور نور خان کی دوستی جلد ہی محبت میں بدل گئی تھی اور یہ حقیقت تھی کہ محبت کے لئے فقط ایک لمحہ ہی کافی تھا۔ ازلان شاہ کو نور خان کی کمٹ نے متاثر کیا اور وہ اس کے انکس پہنچا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

محبت ہوتی ہی کیا ہے؟؟

کسی کی باتوں سے متاثر ہونا۔ کسی کی عادت ہو جانا۔ ازلان شاہ بھی تو اس کی باتوں سے متاثر ہوا جلد ہی وہ اس کے حسن کا اثر ہوا۔ اور آہستہ آہستہ وہ اس کی ذات کا عادی ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

جب پہلی بار وہ نور خان سے ملا تو اس کی خوبصورت ہنسی اس کے گال میں پڑتا ڈمپل از لان شاہ کو چاروں شانے چت کر چکا تھا _____ وہ اسیر ہو چکا تھا نور خان کا _____ اسے محبت ہو چکی تھی اس دلربا سے _____

دوسری طرف نور خان کی حالت بھی اس سے کم نہیں تھی _____ وہ بھی از لان شاہ کے عشق میں مبتلا تھی _____ آج وہ از لان شاہ کی ضد پر اسے ملنے گئی تھی _____ وہ اس سے پہلے بھی کافی بار مل چکے تھے

نور خان بلیک ٹخنوں کو چھوتی میکسی زیب تن کیے، کھلے سیاہ بال، اور ہلکے میک اپ میں نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی _____ وہ جیسے ہی ہوٹل کے دروازے پر پینٹر ہوئی از لان شاہ کتنی ہی دیر اس کے حسن میں گم کھڑا اسے دیکھتا رہا _____ جلد ہی وہ ہوش میں آتا اس کے پاس گیا جہاں ایک باوردی ویٹر نور کو پھولوں کا بکے پیش کرتا اسے اندر لارہا تھا _____ پوری راہداری کو پھولوں سے سجایا گیا تھا _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

از لان شاہ نور کے پاس گیا اور اسے "فالومی" کہتا آگے بڑھ گیا _____ نور اس کے پیچھے چلنے لگی جب اچانک سے از لان شاہ رکا اور اس کے پاس سے گزرتا اس کے پیچھے کھڑا ہوا _____ از لان شاہ نے غیر محسوس انداز میں اپنی پاکٹ میں ہاتھ ڈالتے ایک بلیک پیٹی نکالی _____ اور اس پیٹی کو نور کی آنکھوں کے گرد باندھ دیا _____ نور اس کی حرکت پر گھبرائی _____ اس کا ہاتھ از لان شاہ نے اپنے ہاتھوں میں لے کر دبایا _____ نور خان کے ہاتھ سرد ہو چکے تھے _____

Posted On Kitab Nagri

از لان شاہ اسے دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا ہوٹل کی بیک سائیڈ لے گیا۔ اور نور خان کی آنکھوں سے پٹی ہٹائی۔ نور خان نے جیسے ہی آنکھ کھولی تو چاروں طرف بلیک اینڈ ریڈ ہارٹ شپ بیلون اور خوبصورت ڈیکوریشن دیکھ دنگ ہو گئی۔ سامنے ایک ٹیبل کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ ٹیبل پر سفید کرٹن بچھا کر اسے کور کیا گیا تھا۔

لان کے چاروں طرف پرپل اور سفید کرٹنز لگے تھے۔

جن پر خوبصورت ڈیزائننگ اور لائٹنگ کی گئی تھی۔ از لان شاہ نور خان کے قریب ہوا اور دھیمی آواز میں سرگوشی کی۔



، پی پی برتھ ڈے شاہ من

www.kitabnagri.com

نور خان حیرت زدہ اسے دیکھتی رہی۔ اسے لگا وہ اس کا برتھ ڈے بھول چکا ہے مگر،، وہ غلط تھی۔

مجھے لگا آپ بھول چکے ہیں؟؟ نور نے از لان سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

غلط لگا آپ کو شاہ من ___ از لان شاہ بھلا اپنی زندگی کے نور، اپنی شاہ من کی کسی چیز سے غافل ہو سکتا ہے؟؟؟؟ از لان شاہ خمار آلود لہجہ میں بولا ___

از لان شاہ نور کو ٹیبل کی طرف لے کر گیا جہاں ایک پر پل اور سفید کلر کا ہی خوبصورت ڈیکوریٹڈ ٹیکہ دیکھ نور حیران ہوئی ___ کیک پر "شاہ من" لکھا تھا ___
اُس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے بھلا وہ کہاں عادی تھی اس قدر کسی غیر کی توجہ کی ___ اس کی زندگی تو فقط ولی خان، میر حاکم اور انشراح میر کے گرد گھومتی تھی ___

نور خان نے کیک کٹ کیا اور از لان کی طرف ہائٹ بڑھایا ___ از لان نے وہی ہائٹ پہلے نور کی طرف بڑھایا ___، اور پھر نور کے ہاتھوں سے اپنے ہونٹوں تک لے کر گیا ___ کیک کھانے کے ساتھ از لان شاہ نور کی انگلیوں کو منہ میں لینے لگا اور انہیں چوسنے لگا ___ نور اس کی حرکت پر گھبرائی مگر شرم و لزت غالب تھی وہ چاہ کر بھی اسے نہ روک پائی ___ از لان نے خود ہی اس کے ہاتھ چھوڑے اور کچھ دیر بعد پھر دونوں نے ڈنر کیا ___

ڈنر کے بعد از لان شاہ اپنی چیئر سے اٹھا اور نور خان کے قریب پہنچا ___

نور بھی از لان کی تقلید کرتی اپنی جگہ سے اٹھی ___

Posted On Kitab Nagri

ازلان شاہ اس کے پیچھے آکر رکھا اور اس کے بالوں کو اسکی گردن سے ہٹایا اور اپنی جیب سے ایک خوبصورت پینڈنٹ نکال کر اسے نور خان کے گلے کی زینت بنایا۔ ازلان شاہ کی نظر جوں ہی اس کی دودھیا اور شفاف گردن پر پڑی تو وہ اس کی گردن پر جھکا اور اپنے ہونٹ اُس کی گردن پر ثبت کیے۔ نور خان اس کے لمس کو محسوس کرتے ہی کانپ اٹھی۔

عورت اپنی زندگی میں آنے والے پہلے مرد کے بوسے کو کبھی نہیں بھولتی اور اگر وہ پہلا مرد محبوب بھی ہو تو عورت اُس لمس کے حصار سے کبھی نکل نہیں پاتی۔

یہی حالت نور خان کی تھی۔ ازلان شاہ کے پہلے لمس نے اسے پاگل کر دیا تھا اس سے پہلے کہ وہ مزید آگے بڑھتا وہ اس سے خود ہی دور ہوا۔

میں ہمارے رشتے کو بغیر نکاح کے یوں پامال نہیں کروں گا۔ میرا یقین رکھنا شاہ من۔

ازلان شاہ کی اس بات پر نور خان اسے فدا ہوتی نظروں سے دیکھتی رہی۔ سامنے کھڑا شخص اس کا عشق تھا۔ اسے اپنے انتخاب پر فخر ہوا۔ وہ اپنی قسمت پر رشک کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

گھنٹوں وہ دونوں اپنے خوبصورت مستقبل کے سپنے سجاتے رہے جبکہ پاس کھڑی قسمت انہیں دیکھ کر
مسکرائی _____



شاہ ایک بات پوچھوں _____؟؟ نور آج از لان کے ساتھ پارک آئی تھی _____ جب وہ سامنے ایک کیل کو دیکھ کر
کچھ پرسوج انداز میں از لان سے مخاطب ہوئی _____

ہممم _____

دیکھو تم مجھ سے ڈائریکٹ پوچھ لیا کرو شاہ من ! تمہارے لیے تو از لان شاہ کی جان بھی حاضر ہے _____،

www.kitabnagri.com

آپ مجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں شاہ؟؟ نور نے از لان سے سوال کیا

از لان شاہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگا مگر بولا کچھ نہیں _____

نور خان کچھ دیر تو اس کے جواب کا انتظار کرتی رہی مگر سامنے طویل خاموشی تھی _____

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اس نے اس سوال کا جواب ایک شعر کی صورت میں دیا۔

www.kitabnagri.com

یہ کہتے ہی از لان شاہ نے ایک شدت بھرے انداز میں اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور وہاں سے چلا گیا جبکہ نور خان اس کے اس انداز پر کتنی ہی دیر بت کی مانند کھڑی رہی۔ اس کی آواز کی بازگشت اس کے کانوں میں سنائی دی اور وہ وہیں بیٹھ کر رونے لگی۔



Posted On Kitab Nagri

ہاں کیا خبر ہے؟؟؟ کچھ معلوم ہوا؟؟؟ ولی خان اپنے کمرے میں بیٹھا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا جبکہ اس کے ہاتھوں کی انگلیاں تیزی سے لیپ ٹاپ پر حرکت کر رہی تھیں۔

سرہم نے سب چیک کیا ہے۔ کوئی کلیو نہیں ملا۔ مقابل بہت شاطر تھا اُس نے آنے سے پہلے تمام کیمرے ڈیڈ کر دیئے تھے۔

ولی خان کی حرکت کرتی انگلیاں رُک گئیں وہ جو صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا سیدھا ہو کر بیٹھا۔ اُس کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟؟ کوئی کیسے میری سائیں کے گھر تک پہنچ سکتا ہے؟؟؟ یو ڈیم اٹ تم لوگ کس کام کی تنخواہ لیتے ہو۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ولی خان ایک دم سے شیر کی طرح داڑھا۔ جس پر دوسری طرف سپیکر پر موجود شخص کو اُس کے غصہ کا اندازہ ہو چکا تھا۔

اب اُسے اپنی شامت نظر آرہی تھی مگر پھر بھی وہ ولی خان کو کول کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

سرگومی سم ٹائم _____ میں پتا کروالوں گا _____ اُس نے ولی کو تسلی دی _____

جب ولی کے سامنے کسی نے انگوٹھی رکھی _____ ولی نے فون بند کیا اور سر اٹھائے اوپر دیکھا جہاں انشراح میر
کڑے تیور لیے اُس کے سامنے تھی _____

کیا ہوا؟؟؟ گھبرا گئے؟؟؟ یہ وہی رنگ تھی ناں جو آپ بھول آئے تھے کل کیک کٹ کرواتے آپ کی انگلی سے
نکل گئی _____

ولی خان حیرت سے اُسے دیکھنے لگا جب انشراح میر آگے بڑھی اور اُسے ایک تھپڑ مارا اور پھر اُس کے گریبان
سے پکڑ لیا _____

آپ نے ایسے کیوں کیا ولی؟؟؟ آپ نے کل رات میرے ساتھ بہت بڑی زیادتی کی ولی _____ میں آپ کو کبھی
معاف نہیں کروں گی _____

ولی خان کا فون رنگ ہوا _____ جسے انشراح نے اٹھایا _____

Posted On Kitab Nagri

سر معلوم ہو گیا ہے۔۔۔ یہ حرکت میر سائیں کی مخالف پارٹی کے کسی لڑکے کی تھی جس کا پروپوزل انشراح بی بی نے ریجیکٹ کیا تھا۔۔۔ ہمارے پاس ثبوت بھی ہیں۔۔۔

انشراح میر کی آنکھوں میں آنسو تھے وہ شرمندگی سے ولی کی طرف بڑھی جبکہ ولی نے اپنا رخ بدل لیا۔۔۔ گویا یہ اعلان تھا کہ وہ بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔

انشراح میر بھاگتی ہوئی اس کی کندھوں سے سر ٹکائی اور ہاتھ اُس کے سینے سے باندھ لیے۔۔۔

آئی ایم سوری ولی خان۔۔۔ آپ جانتے ہیں میں کتنی جذباتی ہوں۔۔۔ پلیز مجھے معاف کر دیں

اُس نے ولی کے کندھوں پر ہونٹ رکھ لیے جب ولی خان نے اُس کے ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیے۔۔۔

www.kitabnagri.com

اور پھر اُن ہاتھوں کو دھیرے سے ہٹایا۔۔۔ اور باہر کی جانب جانے لگا۔۔۔

جب دروازے کے قریب پہنچتے ہی ولی کے قدم رکے اور وہ بولا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جنہیں شروع سے ہی نمک حلائی سکھائی جائے وہ عزتوں کے لٹیرے نہیں بن سکتے انشراح بی بی ___ ولی خان
خود کو پہلے دن سے انشراح میر کی عزت کا محافظ سمجھتا ہے اور محافظ کبھی لٹیرا نہیں بن سکتا ___

وہ یہ کہتے ہی وہاں سے چلا گیا یہ جانے بغیر کہ وہ اُس شہزادی کو اپنے سحر میں مکمل طور پر جکڑ چکا ہے ___



انشراح کی برتھ ڈے پارٹی پر میر ولایت میں خوشی کا سماں تھا ___ ولی خان نے تمام انتظام خود سنبھالے تھے وہ
انشراح کی حفاظت پر شروع سے ہی معمور کیا گیا تھا ___ آج بھی وہ انشراح کی پارٹی پر سیکورٹی کے سارے
انتظام دیکھ رہا تھا

ولی خان نے آف وائٹ شلوار قمیض پر کتھی چادر کندھوں کے گرد پھیلائی تھی ___ آنکھوں پر حسب عادت
ڈارک گلاسز لگائے وہ پورے ہال کو اپنی سحر انگیز شخصیت سے متاثر کر چکا تھا ___
وہ ایسا ہی تھا ___ آتا اور چھا جاتا تھا ___
اُس کے سحر سے نکلنا مشکل نہیں ناممکن تھا، ___

Posted On Kitab Nagri

پارٹی میں پورے شہر کی ایلٹ کلاس موجود تھی میر حاکم مہمانوں کے استقبال کی خاطر ہال کے دروازے پر کھڑے تھے

سب مہمان جمع ہو چکے تھے ___ کچھ مشروبات سے لطف اندوز ہو رہے تھے ___ کچھ لوگ بزنس اور سیاست کو ڈسکس کر رہے تھے ___ یہ پارٹی میر حاکم کی پوتی کی سالگرہ کی خوشی میں رکھی گئی تھی ___ شہر کا مشہور نوٹو گرافر بلایا گیا تھا جو کہ اس پارٹی کو اپنے کیمرے میں قید کر رہا تھا

تھوڑی دیر بعد ہال میں اندھیرا چھا گیا اور ایک ڈم لائٹ سیڑھیوں پر فوکس کی گئی ___ جس کی روشنی میں انشراح میر پاؤں کو چھوتے بے بی پنک فیری فراک پہنے بالوں کا میسی جوڑا بنائے ایک لٹ باہر نکالے، ہلکے میک اپ اور لال لپ اسٹک لگائے، اونچی ہیل پہنے ہال میں اینٹر ہوئی ___ اس کی گہری نیلی آنکھوں میں ہلاکی چمک تھی ___

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی وہ سیڑھیوں سے اُتری اور پورے ہال میں دوبارہ سے روشنی کر دی گئی ___ میر حاکم آگے بڑھ کر اپنی لاڈلی پوتی سے گلے ملے اور اسے برتھ ڈے وش کیا ___ ولی خان کتنی ہی دیر تک سٹل اسے دیکھتا رہا اور پھر سر جھٹکتے بے بسی سے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا ___ وہ ہال سے باہر جانے لگا جب دادا سائیں نے اسے جاتے دیکھا تو اپنے پاس بلالیا ___

Posted On Kitab Nagri

اب وہ ان کے ساتھ کھڑا کسی موضوع پر بات کرنے لگا جبکہ انشراح میرا سے دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔
اس کا دلچسپ کام ولی خان کو دیکھنا تھا۔ ولی خان کے علاوہ بھی ہال میں موجود دو آنکھوں نے اس منظر کو
پُر لطف انداز میں دیکھا تھا۔



(ماضی)

ولی خان کے پاس اچانک سے کسی کی کال آئی اور وہ ہال سے باہر چلا گیا۔

ہاں بولو۔ ولی خان نے کان کے پاس فون لے جا کر ایک لفظی جملہ کہا۔

سر۔ میں احمد بات کر رہا ہوں۔ ہمیں معلوم ہو گیا ہے وہ شخص کون تھا۔

احمد مجھے پہلے یہ بتاؤ کہ وہ شخص اتنی ٹائٹ سیکیورٹی کے ہوتے ہوئے بھی کیسے پہنچا۔

Posted On Kitab Nagri

سریہ کام اُس کا اکیلے کا نہیں ہے۔۔۔ جہاں تک میرا خیال ہے میرولا کے کسی فرد نے تمام کیمرے ڈیڈ کیے تھے۔۔۔ کوئی ایسا جس کی پہنچ گھر کے اندر تھی۔۔۔

ایسا کون ہو سکتا ہے؟؟؟ کوئی ملازم؟؟؟ مگر کون؟؟؟ ولی خان کی زبان پر بہت سے سوال تھے۔۔۔

سریہ تو سمجھ نہیں آرہی۔۔۔ دوسری طرف سے جواب آیا۔۔۔

اچھا۔۔۔ تم کل میرولا کے سب ملازمین کے آئی ڈی کارڈ لے کر میرے اپارٹمنٹ لے کر آؤ۔۔۔ ولی خان نے احمد کو حکم دیا اور کال کاٹ دی۔۔۔

اب اُس کی سوچوں کا رخ اس شخص کی طرف تھا۔۔۔ یہ کوئی عام بات نہ تھی۔۔۔ ایک شخص رات کے اندھیرے میں اُس کی انشراح کے کمرے میں آیا اور اُس کی عزت داغدار کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ ولی خان اُس شخص کی ہستی مٹا دینا چاہتا تھا۔۔۔

وہ بہت کچھ سوچتا ہوا اندر ہال کی طرف بڑھا۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

ہال میں رنگ و بو کا سماں تھا ___ دادا سائیں نے انشراح کا تعارف اپنے جاننے والوں سے کروایا ___ وہ دادا جان کے ساتھ لوگوں سے مل رہی تھی جب اس کے دادا سائیں اسے ایک ٹیبل کی طرف لے کر گئے

انشراح میر سامنے موجود لوگوں میں اسے دیکھ کر پریشان ہو گئی ___ اس دن مال کا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا ___ اُس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ کبھی اس صورتحال سے گزرے گی ___ اُسے اپنی غلطی کا احساس ہو چکا تھا ___ نور خان سے بحث کے بعد اب وہ اُس شخص سے معافی مانگنا چاہتی تھی مگر کیسے؟؟؟؟

وہ بہت کچھ سوچتی آگے بڑھی اور اپنے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے اُن کی طرف متوجہ ہوئی ___

ان سے ملو نشاء ___ یہ میرے بہت ہی عزیز دوست ہیں واصف شاہ اور یہ ان کے بیٹے ہیں از لان شاہ ___ دادا جان نے از لان کا تعارف نشاء سے کروایا تو نشاء کمال بے نیازی سے از لان کی طرف دیکھنے لگی اور واصف شاہ کی طرف ادب سے سر جھکایا انہوں نے آگے بڑھ کر اُس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا ___

اب اُس کی نظر از لان شاہ پر پڑی ابھی وہ گہری سوچ میں گم تھی جب از لان شاہ نے اُس کی طرف ہاتھ بڑھایا ___

Posted On Kitab Nagri

Nice to meet you miss nisha

ازلان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی انشراح میر کو کچھ تسلی ہوئی _____

سیم ہیئر ! ازلان کی بات سنتے ہی انشراح نے بھی اسے جواب دیا _____

پھر داداسائیں نے اس کا تعارف باقی لوگوں سے کروانے لگے جب کچھ خواتین نے اُسے گھیر لیا اور اُس سے گفتگو کرنے لگیں _____



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انشراح میر حیران و پریشان کھڑی رہی وہ کسی طرح از لان شاہ سے معافی مانگنا چاہتی تھی اس کے لئے اسے موقع کی تلاش تھی

انشراح میر نے جیسے ہی از لان شاہ کو اکیلا کھڑے دیکھا تو وہ اس کی طرف بڑھی

ایکسیوزمی مسٹر از لان _____ از لان کو اپنی پشت پر جانی پہچانی آواز سنائی دی _____ اُس نے مڑ کر دیکھا تو انشراح کو دیکھتے ایک مسکراہٹ اُچھالی

انشراح بھی اُس کو دیکھتے مسکرائی

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے _____ انشراح نے از لان سے کہا

Posted On Kitab Nagri

میں ہمہ تن گوش ہوں مس نشاء _____ از لان شاہ ایک سٹائل سے بولا _____

آئی ایم سوری مسٹر از لان فار دیٹ ڈے _____ مجھے اور ری ایکٹ نہیں کرنا چاہیے تھا _____ انشراح نے از لان سے معافی مانگی

تو از لان نے اسے فار گیٹ اٹ بول کر بات ختم کر دی _____

انشراح نے پھر سے معافی مانگی تو از لان شاہ نے اُسے کہا

میں آپ کو ایک شرط پر معاف کروں گا _____

www.kitabnagri.com

شرط _____ کونسی شرط؟؟؟ انشراح حیرانگی سے بولی _____

آپ کو مجھ سے دوستی کرنی ہوگی _____

باتوں باتوں میں از لان شاہ نے، انشراح کو دوستی کی آفر کی جسے اس نے بنا کسی بہانے کے قبول کر لیا _____

Posted On Kitab Nagri

انشراح میراب از لان شاہ کے سوالوں کے جواب دے رہی تھی ___ اسے وہ اچھا لگا تھا ___ وہ اس کے ساتھ کافی حد تک فرینک ہو چکی تھی ___

دور کھڑے ولی خان نے یہ منظر دیکھا ___ اور اُس کا دل گویا کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو ___

مگر وہ نظر انداز کرتا آگے بڑھا جب انشراح میر کی کچھ کزنز نے اُسے گھیر لیا ___

وہ اپنی وجاہت میں کوئی ثانی نہ رکھتا تھا ___ وہ جانتا تھا کہ یہ لڑکیاں اُسے ٹریپ کریں گی اس لئے وہ اپنی ازلی سردمہری اور بے نیازی سے اُن کو انگور کرتا آگے بڑھ گیا ___

یہ سچ تھا ولی خان ایک سرد مزاج لڑکا تھا ___ وہ سوائے میر حاکم اور نور خان کے کبھی کسی سے گھل کر بات نہ کرتا تھا ___

نور خان اُس کے جینے کی سب سے بڑی وجہ تھی ___ 9

سال کی عمر میں اُس نے اپنے والدین کو کھویا تھا ___

تب سے اُس کی زندگی کا محور صرف اور صرف اُس کی بہن نور خان تھی ___

Posted On Kitab Nagri

اور انشراح میر _____

انشراح میر تو ولی خان کے دل میں بستی تھی _____ وہ محافظ تھا انشراح میر کا _____ اُسے یاد تھا جب اُس کے بابا آخری سانسیں لے رہے تھے انہوں نے ولی خان کو میر حاکم سے نمک حلائی اور انشراح میر کی حفاظت کی وصیت کی تھی _____

تب سے وہ غیر معمولی انداز میں انشراح کے ساتھ سائے کی طرح رہتا تھا _____ جب تھوڑا بڑا ہوا تو میر حاکم نے باقاعدہ طور پر اُسے انشراح کے ساتھ رہنے کا حکم دیا _____

انشراح میر نے ہوش سنبھالتے ہی اپنے ارد گرد ولی خان کو دیکھا تھا _____ وہ اُس کے ہوش و حواس پر مکمل طور پر سوار تھا _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



(حال)

Posted On Kitab Nagri

آج انا نیتہ شاہ تیمور ولی خان کے ساتھ خانپور ڈیم آئی تھی _____ یہ ڈیم اسلام آباد سے 50 کلومیٹر دور ہے _____ اس ڈیم کے پانی سے اسلام آباد اور راولپنڈی کو صاف پانی مہیا کیا جاتا ہے _____ اسلام آباد، راولپنڈی کے باسیوں کی پانی کی ضرورت اس ڈیم سے پوری ہوتی ہے _____

انانیتہ شاہ اور تیمور ولی خان میں دوستی ہو چکی تھی _____ وہ ایک دوسرے کے بہت قریب ہو چکے تھے _____ تیمور ولی خان کو احساس ہوا تھا کہ انا نیتہ شاہ کی پرسنل لائف ڈسٹرب ہے _____ وہ اپنا بیشتر وقت اس کے ساتھ گزارتا کیونکہ اس کی ماما کی خوشی اس لڑکی سے وابستہ تھی _____

وہ دونوں آج پورا دن ساتھ گزارنے کے ارادے سے گھر سے نکلے تھے _____ از لان شاہ نے اپنی بیٹی کو مکمل آزادی دے رکھی تھی _____ مگر انا نیتہ شاہ کبھی ماں باپ کی آپسی چپقلش اور الجھن بھری زندگی سے باہر نہ نکل سکی _____ اسے باہر کی دنیا میں دلچسپی نہ ہونے کے برابر تھی وہ لوگوں کو ایک حد تک رکھتی تھی _____ مگر تیمور ولی خان پر اس کی ہر حد آکر ختم ہوتی تھی _____

www.kitabnagri.com

خان آپ نے کبھی کسی سے محبت کی ہے؟؟ انا نیتہ شاہ نے تیمور سے سوال کیا _____

محبت _____ وہ کیا ہوتی ہے؟؟ تیمور خان کی طرف سے فوراً جواب آیا _____

Posted On Kitab Nagri

محبت ایک جذبہ ہے ___ محبت تو محبت ہوتی ہے خان جو کبھی بھی کسی بھی وقت ہو جاتی ہے ___ محبت میں انسان اپنی ذات کو مکمل فراموش کر دیتا ہے ___ اس کے لئے اس کے محبوب کی رضا سب سے اول ہوتی ہے ___ انا نیتہ شاہ کو تیمور نے بات کرتے ٹوکا

اچھا اچھا ___ بس کرو یہ کتابی باتیں ___ تیمور شاہ نے مسکراتے ہوئے سگریٹ سلگائی ___

انا نیتہ شاہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگی اُس کے دل میں چھناک سے کچھ ٹوٹا تھا ___

یہ باتیں نہیں ہیں خان یہ تو ایک اُن دیکھا جذبہ ہے جسے صرف محسوس کیا جاتا ہے ___

انا نیتہ شاہ اپنی بات پر قائم رہی ___ تیمور ولی خان نے ایک نظر اُسے دیکھا اور پھر سر جھٹکتے اُس نے سگریٹ کا کش لیا اور دھواں ہوا میں چھوڑتے بولا ___

پہلی بات تو محبت و جنت فضول اور بکواس ترین بات ہے ___

Posted On Kitab Nagri

دوسری بات اگر محبت نامی کوئی جراثیم اس دنیا میں موجود بھی ہو تو بے فکر رہو بے بی ڈول، تیمور ولی خان کو وہ جراثیم کبھی نہیں لگے گا _____ تیمور ولی خان کے ٹھوس لہجے نے انا بیٹہ شاہ کو سُن کر دیا _____ وہ اس سے مزید بحث نہ کر سکی _____

ابھی وہ لوگ گھومنے میں مصروف تھے جب تیمور نماز پڑھنے کے ارادے سے قریبی مسجد گیا وہ دُنیا سے ناراض تھا مگر اللہ سے اُس کا رشتہ بہت مضبوط تھا _____ اُسے یاد تھا اُس کے بابا نے اُسے تین چیزیں سکھائی تھیں _____

پہلی چیز _____ اللہ سے محبت _____ اُس کی ذات پر مکمل یقین _____ یہی چیز تھی جو تیمور ولی خان کبھی بھی اللہ کی یاد سے غافل نہ ہوتا تھا _____ اُس نے اپنے اللہ سے رشتہ مضبوط کر رکھا تھا تبھی تو اُسے دنیاوی سہاروں کی پرواہ نہ تھی _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دوسری چیز _____ وفاداری اور نمک حلائی _____ تیمور ولی خان اپنے محسنوں سے وفا کرتا تھا وہ تمام لوگ جو اُس کے بُرے وقت کے ساتھی تھے وہ اُن کی دل سے عزت کرتا تھا _____

تیسری چیز جو اُس کے بابا نے اُس کو سکھائی تھی وہ تھی نور خان سے محبت _____ وہ اپنی پھوپھو پر جاب چھڑکتا تھا _____ ولی خان نے اپنے بیٹے کی رگ رگ میں اللہ کی محبت، وفاداری اور نور خان کی محبت ڈالی تھی _____

Posted On Kitab Nagri

اور وہ چیز جو اس دُنیا نے اُس کو سکھائی تھی وہ تھی نفرت _____ از لان شاہ سے نفرت _____ بربادی _____ شاہ
فیملی کی بربادی _____

اُس نے مسجد کی طرف قدم بڑھائے اور اُسے گاڑی میں بیٹھنے کا کہا _____

انا نیتہ شاہ کافی دیر تک گاڑی میں بیٹھی اُس کا انتظار کرنے لگی _____ مگر جب تیمور نہ آیا تو
وہ گاڑی سے باہر نکلی اور ارد گرد لوگوں کو دیکھنے لگی _____

وہ ابھی ارد گرد جائزہ لینے میں مصروف تھی جب ایک شکل سے ہی لفنگا نظر آتا 19 سالہ لڑکا اس کی طرف
بڑھا _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Hey Baby how are you??

اس لڑکے کے انا کو مخاطب کیا _____
انا کو دیکھتے ہی اُس کی رال ٹپکنے لگی _____

Posted On Kitab Nagri

انانے اُسے نظر انداز کیا۔

وہ دل ہی دل میں خوفزدہ تھی۔ وہ گاڑی میں بیٹھنے کا ارادہ کرنے لگی جب وہ لڑکا آگے بڑھا اور اس کی کمر کے گرد ہاتھ باندھے اسے اپنی طرف کھینچا

_____ let's Come and play with me _____ Come on Baby let's enjoy _____

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انائیتہ شاہ گھبراتے ہوئے اسے پیچھے کی طرف دھکا دینے لگی اُس کا دل خوف سے کانپ رہا تھا ___ وہ تصور بھی نہ کر سکتی تھی کہ یوں کوئی شخص اُس سے بد تمیزی کرے گا ___ ڈر و خوف کے مارے کانپ اُٹھی ___ ایک لڑکی کے لئے سب سے مشکل لمحہ وہی ہوتا ہے جب اُس کی عزت کو خطرہ ہوتا ہے ___

اس لڑکے نے اسے اپنے کندھوں پر اُٹھالیا ___

ابھی وہ اُسے لے کر اپنی منزل کی جانب جانے لگا جب وہ ایک لمبے چوڑے شخص سے ٹکرایا ___ جو نہی اُس نے سراٹھا کر دیکھا تو تیمور ولی خان کی آنکھوں میں غصہ اور نفرت دیکھ اُس لڑکے نے انائیتہ کو خود سے الگ کیا ___

جانے اُن آنکھوں میں ایسا کیا تھا کہ وہ لڑکا خود ہی انائیتہ سے دور ہوا ___

اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا ایک زوردار مکہ اس کے منہ پر پڑا ___ اور پھر تیمور ولی خان نے اُس کے منہ پر مکوں کی برسات کی ___ اُسے پکڑ کر کار کے ساتھ بٹھا ___ اس کو دیوانہ وار مارنے لگا ___

Posted On Kitab Nagri

تیمور ولی خان پر تو گویا وحشت سوار تھی _____
وہ اس لڑکے کو مارتا ہوا بولا _____

How dare you to touch my Girl???

اُس کے منہ سے مائی گرل سنتے ہی انا نیتہ شاہ کی سانس تھم گئی مگر تیمور ولی خان کے جنون کو دیکھ وہ ڈرتے ہوئے
آگے بڑھی _____

لیو ہم خان _____ مگر تیمور تو جنونی انداز میں اُسے مارتا رہا _____ گویا اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لیو ہم خان فارسیک می _____

انا نیتہ شاہ کی آواز جیسے ہی اس کے کانوں میں پڑی اُس نے ایک غصہ اور نفرت بھری نظر اس ادھ موہے
لڑکے پر ڈالی _____

وہ مڑا _____ اور انا نیتہ شاہ کو سینے میں بھینچ لیا _____

Posted On Kitab Nagri

تم ٹھیک ہونہ بے بی ڈول؟؟؟ تیمور ڈرتے ہانپتے اُس ست پوچھنے لگ _____ تیمور کے لہجے کی نرمی اور فکر نے انانیتہ شاہ پر انکشاف کیا کہ دنیا کے لئے وہ بیسٹ اور ظالم تیمور ولی خان اپنی ماں مسز خان کے بعد انانیتہ شاہ کے لئے ایک نرم دل اور محبت کرنے والا تیمور ولی خان ہے۔

وہ اُس کے سینے سے لگ کر رونے لگی _____
تیمور ولی خان بھی اُسے خود سے الگ نہ کر سکا _____

جب انانیتہ نارمل ہوئی تو اس نے سر اٹھا کر تیمور کی طرف دیکھا _____

کون ہو آپ؟؟؟ کیوں آپ کی قربت میں مجھے سکون ملتا _____ کیوں آپ کے ساتھ اپنا آپ محفوظ لگتا _____؟؟؟

www.kitabnagri.com

انانیتہ نیلی آنکھیں اُن سیاہ آنکھوں میں ڈالے مخاطب ہوئی _____

میں خود کچھ نہیں ہوں سوائے اس کے کہ میں عزتوں کے محافظ ولی خان کا بیٹا ہوں _____

انانیتہ شاہ تک اُس کی آواز نہ پہنچ سکی _____ وہ آگے بڑھا اور اُسے گاڑی میں بیٹھنے کا حکم دیا _____

Posted On Kitab Nagri

وہ گاڑی میں بیٹھی کچھ دیر پہلے کہ واقعہ کو سوچنے لگی _____

تیمور آپ ایسے کیوں ہیں؟؟ آپ اتنے سخت دل کیوں بن گئے ہیں؟؟
انانیتہ نے تیمور کو نارمل دیکھتے اس سے سوال کیا _____

انسان خود کچھ نہیں بتا بے بی ڈول _____ یہ دُنیا اور اس میں بسنے والے زمینی خُدا اُسے یا تو رحمان بنا دیتے ہیں اور یا
پھر شیطان

تیمور نے ذو معنی بات کی جسے وہ نہ سمجھ سکی _____ اور یوں وہ کافی وقت ایک ساتھ گزار کر شام کو واپس اسلام آباد
لوٹے _____



www.kitabnagri.com

(ماضی)

از لان شاہ اور انشراح میر آپس میں گوسپ کر رہے تھے جب دادا سائیں ان کی طرف بڑھے _____

Posted On Kitab Nagri

میرے خیال سے ہمیں کیک کاٹنا چاہیے نشاء___ داداجان نے انشراح کے قریب آتے ہی اس سے کہا

داداجان بس 5 منٹ اور ویٹ کریں نور ابھی آتی ہوگی___ نور خان کا آج پیپر تھا وہ اس لئے ابھی تک نہیں پہنچی تھی___ انشراح میرا اس کے بغیر کیک کاٹنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی___

وہ ابھی داداجان کے ساتھ اس بارے میں بات کرنے ہی لگی تھی جب اسے ہال کے دروازے سے ولی خان کا ہاتھ تھا مے نور خان اینٹر ہوتی نظر آئی___

بلیک پاؤں کو چھوتی فراک اور چوری دار پاجامہ پہنے، بلڈ ریڈ شیفون کا ڈوپٹہ گلے میں ڈالے___ سیاہ بالوں کی پونی ٹیل بنائے ہلکے پھلکے میک اپ میں بھی وہ بہت پرکشش لگ رہی تھی___

انشراح میرا اس کی طرف بھاگتی ہوئی بڑھی اور وہ دونوں خوب ملیں

ہیپی برتھ ڈے میری جان___ نور خان اس کے گلے لگتے ہی بولی___

تھینکیو لو___ انشراح بھی اس کے انداز میں بولی___ اس کے آتے ہی انشراح نے کیک کاٹا اور دادا سائیں کے بعد نور خان کو کھلایا___

Posted On Kitab Nagri

اب نور خان اور انشراح میر سب سے الگ کھڑی ایک دوسرے کی پکس بنا رہی تھیں۔۔۔ جب انشراح کی کسی بات پر نور خان کا قہقہہ گونجا۔۔۔ اس کی جلت رنگ ہنسی کی آواز سنتے ہی از لان کے سینے میں درد اٹھا۔۔۔ ماضی ایک فلم کی طرح اس کے سامنے چلنے لگا۔۔۔

یہ ہنسی اُسے مدہوش کر دیتی تھی وہ خود پر قابو پاتا ہال سے جانے لگا جب اس کے گال پر پڑتے ڈمپل نے ایک بار پھر اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھا۔۔۔ جب انشراح بھی نور کو لیے اس کی طرف بڑھی۔۔۔

نور خان کی نظر جیسے ہی سامنے پڑی تو وہ خوش ہو گئی اُسے دیکھنے کی حسرت جو پوری ہو گئی تھی۔۔۔

انشراح نے نور کا تعارف کرایا تو از لان شاہ نور کو مکمل نظر انداز کرتا انشراح سے گفتگو کرنے لگا جبکہ دوسری جانب نور خان کی اسے اپنے اتنا قریب دیکھتے حالت غیر بھی ہونے لگی۔۔۔

از لان شاہ مکمل طور پر نور خان کو نظر انداز کرتا انشراح سے باتوں میں مشغول ہو گیا۔۔۔ نور خان کو اس کا نظر انداز کرنا بہت چبھا مگر وہ خاموش کھڑی رہی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

از لان شاہ فوٹو گرافر کو اشارہ کرتا ہوا اپنا اور انشراح کا فوٹو سیشن کروانے لگا _____ انشراح کو بھی مرو تار کنا پڑا _____

نور خان دور کھڑی ڈبڈباتی نظروں سے انہیں دیکھنے لگی _____ جب اُسے اپنے کندھوں پر کسی کے ہاتھوں کا بوجھ محسوس ہوا _____

اُس نے مڑ کر دیکھا تو مقابل کو دیکھتے ہی اُس کے گلے لگی _____

یولک گارجینس لالہ _____ وہ ولی خان کو کہتی اس کے ہاتھوں پر عقیدت سے بوسہ دینے لگی _____

ولی خان نے اُسے سینے سے لگالیا اور موبائل جیب سے نکالتا اپنی اور نور کی سیلفی لینے لگا _____

www.kitabnagri.com

از لان شاہ یہ منظر دیکھ انشراح سے مخاطب ہوا _____

یہ لڑکا کون ہے؟؟؟ انشراح نے ولی کی طرف دیکھ کر مخمور لہجے میں کہا _____

ولی خان _____ از لان شاہ نا سمجھنے والے انداز میں اس کی طرف دیکھنے لگا _____

Posted On Kitab Nagri

نور خان کالالہ ہے یہ _____ انشراح سے تفصیلاً تعارف سنتے اُسے تسلی ہوئی _____

وہ کتنی ہی دیرولی خان کو دیکھتا رہا _____

وہ ولی سے بہت متاثر ہوا تھا _____ اور یہ حقیقت تھی از لان شاہ بھلے ہی ہینڈ سم اور چار منگ تھا مگر ولی خان کے آگے اس کی شخصیت ماند پڑتی تھی _____

واصف شاہ بھی ولی کو دیکھتے میر حاکم سے مخاطب ہوئے _____

میر سائیں _____ یہ لڑکا ولی خان کہیں سے بھی ملازم نہیں لگتا _____ واللہ اس کی شخصیت کافی سحر انگیز ہے _____ یوں لگتا جیسے یہ کسی ریاست کا شہزادہ ہو _____

از لان شاہ بھی اپنے والد کی بات سے متفق ہوا _____ جب کہ انشراح میر فخر سے ولی خان کو دیکھنے لگی جو کہ ساری دنیا سے بے نیاز کھڑا اپنی بہن کے ساتھ سیلفی لینے میں مصروف تھا _____

انشراح میر نے چپکے سے اُس کی تصویر لی _____ اُس کی اس حرکت کو کسی نے بہت دلچسپی سے نوٹ کیا _____،

Posted On Kitab Nagri



(حال)

گھر آتے ہی انا نیتہ شاہ کا سامنا از لان شاہ سے ہوا۔ وہ ان سے ملی اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔ اسے یاد تھا کچھ دن پہلے از لان شاہ کے آفس جا کر اس نے ان سے اپنی ماں کی بے رخی کی وجہ پوچھی تو از لان شاہ نے اُس کی بات کو نظر انداز کیا۔

اگر ماما آپ کے ساتھ خوش نہیں تھی تو کرنے دیتے ناں ان کو ان کے عاشق سے شادی۔ انا نیتہ شاہ بول اٹھی۔ از لان شاہ حیران ہوتا اُسے دیکھنے لگا۔

یہ آپ کیا کہہ رہی ہو انا؟؟؟ از لان شاہ گویا ہوا۔

وہی جو آپ اتنے سالوں سے قبول نہیں کر پارہے۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کی بیوی کا تعلق کسی اور سے تھا مسٹر از لان شاہ ___ اُس کی بات سُنتے ہی از لان شاہ کا ہاتھ اٹھا ___

انا ئیتہ شاہ بے یقینی سے اپنے باپ کو دیکھنے لگی اس کے بابا نے آج تک اُس پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا ___ انہوں نے تو کبھی اس کو پھول کی چھری سے نہ چھوا ___ پھر آج وہ اس پر ہاتھ اٹھا بیٹھے ___

بابا آپ نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا یہ جانتے ہوئے کہ میں نے ایک ایک لفظ سچ کہا ہے ___؟؟
انا ئیتہ شاہ نے از لان سے پوچھا ___

گیٹ آؤٹ ___ از لان شاہ بس اتنا ہی بولے اور دیوار کی طرف رخ کر لیا ___

انا ئیتہ شاہ کتنی ہی دیر اپنے باپ کی پشت دیکھتی رہی ___

www.kitabnagri.com

کیا غلط کہا تھا اس نے اپنے باپ سے ___ کیا یہ سچ نہیں تھا کہ اس کی ماں کا اس کے باپ سے ہتک آمیز رویہ کی وجہ کوئی تیسرا تھا ___

کسی تیسرے آدمی کی وجہ سے اس کی ماما اس کے بابا کو اور اُسے نظر انداز کرتی ہیں ___

اس کی ماں ہر ماہ ڈپریشن کا شکار ہوتی ہے ___ وہ زہنی مریضہ ہے ___ اُس کی ماں مسز شاہ نشہ آور ادویات کھانے کی عادی ہے ___

Posted On Kitab Nagri

ان سب باتوں کی ایک ہی وجہ ہے اور وہ ہے ایک مرد _____ اُسے اچھی طرح یاد ہے اس کے دادا نے ایک بار بچپن میں اُس کے سامنے اُس کے بابا سے کہا

"اگر ولی خان نہ ہوتا تو آج تم ایک نارمل زندگی گزار رہے ہوتے _____ تم چاہے کچھ بھی کر لو از لان شاہ تم اپنی بیوی کی زندگی میں ولی خان کی کمی کو پورا نہیں کر سکتے" "

تب سے ولی خان نامی اس مرد سے انا نیتہ شاہ کو نفرت تھی جس نے ان کے گھر کا سکون برباد کر دیا تھا _____ جس نے اُس کی ماما کو زہنی مریضہ بنا دیا تھا _____

کیا تھی یہ محبت؟؟؟ جس نے ہر شخص کا تماشہ بنا رکھا تھا _____

www.kitabnagri.com

ایک طرف اُس کی ماما تھی جن کو محبت نے زہنی مریضہ بنا دیا دوسری طرف اُس کے بابا تھے جو محبت نبھاتے نبھاتے ہر بار خود کو مسز شاہ کے قدموں میں گراتے _____ اُن سے محبت کی بھیک مانگتے تھے _____

اس نے 15 سال کی عمر میں اپنی ماما کے کمرے سے ایک ڈائری چوری کی _____ اسے بہت شوق تھا اپنی ماما کی زندگی کے بارے میں یہ جاننے کا کہ ایسی کیا وجہ ہے جو اس کی ماما سے اور اُس کے بابا کو انگور کرتی ہے _____

Posted On Kitab Nagri

اُسے کریم تھا اس ڈائری کو پڑھنے کا _____ اس ڈائری کو پڑھنے پر اس پر انکشاف ہوا کہ اس کی ماما کی زندگی میں کوئی اور مرد تھا جسے اس کی ماما جنون کی حد تک عشق کرتی تھی _____ اس کے چھوٹے سے زہن میں اس بات کا اثر نیگٹو ہوا اور وہ اس شخص سے نفرت کرنے لگی _____

کافی دنوں کے بعد انا نیتہ شاہ اپنے بابا سے ملی اور سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی جب مسز شاہ اس کے کمرے میں داخل ہوئیں _____

جب سے ان پر انا نیتہ کی کسی انجان آدمی کے لئے فیملنگز کا انکشاف ہوا وہ انا نیتہ کو تنہا نہیں چھوڑتی تھیں _____ بیشتر وقت اس کے ساتھ گزارنے لگی تھیں _____

اُن کی اپنی زندگی ڈسٹرب تھی مگر وہ انا نیتہ کو اس درد سے گزرتے نہیں دیکھنا چاہتی تھیں انہوں نے خود کو انا نیتہ کے قریب کر لیا _____ انہیں اپنی غفلت پر شرمندگی بھی بہت تھی مگر ماضی کے دریچے کھلتے ہی وہ خود کو خول میں بند کر لیتی تھیں _____

کیا بات ہے بیٹا _____؟؟ مسز شاہ نے اُسے ادا اس دیکھا تو اس نے ان کو اپنی اور تیمور کی بات من و عن بتادی _____

Posted On Kitab Nagri

ماما وہ تو سرے سے محبت کو ماننا ہی نہیں ہے۔ اس کے لئے تو یہ سب بکو اس جذبہ ہے۔ انا نیتہ شاہ بے چینی سے اپنی ماں سے مخاطب ہوئی۔

وہ عورت جیسی بھی تھی اُس کی ماں تھی اور وہ اپنی ماں سے عشق کرتی تھی۔ وہ اُن سے اپنے دل کی ہر بات شیئر کرنے کی عادی تھی۔

مسز شاہ ایک فیصلہ کن انداز میں اُس کی طرف بڑھیں اور اس کا ہاتھ تھامے بیڈ پر بیٹھی۔

دیکھو انا میں نہیں جانتی کہ یہ اچھی بات ہے یا بُری مگر شادی سے پہلے ایک لڑکی کی زندگی میں آنے والا مرد فقط تباہی ہے۔

ان کی بات سن کر وہ ساکت ہو گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نکاح سے پہلے اگر عورت اپنے دل و دماغ میں کسی اور کو جگہ دیتی ہے۔ اپنی آنکھوں سے کسی اور کے خواب سجاتی ہے، کسی کی چاہت کو خود پر حاوی کر لیتی ہے تو یہ سراسر اس کی غلطی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر اس کی شادی اس کی بجائے کسی اور کے ساتھ ہوتی ہے تو وہ اُس دوسرے شخص کے ساتھ کبھی خوش نہیں رہ پاتی۔ وہ جو ایک کی ہو کر رہنے کی قائل ہوتی ہے اپنی عملی زندگی میں دل کسی اور کو اور جسم کسی اور کو سوچتی ہے اور یوں وہ اپنا گھر خراب کر دیتی ہے۔

انانیتہ شاہ کانپ اٹھی۔ یہ کیا کہہ رہی تھی اُس کی ماما۔؟

وہ مسز شاہ کو دیکھتی بولی۔

جیسے آپ نے کیا ماما۔ مسز شاہ کی ان باتوں سے وہ فقط اتنا ہی اندازہ لگا سکی۔ مسز شاہ کو اس کے سوال نے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا۔

😊😊😊😊😊😊😊😊

(ماضی)

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

از لان شاہ اور انشراح میر پوری پارٹی میں ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہے جب کہ نور خان آنسو بھری نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھتی رہی۔

از لان شاہ اسے مکمل نظر انداز کر چکا تھا وہ اسے بالکل اجنبیوں کی طرح ملا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم ہنستی ہوئی بہت اچھی لگتی ہو۔۔۔" نور خان کی ہنسی کو بریک لگا۔۔ وہ اپنی جگہ سن ہو گئی مگر اسے خوشی محسوس ہو رہی تھی کہ اس کا شاہ اس قدر دیوانہ ہے اس کا

"مجھے بے صبری سے اس دن کا انتظار ہے جب میں تمہیں اپنی سامنے بیٹھا کر جی بھر کر دیکھوں گا۔۔۔ تمہیں تنگ کروں گا۔۔۔ تم روٹھ جاؤ گی۔۔۔ میں تمہیں مناؤں گا۔۔۔ بیوقوفیاں کروں گا۔۔۔ اور تم یو نہی کھکھلا کر ہنس دو گی



اور جانتی ہو میں کیا کروں گا؟؟؟؟

www.kitabnagri.com

"کیا؟؟؟؟؟" بے اختیار اس کا دل چاہا کہ اس کا شاہ اپنی محبت اس پہ عیاں کرے۔۔۔

"میں تمہیں اپنے سینے سے لگا لوں گا۔۔۔ جانتی ہو پھر تمہارے ساتھ کیا ہو گا؟؟؟؟؟"

Posted On Kitab Nagri

"کیا؟؟؟" وہ آنے والے وقت کے خواب دکھا رہا تھا۔۔ وہ خواب جو نور خان کھلی آنکھوں سے دیکھتی رہی تھی، آج وہی از لان شاہ دکھا رہا تھا۔۔ مستقبل کے حسین خواب۔۔

"تمہاری دھڑکنیں بے ترتیب ہو جائیں گی۔۔۔ بالکل جیسے اس وقت ہوئی۔۔۔ تم خاموشی سے میرے سینے میں منہ چھپائے میری قربت کو محسوس کرو گی۔۔۔

اور پھر؟؟؟

پھر مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔ از لان شاہ نے فون بند کر دیا۔۔۔

فون بند ہوتے ہی نور نے اپنی بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں کو قابو کرنا چاہا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا حسین لمحے تھے وہ جن کا خواب از لان اسے دکھا رہا تھا۔۔۔

وہ ایک بار پھر کھکھلا کر ہنسی۔۔۔ جب اس کے موبائل کی سکرین جگمگائی۔۔۔ شاہ کا میسج تھا اس نے اوپن کیا۔۔۔

تم ہنستے ہوئے بہت اچھی لگتی ہو شاہ من۔۔۔ تمہارا یہ ڈمپل۔۔۔ جان لے لے گا میری

Posted On Kitab Nagri

از لان کا مسج پڑھتے ہی وہ پھر سے کھکھلائی

منظر بدل چکا تھا۔۔۔ نور خان جو کہ ماضی کی یاد میں گم تھی۔۔۔ ایک دم ہوش میں آئی۔۔۔ جو از لان شاہ اس کی مسکراہٹ پر مرتا تھا وہ انشراح میر کی آنکھوں کا دیوانہ ہو رہا تھا۔۔۔

نور خان ڈبڈباتی نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

☹☹☹☹☹☹☹☹

(حال)

آپ ابھی تک سوئی نہیں ماما۔۔۔؟؟ تیمور ولی خان جو کہ ابھی آفس سے گھر لوٹا تھا اپنی ماما کو لاؤنج میں لگی فیملی فریم کو دیکھتے پایا تو ان کے پاس چلا آیا۔۔۔

اس کی ماما نے اُسے اپنے پاس بٹھالیا۔۔۔ وہ ان کے ساتھ اپنی ڈیلی روٹین شیئر کرنے لگا۔۔۔ جب انا نیتہ شاہ کیک لے کر اینٹر ہوئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہیپی برتھ ڈے ٹویو____ ہیپی برتھ ڈے ڈیر تیمور____
تیمور ولی خان جو کہ اپنی ماما کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا انا نیتہ شاہ کایوں آنا اور اُسے وش کرنا اسے ایک آنکھ
نہ بھایا____

ماضی ایک فلم کی طرح اُس کے سامنے چلنے لگا____ وہ یکدم ازیت کی انتہا پر پہنچ گیا
ایک غصے کی لہر اُس کے وجود میں دوڑی____، وہ چیل کی تیزی سے اس کی طرف لپکا اور اس کے ہاتھوں سے کیک
لے کر زمین پر پھینک دیا____

اب تیمور ولی خان نے غصے سے اس کے کندھوں سے اُسے پکڑا____
تیمور ولی خان کی سخت گرفت اس کی آنکھوں میں غصہ دیکھ انا نیتہ شاہ کانپ اٹھی____
www.kitabnagri.com

تمہاری جرأت کیسے ہوئی میرے زخموں پر نمک چھڑکنے کی؟؟؟ آج کا دن میری زندگی کا سب سے خوفناک
دن ہے اور تم اس دن کو سیلیبریٹ کرنے آئی ہو____ تیمور کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اُسے جان سے مار دیتا

Posted On Kitab Nagri

مجھے تکلیف ہو رہی ہے خان ___ انا نیتہ شاہ کے لب آہستہ سے ہلے ___ اس کی نیلی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر
تیمور خان شرمندہ ہوا ___
تیمور نے اُس پر اپنی گرفت ڈھیلی کی ___

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

تیمور ولی خان بے بسی سے اُسے دیکھنے لگا اور پھر حمزہ کو کال کر کے کیک لانے کا کہا _____

تھوڑی دیر بعد حمزہ کیک لے کر آیا جسے تیمور ولی خان نے کٹ کیا _____
اب تیمور ولی خان بے بی ڈول کو منانے میں مصروف تھا جو کسی قیمت ماننے پر تیار نہ تھی _____

حمزہ احمد مسز خان کو دیکھ کر مسکرایا _____ اور اُن کے ہاتھوں کا بوسہ لیتے اُن کے قدموں میں بیٹھ گیا _____

میں جانتا ہوں آج آپ ولی انکل کو بہت یاد کر رہی ہوں گی میں بھی کر رہا ہوں _____
آپ جانتی ہیں میرے بابا احمد ملک کی جان بستی تھی ولی انکل میں _____ ولی انکل کے بہت احسان ہیں مجھ پر میری
فیملی پر _____ بابا بہت یاد کرتے ہیں اُنہیں _____ ہم بہت جلد ان کو ڈھونڈ لیں گے _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مسز خان نے اُس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا _____
حمزہ نے ایک نظر تیمور کو دیکھا اور پھر مسز خان سے بولا _____

یہ تیمور ولی خان تو یہی نہیں جس کے ساتھ میں اتنے سالوں سے رہ رہا ہوں یہ تو کوئی نیا تیمور ولی خان
ہے _____ وہ مغرور آدمی جس کی بے رخی کسی کی جان لے لے مگر اس کو فرق نہ پڑے

Posted On Kitab Nagri

آج وہی تیمور ولی خان ایک لڑکی کو منانے میں مصروف ہے _____

یہ لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ اس کی بے بی ڈول ہے _____ مسز خان نے اُسے اشاروں میں بتایا _____ یہ سنتے ہی حمزہ احمد نے افسوس بھری نگاہوں سے انا نیتہ شاہ کو دیکھا _____

مستقبل میں کیا ہونے والا تھا یہ خیال آتے ہی وہ کانپ اٹھا _____
اگر انا نیتہ کو تیمور کے ماضی کی بھنک بھی پڑی تو کیا ہو گا _____؟ اس سے آگے وہ سوچنے کی ہمت نہ رکھتا تھا _____
(ماضی)

پارٹی ختم ہوتے ہی انشراح اپنے کمرے میں چلی گئی _____ آج اُس نے نور کو اپنے پاس ہی روک لیا تھا _____

www.kitabnagri.com

وہ چلیج کر کے جیسے ہی کمرے میں آئی تو نور خان تب تک سوچکی تھی _____ نور خان کو سوتے دیکھ وہ کچن میں کافی بنانے کے ارادے سے گئی _____

وہ دو کپ کافی بنا کر جیسے ہی ٹیرس کی طرف بڑھی تو اسے ایک سایہ نظر آیا _____ وہ جانتی تھی کہ اس وقت اُس کا ولی خان ٹیرس پر بیٹھا چاند کو تکتے میں مصروف ہو گا _____

Posted On Kitab Nagri

آپ کو اتنی رات کو یہاں نہیں آنا چاہیے تھا نشاء بی بی _____ ولی خان نے پیچھے مڑے بغیر کہا

انشراح میر حیرت سے ولی خان کو دیکھنے لگی _____ پھر خود ہی مسکرانے لگی وہ کیسے بھول گئی کہ سامنے موجود شخص ولی خان ہے _____ وہ تو اس کی رُگ رُگ سے واقفیت رکھتا ہے تو کیسے اس کی آہٹ نہ پہچان سکے _____

پھر بھی وہ شرارتی انداز میں ولی خان کے سامنے جا کر کھڑی پوچھنے لگی _____

آپ کو کیسے پتا کہ میں ہوں؟؟ کوئی اور بھی تو ہو سکتی تھی _____ انشراح نے ولی کی طرف دیکھتے کہا

آپ کو کیا خبر آپ کی آہٹیں میری سانسوں کو بحال کرتی ہیں نشاء بی بی _____ ولی خان فقط یہ دل میں ہی کہہ پایا تھا اُس میں یہ بات نشاء کے سامنے کرنے کی ہمت نہ تھی

مجھے پتا چل جاتا ہے نشاء بی بی _____ ولی خان بات بدلتے ہوئے بولا _____

آپ کو مجھ سے میرا گفٹ نہیں چھپانا چاہیے تھا ولی خان _____ ولی خان حیرت زدہ انداز میں مڑ کر اُسے دیکھنے لگا _____

Posted On Kitab Nagri

کونسا گفٹ؟؟ وہ انجان بنتے بولا
نشاء نے اُس کی طرف دیکھتے ٹھوس لہجے میں کہا

وہ جو آپ نے اپنی پاکٹ میں چھپا رکھا ہے _____ ولی خان کا ہاتھ بے اختیار اپنی پاکٹ میں گیا _____

انشراح کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری
وہ فاتحانہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگی _____

یہ گفٹ آپ کے قابل نہیں ہے انشراح بی بی _____ ولی خان ہارمانے کے انداز میں جیب سے ایک خوبصورت
پائل نکالتے بولا _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگر لے ہی آئے ہو تو پہنادو آپ _____ انشراح میر نے اپنا پاؤں اس کی طرف بڑھایا _____

یہ آپ کے قابل نہیں _____ ولی خان بھی بضد تھا _____

Posted On Kitab Nagri

یہ میں فیصلہ کروں گی کہ کیا میرے قابل ہے کیا نہیں ___ انشراح میر کے لہجے میں وارنگ تھی جس پر ولی خان ہار مانتے ہوئے ایک لمبا سانس لیتا ہے ___

ولی خان زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا ___ اور اس کے پاؤں اپنے گھٹنے پر رکھے اُسے پائل پہنائی ___ انشراح میر اس کے چہرے کو تکتی رہی ___

ولی خان نے آہستگی سے اُس کو پائل پہنائی ___ اُسے یہ پائل انشراح کے پاؤں میں بہت اچھی لگی ___ اُس کا دل بے ساختہ کچھ گستاخی کرنے کو چاہا مگر وہ دل کو ڈپٹے ہوئے اُٹھنے لگا جب انشراح کی آواز اُس کے کانوں میں گونجی ___

آج سے یہ پائل میرے پاؤں میں آپ کی محبت کی زنجیر بن کر رہے گی ولی خان ___ اور یہ زنجیر مرتے دم تک نہیں کھلے گی ___

www.kitabnagri.com

انشراح میر یہ کہہ کر وہاں سے بھاگ گئی ___

جبکہ ولی خان یونہی گھٹنوں کے بل بیٹھا ساکن ہو گیا ___ اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ اس نے کتنی بڑی غلطی کر دی تھی اور اب اسے اس غلطی کا خمیازہ بھگتنا تھا ___

Posted On Kitab Nagri



انشراح میر کمرے میں آئی تو اُس کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا _____ ولی خان سے بات کرنے کے بعد اس کی آنکھوں سے نیند دور تھی _____ وہ کچھ دیر اور اس کے پاس بیٹھنا چاہتی تھی مگر ولی خان کے اجتناب پر وہ کمرے میں آگئی _____ وہ محافظ تھا اس کا، اس کی عزت کا _____ وہ اسے اپنی نیلی آنکھوں میں قید کرنا چاہتی تھی مگر وہ نہ کر سکی _____

کمرے میں آتے ہی وہ ولی کو سوچنے لگی آج پھر اس کی رات جاگتے گزرنی تھی _____ اور انشراح میر کو یہ رتیجکے بہت عزیز تھے کیونکہ اُسے ولی خان عزیز تھا _____



دوسری طرف رات تو ولی خان کی بھی جاگتے گزرنے والی تھی _____

انشراح کی نیلی آنکھیں اس کے گرد حصار کیے ہوئے تھیں وہ چاہ کر بھی ان نیلی آنکھوں کے حصار سے نہ نکل سکا _____

وہ کتنی راتیں اس کے لئے جاگتا تھا اب تو وہ گنتی بھول چکا تھا _____ ولی خان یہ جانتا تھا کہ انشراح میر کا نازک وجود ولی کی آنکھوں کا وار برداشت نہیں کر سکتا تھا _____

Posted On Kitab Nagri

ولی خان نے کبھی اُسے نظر بھر کر دیکھا نہیں تھا اور نہ ہی وہ اس کی نظروں کو سہار پاتی، نہ ہی ولی خان اس دلکش حسینہ کو امتحان میں ڈالنا چاہتا تھا۔

وہ نظروں کی اس زبان سے پرہیز کرتا تھا مگر انشراح میر اس پرہیز کو سمجھ نہ پاتی تھی۔

جب بھی نیلی آنکھیں اس کی گہری سیاہ آنکھوں سے ٹکراتی تو کچھ نہ کچھ بولتی تھیں۔



انشراح نے محسوس کیا کہ نور خان جاگ رہی ہے مگر اس نے نور سے کوئی سوال نہ کیا وہ جانتی تھی نور خان آج کل بہت ڈسٹرب ہے۔

نور خان چت بستر پر لیٹی سرخ آنکھوں سے پارٹی میں ہوئے واقعات کو سوچ رہی تھی نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ یہ جانے بغیر کہ کوئی اس کی یاد میں شدت سے کروٹیں بدل رہا ہے



(حال)

Posted On Kitab Nagri

افق پر تیرتے بادلوں نے آسمان پر بسیرا کر لیا تھا ___ ہوا کے دوش پر اپنی منزل کی جانب گامزن یہ بادل لوگوں کو پیغام دے رہے تھے کہ کوئی بھی ایک جیسا نہیں رہتا ___

وقت اور حالات انسان کو بدل کر رکھ دیتے ہیں ___ انسان کی حالت ایک جیسی نہیں ہوتی ___ وقت کبھی بھی انسان کو ہمیشہ کے لئے صاف شفاف نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی ہمیشہ میلارکھتا ہے ___

یہ عروج کو زوال ہے ___ اور یہ زوال بھی ہمیشہ نہیں رہتا ___ وقت بدلتا ہے ___ انسان کے معیار و اختیارات بدلتے ہیں ___ انسان ایک جیسا نہیں رہتا ___

وقت کی رفتار پر قدم رکھتا انسان ایک نہ ایک دن کسی نہ کسی موڑ پر پہلے جیسا نہیں رہتا ___ ، وہ بھی جاگنگ کرتا اپنی پچھلی زندگی کے بارے میں سوچ رہا تھا ___

کل تک اس کی زندگی کیا تھی ___ آج کیا بن گئی تھی ___؟؟ وہ جاگنگ کرتا ہلکی پھلکی ورزش کرنے لگا ___ پسینے کی بوندیں اس کے جسم پر چمک رہی تھی مگر اس کے چہرے کے تاثرات سخت پتھر کیلے تھے

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ___ میں اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا ___ مجھے بدلہ لینا ہے اپنی ماما کے ایک ایک آنسو کا ___

Posted On Kitab Nagri

میں جانور ہوں ___ میں آگ ہوں ___ ہاں میں آگ ہی ہوں جو شاہ ولا کے ایک ایک مکین کو جلا کر رکھ کر
دے گی ___ مگر میری بے بی ڈول ___ میں کیسے اُسے افیت دے سکتا ہوں ___ یو ڈیم اٹ از لان شاہ ___
نہیں بچو گے ___ تم نہیں بچو گے ___ تمہیں کوئی انا نیتہ شاہ نہیں بچا سکتی ___ تیمور کی حالت دیوانوں سی ہو رہی
تھی ___



تیمور ولی خان بہت کچھ سوچتا اور طے کرتا اپنے کمرے میں چلا گیا ___



(ماضی)

وقت یو نہی تیز رفتاری سے گزر رہا تھا ___ از لان شاہ اور نور خان کی محبت بڑھتی جا رہی تھی ___
www.kitabnagri.com

شاہ من میں آپ کے گھر پر وپوزل بھیجنا چاہتا ہوں ___ نور خان جو از لان کے ساتھ ایک قریبی ریسٹورنٹ آئی
تھی ___ سوپ پیتے اس کا ہاتھ ہوا میں معلق ہو گیا ___

Posted On Kitab Nagri

اس کے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی، اس کے چہرے پر کئی رنگ آکر بکھرے۔ اس نے شرم سے سر جھکا لیا جبکہ از لان شاہ کتنی ہی دیر اُس کے چہرے پر سے نظریں ہٹانہ سکا۔

تم پر یہ پنک کلمر بہت سوٹ کر رہا ہے۔ از لان شاہ نے نور کی جھجک اور شرم کو ملحوظ رکھتے بات بدلی۔

میں آپ کو سیاہ لباس میں بھی خوبصورت لگتی ہوں شاہ۔ اگر پرپل پہنوں تو اس میں بھی۔ کبھی میں آپ کو ہنستے ہوئے اچھی لگتی ہوں۔
فلرٹ کر رہے آپ میرے ساتھ۔؟؟ نور خان اس سے استفسار کرنے لگی۔

مجھے تم ہمیشہ سے تخیل کا ایک خوبصورت کردار۔۔، دلربا شہزادی لگتی ہو کہ جس پہ گلابی، فیروزی، سیاہ سب رنگ سجتے ہیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہر ادا دلنشیں رکھتی ہو۔

نور خان کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو چمکنے لگے۔ کس قدر محبت کرنے والا تھا اس کا شاہ۔ اس نے تو کبھی خواب میں بھی نہ سوچا تھا کہ وہ یوں کسی کے دل پر راج کرے گی۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان شاہ اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھتے ہی اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کے قدموں میں بیٹھ گیا۔ کس نے سوچا تھا کہ وہ مغرور شاہ جو ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دے وہ لندن پلٹ گھمنڈی شاہ اپنی محبوبہ کے قدموں میں بیٹھا اس کے آنسو صاف کر رہا ہو گا۔

ازلان شاہ نے اپنی پاکٹ سے رنگ نکالی۔ اور اُسے نور خان کے ہاتھوں کی زینت بنا دیا۔

نور خان کتنی ہی دیر اس انگوٹھی کو دیکھتی رہی۔
کیا زیادہ خوبصورت ہے یہ رنگ؟؟ ازلان نے سوال کیا۔

نہیں اس سے زیادہ خوبصورت تو آپ کی محبت ہے شاہ۔ نور نے مخمور لہجہ میں جواب دیا۔

منظر بدل چکا تھا۔ ازلان شاہ جو کہ اپنے آفس میں بیٹھا ماضی کی اس یاد میں گم تھا اسے انشراح میر کی فون کال نے اپنی طرف متوجہ کیا۔

ازلان شاہ سر جھٹکتا انشراح سے کال پر بات کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی ترجیحات بدل چکی تھی۔ اس کی زندگی میں نور خان کی جگہ کسی اور نے لے لی تھی۔ کال بند ہوتے
اس نے ایک فیصلہ لیا۔ اس کا یہ فیصلہ کس تباہی کا آغاز تھا وہ نہیں جانتا تھا۔ مگر وہ جلد جان جائے گا۔
♥♥♥♥♥

انشراح میر اپنے دادا کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی تھی۔ سامنے ایک سربراہی کرسی پر میر حاکم اپنے جاہ و جلال
کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اور ان کی داہنی سمت تھری سیٹر صوفے پر میر حاکم کی بھتیجی اپنی بیٹی کے ساتھ بیٹھی
تھی۔

ان کی بیٹی رجا میر فیشن کی دلدادہ، 24 سالہ خوبصورت لڑکی تھی مگر انشراح کے مقابلے میں اس کا حسن ماند
پڑتا تھا۔

رجاء میر کی نظر جیسے ہی سامنے سے آتے اس شہزادے پر پڑی تو وہ ساکت ہو گئی۔ سامنے ہی ولی خان اپنی
سحر انگیز شخصیت سمیت لاؤنج میں داخل ہو رہا تھا۔
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

میر حاکم اسے دیکھتے ہی اپنے پاس بلا تے اور اس سے گفتگو کرنے لگے۔ ولی خان نے ان کی بیٹی کی کمی کو پورا کیا تھا۔ وہ ان کی دل سے عزت کرتا تھا۔ وہ ان کا احسان مند تھا، ولی خان جو دوسروں کے لئے گھمنڈی اور نخریلا تھا وہ میر حاکم نور خان اور انشراح میر پر جان چھڑکتا تھا۔ اس کا سرد لہجہ دنیا کے لئے تھا مگر ان تین لوگوں پر ولی خان کی بس ہو جاتی تھی وہ ان تین لوگوں کے لئے بہت نرم دل تھا۔

رجاء میر ولی خان کو دیکھنے میں مصروف تھی ولی خان یہ بات جانتا تھا



Posted On Kitab Nagri

آزر شاہ از لان شاہ کے ساتھ آفس میں بیٹھا تھا جب از لان شاہ نے اسے اپنی محبت نور کے بارے میں بتایا۔
وہ اب اس سے ملنے کو بضد تھا۔

آزر شاہ از لان شاہ کا کزن تھا۔ پورا خاندان اس کی عیاش فطرت سے واقف تھا مگر از لان شاہ اس کے باوجود
اس سے دوستی رکھتا تھا۔

انسان کی پہچان اس کی صحبت سے ہوتی ہے مگر یہ بات از لان شاہ کو سمجھ نہیں آتی تھی۔ وہ آزر شاہ کی بری
عادتوں کے باوجود اس کی دوستی کا دم بھرتا تھا۔

کچھ دنوں بعد از لان شاہ نے نور خان کو آزر شاہ سے ملوایا دیا مگر آزر شاہ نے جو نہیں نور خان کو دیکھا تو اس کی
عیاش فطرت لوٹ آئی۔ اس کے حُسن کو دیکھتے ہی آزر شاہ کی رال ٹپکنے لگی۔

www.kitabnagri.com

آزر شاہ نے نور خان کو اکیلے دیکھتے ہی اپنی فطرت کا مظاہرہ کیا۔

ہے نور میں جانتا ہوں تم از لان جیسے پاگل کے ساتھ گزارا نہیں کر سکتی۔
کیا مطلب؟؟ یہ کیا بکواس کر رہے آپ؟؟ نور خان غصے سے بولی

Posted On Kitab Nagri

ارے میری بے بی کو بُرا لگا؟؟ چلو ایک ڈیل کرتے ہیں از لان کے ساتھ ساتھ تم مجھے بھی خوش کر دو
اُس کے چہرے پر خباثت خوب ٹپک رہی تھی

یو بلڈی باسٹرڈ نور خان نے اُسے ایک طمانچہ مارا
جب از لان شاہ نے آزر کے خبیث ارادے سُن لیے اور
جیسے ہی از لان شاہ نے آزر شاہ کو اس کی نور کے ساتھ بد تمیزی کرتے دیکھا تو از لان شاہ کا خون کھولنے لگا

وہ بھاگتا ہوا اس کی طرف لپکا اور اسے گریبان سے پکڑ کر گھسیٹا اور اندھا دھند اسے مارنا شروع کیا
آزر نے ہمت مجتمع کر کے ایک زوردار مکا اسکے جڑے پر مارا جس کی وجہ سے از لان پیچھے ہٹا
اس کا ہونٹ پھٹ چکا تھا مگر وہ پرواہ نہ کرتا ہوا آگے بڑھا اور آزر پر مسلسل گھونسوں کی بارش کرنے لگا

آزر بھی اپنے دفاع کے لئے لڑتا رہا دونوں لڑنا جانتے تھے مگر از لان شاہ پر تو گویا خون سوار تھا وہ آج آزر
شاہ کی جان لینا چاہتا تھا

جب واصف شاہ گھر داخل ہوئے اور یہ منظر دیکھتے ہی از لان کے عتاب سے آزر کو بچانے آگے بڑھے
از لان شاہ کسی کے قابو میں نہ آ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

آزر شاہ نے اس کی نور کو چھیڑ کر اس کے اندر کے بیسٹ کو جگایا تھا _____

جب نور نے دیکھا کہ از لان شاہ کسی کے قابو میں نہیں آ رہا وہ آگے بڑھی اور از لان شاہ کی پشت پر ہاتھ رکھے
اسے مخاطب کیا

شاہ چھوڑ دیں اُسے _____ از لان شاہ جو کہ آگ بنا تھا اس دلکش آواز کے سنتے ہی گویا اس پر کسی نے پانی کی پھوار
کی ہو _____

وہ بے قابو ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ آزر شاہ کو چھوڑتا ہے _____

میں نے تمہیں اپنی نور کے صدقے زندگی بخش دی آزر شاہ _____ یہ کہتے ہی وہ نور کو وہاں سے لے کر باہر چلا
گیا _____
www.kitabnagri.com

اور پیچھے واصل شاہ اپنے بھتیجے پر گرج رہے

(ماضی)

Posted On Kitab Nagri

واصف شاہ اپنے کمرے میں بیٹھے از لان شاہ کا انتظار کر رہے تھے ___ از لان شاہ کے اندر کا بیسٹ دیکھ وہ ششدر ہو گئے تھے ___ اُن کا بیٹا اتنا جنونی نکلے گا یہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

مگر اس کے جنون کو ختم اس لڑکی نے کیا ___ واصف شاہ اپنے بیٹے کی اس دیوانگی پر حیران تھے ___ اُنہیں اس لڑکی کی قسمت پر رشک آرہا تھا ___

از لان شاہ جو کہ نور کو گھر چھوڑ کر آیا تھا اب واصف شاہ کا حکم نامہ سنتے ہی ان کے کمرے میں داخل ہوا ___

وہ آتے ہی اُن سے گلے ملا اور سامنے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھ گیا ___ اُس کی نظریں واصف شاہ پر ہی تھیں وہ اُن کے بولنے کا انتظار کرنے لگا ___

واصف شاہ کتنی ہی دیر اُس کی طرف دیکھتے رہے ___ پھر ایک گہرا سانس لیے گویا ہوئے

اگر کبھی وہ لڑکی تمہیں نہ ملی شاہ تو؟؟؟ واصف شاہ نے ڈرتے ہوئے سوال کیا ___

تو ___ از لان نے ایک نظر واصف شاہ کی طرف دیکھا ایک ڈر اُس کی آنکھوں میں ظاہر ہوا تھا جسے واصف شاہ محسوس کر چکے تھے ___ مگر جلد ہی اُن آنکھوں میں غصہ وحشت درآئی ___

Posted On Kitab Nagri

تو میں اس کے اور اپنے بیچ آنے والے ہر شخص کو تباہ و برباد کر دوں گا _____ از لان شاہ نے بغیر کسی لحاظ کے جواب دیا _____

اُس کے ٹھوس اور سرد لہجے میں کہے گئے کچھ الفاظ ہی مقابل کو ششدر کر چکے تھے _____

از لان شاہ کی یہ جنونیت و اصف شاہ کو بہت کچھ باور کرا چکی تھی _____

وہ از لان کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے اُس کے پاس بیٹھے اور اُسے سینے سے لگالیا _____ اُن کی جان بستی تھی اپنے بیٹے از لان شاہ میں _____

از لان شاہ اُن کے سینے سے لگا اور اُن سے اپنی نور کے لئے محبت اور دیوانگی بیان کرنے لگا _____

بابا ہم کل ہی اُن کے گھر رشتہ لے کر جائیں گے ناں؟؟؟ از لان شاہ نے اُمید بھری نظروں سے و اصف شاہ کو دیکھا _____

Posted On Kitab Nagri

بالکل ___ ہم کل ہی جائیں گے ___ واصف شاہ اپنے بیٹے سے مخاطب ہوئے ___ وہ اُس کی آس نہیں توڑنا چاہتے تھے ___ واصف شاہ سٹیٹس کا نشیمن تھے مگر اپنے بیٹے کی چاہت کے سامنے وہ ہار مان گئے ___ انہیں غریب گھر کی وہ لڑکی اپنے بیٹے کے لئے قبول تھی جس کا اُن کے بیٹے کے دل کی سلطنت پر راج تھا ___

نور خان تنہا وارث تھی از لان شاہ کی بے شمار چاہتوں کی ___

دوسری طرف گھر پہنچتے ہی نور خان میر حاکم اور ولی خان کو دیکھتے ہی اُن کی طرف بڑھی ___

میر حاکم آج صبح کی فلائٹ سے لاہور آئے تھے ___ اب ان کا ارادہ نور کو واپس لے جانے کا تھا ___ نور خان ان کے ساتھ کسی اجنبی کو دیکھ حیران ہوئی ___

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رات ڈنر کے بعد میر حاکم نے ولی اور نور کو کمرے میں بلایا ___

نور یہ جو لڑکا میرے ساتھ آیا ہے یہ آیاں شاہ ہے ___ میری بہن کا پوتا ___ میں چاہتا ہوں کہ آپ آیاں کی دلہن بنیں ___

نور خان جو کہ خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی تھی یہ سنتے ہی اس نے سر اٹھایا ___

Posted On Kitab Nagri

اس نے تو از لان شاہ کے علاوہ کبھی کسی کے بارے میں خواب میں نہ سوچا تھا _____ وہ کیسے کسی اور کی ہو سکتی تھی _____ ابھی وہ ان سوچوں میں گم تھی جب میر حاکم کی آواز اس کے کانوں میں گونجی _____

کیا آپ کو یہ رشتہ قبول ہے؟؟ نور خان ڈبڈباتی نظروں سے میر حاکم کو دیکھنے لگی _____ ایک ماں تھا میر حاکم کے لہجے میں ایک فخر تھا ولی خان کی آنکھوں میں _____

کاش والدین بیٹیوں کی زندگیوں کے فیصلے کرنے سے پہلے اُن سے پسندنا پسند پوچھیں تو شاید کتنے ہی دل ٹوٹنے سے بچ جائیں _____

نور خان کی زندگی ایک فلم کی طرح اس کے سامنے دوڑنے لگی _____ تین سال کی تھی وہ جب اس کے سر سے ماں باپ کا سایہ اٹھا _____ اس نے جب سے ہوش سنبھالا _____
اپنے بھائی اور میر حاکم کو اپنی زندگی میں باپ کا کردار نبھاتے دیکھا تھا _____

اُس میں کوئی دورائے نہ تھا کہ میر حاکم نے نور اور انشراح میں کوئی فرق نہ کیا تھا اور آج اُسے فرض نبھانا تھا _____ اُسے پگڑیوں کا مان رکھنا تھا _____

Posted On Kitab Nagri

اس نے از لان شاہ سے ملنے کا فیصلہ کیا اور اگلی شام وہ از لان کے سامنے بیٹھی تھی۔

از لان شاہ اُس سے ملنے کا سنتے ہی اپنی ضروری میٹنگ کینسل کر چکا تھا۔ اب وہ نور خان کو دیکھنے میں مصروف تھا۔ جب نور خان کی آواز نے اُس کی سماعت پر حملہ کیا۔ اُس کے اعصاب سُن کر دیئے۔

میں آپ کی اس جنونیت کو دیکھ ڈر گئی ہوں شاہ۔ میں کبھی آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ آپ ایک وحشی جانور ہیں۔ میرا آپ کا کوئی جوڑ نہیں۔ میرے بابا نے میرا رشتہ طے کر دیا ہے۔ وہ لڑکا بہت اچھا ہے کم از کم آپ کی طرح وحشی نہیں ہے۔

اُس نے اپنے ہاتھوں سے انگوٹھی اُتاری اور کتنی ہی دیر اُسے دیکھتی از لان کی طرف بڑھی۔ از لان جو کہ آج اس کے گھر رشتہ لے جانے والا تھا یہ بات سُن کر ساکت ہوا۔

اُمید ہے آپ اب مجھے کبھی ڈسٹرب نہیں کریں گے۔ نور خان نے گویا از لان شاہ کو موت کی نوید سنائی ہو

نہیں شاہ من تم ایسے نہیں کر سکتی۔ تم مجھے چھوڑ نہیں سکتی۔ از لان شاہ آگے بڑھا اور اُس کا ہاتھ تھام لیا۔

Posted On Kitab Nagri

اُس نے اُمید بھری نظروں سے دیکھا۔

میں فیصلہ کر چکی ہوں از لان۔ میں آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔

وہ اٹھ کر باہر کی سمت جانے لگی جب از لان شاہ اُس کے قدموں میں گرا محبت کی بھیک مانگنے لگا۔

نہیں نور مجھے چھوڑ کر مت جاؤ۔ میں مر جاؤں گا۔ نور تمہارا شاہ مر جائے گا۔ تم جو کہو گی میں وہ کروں گا۔ میں اب کبھی کسی کا دل نہیں دکھاؤں گا۔

نور خان کا دل ڈبڈبایا۔ وہ از لان شاہ کو گلے لگانا چاہتی تھی اُسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ اُس کے بغیر خود بھی مر جائے گی۔ مگر اُس کے سامنے میر حاکم کا چہرہ آیا تو وہ اپنے دل کو ڈپٹے از لان شاہ کو اُس کے حال پر چھوڑ کر چلی گئی۔

www.kitabnagri.com

از لان شاہ اُس کے پیچھے بھاگتا اس سے فیصلہ بدلنے کی درخواست کر رہا تھا۔ ہاں وہ مغرور شہزادہ گھمنڈی شاہ نور کے قدموں میں گرا اُس کا ساتھ مانگ رہا تھا۔ کوئی دیکھتا تو حیران ہو جاتا۔ مگر نور خان بے حس بنی رہی۔ کیونکہ اُسے بیٹی اور بہن ہونے کا ثبوت دینا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ پورا راستہ روتی ہوئی گھر پہنچی اور از لان شاہ وہیں سڑک پر بیٹھا رو رہا تھا _____

نور نے گھر آتے ہی اپنی سم توڑ دی _____ رات اندھیرے ہی وہ میر حاکم کے ساتھ شہر لاہور چھوڑ کر اسلام آباد آگئی _____ تاکہ از لان شاہ اسے نہ ڈھونڈ سکے _____

اور پھر قسمت نے محبت کرنے والے اس جوڑے کو الگ کر دیا _____ ایک بیٹی نے باپ اور بھائی کا مان ان کی عزت کی خاطر ایک باپ سے اس کا لاڈلا سپوت چھین لیا _____

اگر نور خان جان لیتی کہ اُس کے اس فیصلے نے واصف شاہ کے بیٹے کو کس قدر برباد کیا ہے وہ یہ فیصلہ کرنے سے پہلے اپنی جان لے لیتی _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



رات ہوتے ہی از لان شاہ پاگلوں کی طرح دوڑتا اس کے فلیٹ کی طرف گیا _____ مگر وہاں پہنچتے ہی ایک بڑا تالا اس کا منہ چڑا رہا تھا _____

Posted On Kitab Nagri

وہ پوری رات سڑکوں پر بلاوجہ گاڑی چلاتا رہا۔
اس نے اپنے لوگوں کو نور خان کو ڈھونڈنے پر معمور کیا۔ مگر ہر طرف سے ناکامی مل رہی تھی۔

ازلان شاہ کی حالت دیوانوں کی طرح ہو چکی تھی اس نے ہر لمحہ نور کو یاد کیا۔ نور کی یادیں اُسے کسی ناگ کی طرح ڈستی تھیں اُس نے تنگ آکر دوبار خود کشی کی کوشش کی۔ مگر ناکام ہوا۔

ابھی بھی وہ ہاسپٹل میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا۔
وہ ایک مال میں گیا تھا جہاں اُسے لگا کہ نور خان ہے۔ وہ اُس کے پیچھے بھاگتا عمارت کی آخری منزل پر پہنچا۔

اُس کے حواسوں پر صرف نور خان سوار تھی۔ وہ اُس تک پہنچنے کے لئے بھاگ رہا تھا جب اُس کا پاؤں سلپ ہوا اور وہ نیچے گر گیا۔

اُسے ایمر جنسی میں ہاسپٹل لایا گیا جہاں ڈاکٹر اُس کے بابا کو مکمل مایوس کر چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

مگر واصف شاہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوئے انہوں نے اپنے بیٹے کی زندگی کی دعائیں کی ___ اور 24 گھنٹے کے صبر آزمائے امتحان کے بعد از لان شاہ کی حالت خطرے سے باہر ہو گئی ___



1 ماہ بعد

آج وہ کتنے دنوں کے بعد گھر سے نکلا اور سیدھا ایک کلب میں گیا ___ جہاں پہلی بار اُس نے حرام مشروب کو ہاتھ لگایا ___

اب یہ اس کا معمول بننے لگا تھا ___ ہر روز وہ کلب آکر گھنٹوں شراب پیتا ___ وہ ابھی شراب کے نشے میں ٹن تھا جب ایک لڑکی نیم برہنہ حالت میں اس کی طرف آئی ___

ہیلو ہینڈ سم ___ از لان شاہ جو کہ شراب کا گلاس منہ سے لگائے بیٹھا تھا اس لڑکی کے آنے پر بد مزہ ہوا ___

وہ بولا کچھ بھی نہیں ___ بس غصے سے اُسے دیکھنے لگا ___

جب وہ لڑکی شرم و حیا کو بالائے طاق رکھتی اُس کے کانوں کے قریب سرگوشی کرتی بولی ___

Posted On Kitab Nagri

ون نائٹ اسٹینڈ ___؟؟

اس لڑکی نے یہ کہتے ہی اپنی نیم برہنہ ٹانگوں کو از لان شاہ کے گھٹنے پر رکھا جسے از لان شاہ نے ترچھی نگاہوں سے دیکھا

شیور ___ از لان شاہ یہ کہتا اس لڑکی کے ساتھ کلب کے پرائیویٹ روم کی طرف بڑھا ___
وہ لڑکی پیچھے مڑتے کسی کو تھمبس اپ کا سائن دیتی ہے ___

از لان شاہ اس لڑکی کو لیے روم میں اینٹر ہوا روم میں اینٹر ہوتے ہی اس نے اُس لڑکی کی پشت دروازے کی طرف کی اور اس کے بالوں کو سائیڈ پر کرتا اس کی گردن پر جھکا ___

www.kitabnagri.com

وہ اُس کی گردن پر جگہ جگہ بائٹ کرنے لگا ___ وہ لڑکی خاموشی سے اُسے اپنا کام کرنے دے رہی تھی ___

کچھ دیر بعد از لان شاہ نے اُس کو کمر سے پکڑ کر بیڈ پر پھینکنے کے انداز میں لٹایا ___

لڑکی نے از لان کو اپنی سمت کھینچا اور اس کی شرٹ کے بٹن کھولنے لگی ___

Posted On Kitab Nagri

ازلان شاہ نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے اس کے کانوں کے پاس سرگوشی کی۔

جسٹ آمنٹ بے بی۔ ازلان شاہ یہ کہتے ہوئے اس کے اوپر سے اٹھا۔
اور شراب کی بوتل ہاتھ میں لیے اس لڑکی کے جسم پر انڈیلی۔

وہ لڑکی اپنی اداؤں سے ازلان شاہ کو بہکانے کی کوشش کرنے لگی جب ازلان شاہ نے اس کے ہاتھوں اور پاؤں کو بیڈ پر پڑی چادر سے باندھ دیا۔ اُس کی آنکھوں پر پٹی باندھی

اب اُس نے اپنی جیب سے موبائل نکالا اور اپنے ایک گارڈ کو اندر بلایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اُس کا گارڈ جیسے ہی اندر گیا۔ ازلان شاہ بولا۔

انجوائے ودھر۔ یہ کہتے ہوئے وہ اس لڑکی پر زہریلی نظر ڈالتا باہر کی طرف چلا گیا۔

پیچھے اس کا گارڈ اور وہ لڑکی کمرے میں رنگ رلیاں منانے میں مصروف رہے۔ وہ لڑکی اس شخص کو ازلان شاہ سمجھ رہی تھی مگر جیسے ہی اس کی آنکھوں سے پٹی ہٹائی اس کے گارڈ کو دیکھ کر وہ فوراً بیڈ سے اٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

جب گارڈ نے اُسے لے جا کر از لان شاہ کے بنائے ٹارچر سیل میں ایک کتے کے سامنے ڈال دیا
😊😊😊😊😊😊😊😊

تم نے اُس لڑکی کی یہ حالت کیوں کی؟؟ از لان یہ کیا درندگی ہے۔۔۔

پہلے تم نے اُس لڑکی کو اپنے گارڈ کے سامنے ڈالا اور پھر کتے کے آگے۔۔۔

از لان تم انسان ہو کہ جانور؟؟ واصف شاہ از لان پر چیخ چلا رہے تھے۔۔۔



جو کہ ٹانگ پر ٹانگ جمائے اُن کے سامنے بیٹھا مسکرا رہا تھا۔۔۔

بابا میں جانور ہوں۔۔۔ وحشی ہوں۔۔۔ شرابی بھی بن گیا ہوں مگر زانی نہیں۔۔۔ وہ لڑکی مجھے زنا کی دعوت دے رہی تھی اُس کا انجام تو اس سے بھی زیادہ عبرتناک ہونا تھا۔۔۔

واصف شاہ یہ سنتے ہی سر ہاتھوں میں گراے بیٹھ گئے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو لگا کہ عورت کا نشہ دوسری عورت ہی اتار سکتی ہے۔۔۔ اس لئے آپ نے آزر کے کہنے پر اُس لڑکی کو میرے پاس بھیجا مگر آپ بھول گئے کہ آپ کے بیٹے نے کسی کے جسم سے محبت نہیں کی بلکہ کوئی آپ کے بیٹے کی روح میں بستی ہے اور از لان شاہ نور خان کے علاوہ کسی لڑکی کو اپنے قریب نہیں آنے دے گا۔۔۔ از لان شاہ نے نور خان کی محبت کا نشہ کر رکھا ہے اور کوئی دوسری عورت یہ نشہ نہیں اتار سکتی۔۔۔ خود نور خان بھی نہیں۔۔۔

یہ کہتے ہی وہ کمرے سے چلا گیا و اصف شاہ پریشانی سے سر کر سی کی پشت پر ڈالے سوچ میں گم ہو گئے۔۔۔

نور خان نہیں جانتی تھی کہ پگڑی کی لاج رکھنے کی خاطر اس نے و اصف شاہ کے ایک تہذیب یافتہ بیٹے کو درندہ بنا دیا ہے۔۔۔

ہاں محبت اب تماشہ بننے والی تھی۔۔۔ نور خان پر جلد انکشاف ہونا تھا کہ اُس کے پیچھے ہٹنے پر از لان شاہ کس کس کو تماشہ بنائے گا۔۔۔



کیوں لیا تم نے یہ فیصلہ نور۔۔۔؟؟ تم انکار بھی تو کر سکتی تھی ناں۔۔۔؟؟ انشراح میر نے نور سے سب کچھ سننے کے بعد اس سے استفسار کیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں سر نہیں جھکانا چاہیے تھا۔۔۔

جن فیصلوں پر ہم سراٹھانہ سکیں وہاں سر جھکانا ہی دانشمندی ہے۔۔۔ کیوں کہ جو سراٹھاتے ہیں اُن کو سر کٹوانے پڑتے ہیں انشراح۔۔۔

نور نے انشراح سے کہا۔۔۔

انشراح نور کو بے بسی سے دیکھنے لگی۔۔۔
تمہارے پاس اور بھی تو کوئی چوائس ہو سکتی ہے ناں؟؟ تم اس لڑکے کو بولو وہ رشتہ بھیجے۔۔۔
انشراح میر نور کی محبت کی داستان سن آبدیدہ ہوئی وہ نور کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

میرے پاس چوائس ہے انشراح اور آخری چوائس میری یہ سانسیں ہیں۔ مگر میں ایسا کچھ نہیں کروں گی جس کی وجہ سے میرے بڑوں کا سر جھکے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں ایک بیٹی ہونے کا فرض نبھارہی ہوں۔ ہو سکے تو تم بھی ایک بیٹی ہونے کا فرض نبھانا انشراح۔

انشراح اس کی بات سنتے ہی اُسے دیکھتے بولی۔

تم نے خود کہاناں جو سراٹھاتے ہیں ان کے سر کاٹے جاتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

تو نور خان میں انشراح میر ہوں __ میں اپنے حق کے لئے لڑنا جانتی ہوں __ جو میرا ہے فقط میرا ہے __ میں اس کے لئے سرکٹوا بھی سکتی ہوں اور کاٹ بھی سکتی ہوں __

انشراح کے بے خوف لہجے نے نور کو چونکا دیا __

کیا گارنٹی ہے کہ سرتمہارا کاٹا جائے گا؟؟ یہ بھی تو ہو سکتا سر میرے بھائی کا کاٹا جائے __ اور اگر ایسا کچھ ہوا تو یاد رکھنا انشراح میر، میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی __

نور خان کے تلخ لہجے کو انشراح میر نظر انداز کرتی کمرے سے چلی گئی __

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



نور خان اور آیان شاہ کا رشتہ طے ہو چکا تھا __ شادی 3 سال بعد ہونا تھی __ نور خان نے خود کو از لان شاہ کی یادوں سے نکالنے کی کوشش کی مگر تین سال بعد اس مال میں اُسے دیکھنے کے بعد اس کا دل پھر سے اس کی طرف ہمکنے لگا __

Posted On Kitab Nagri

مگر وہ بے بس تھی ___ انشراح کو اس روز تھپڑ مارنے کی وجہ بھی یہی تھی وہ کسی صورت بھی اپنے شاہ کے کردار پر بات برداشت نہ کر سکی ___

آج پارٹی میں اُسے دیکھنے کے بعد اس کے اجنبی رویہ اور اس کی نئی ترجیحات نے اُسے بہت کچھ باور کروایا ___

نور خان اپنی جگہ خود چھوڑ چکی تھی ___

زندگی میں ہر چیز کاری پلیسمنٹ ہوتا ہے ___ اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ کی جگہ صرف آپ کی رہے گی ___ آپ کچھ وقت کے لئے اس جگہ کو چھوڑ دیتے ہیں یہ سوچ کر کہ آپ کی جگہ کبھی کوئی نہیں لے سکتا تو آپ خود کو دھوکہ دے رہے ہیں ___

نور خان جو جگہ خود چھوڑ چکی تھی اب اس جگہ کسی اور کو برداشت نہ کر پارہی تھی ___



رجاء انشراح میر کو کمرے میں لے کر آئی اور اسے پکڑ کر خوشی سے گھومنے لگی ___ انشراح میر حیرت زدہ سی اُسے دیکھنے لگی ___

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا پاگل تو نہیں ہو گئی تم؟؟؟ رجا کی اس بچگانہ حرکت پر وہ اتنا ہی بولی۔

ہاں نشاء میں پاگل ہو چکی ہوں۔ پاگل ہو چکی ہوں میں ولی خان کے سحر نے جکڑ لیا مجھے۔ ولی خان کی اداؤں نے پاگل کر دیا مجھے۔ میں اُس کی محبت میں مبتلا ہو گئی ہوں،

رجاء میرا رجا میرا نہیں رہی ولی خان بن گئی۔ رجا میرا کو عشق ہو گیا ہے ولی خان سے۔

رجاء میرا کی نیلی آنکھوں میں عجیب چمک تھی۔ کچھ پانے کا جنون۔

اور انشراح میرا پر یہ بات قیامت بن کر اتری۔ اس نے تو کبھی خواب میں بھی نہ سوچا تھا کہ اس کے علاوہ بھی کوئی لڑکی اس کے ولی خان کی دیوانی ہو سکتی ہے۔ ولی خان تو اس کا عشق تھا۔ وہ تو کتنی لڑکیوں کے راتوں کی نیند اڑانے کا سبب تھا،،

کیا ولی خان بھی اس سے محبت کرتا ہے۔؟؟ اس سے آگے وہ سوچنے کی ہمت نہ کر سکی۔ اس کا دل مکمل اچاٹ ہو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہو گا اگر جو اس کا ولی خان کسی اور کا ہو گیا؟ کیا وہ یہ برداشت کر سکے گی؟ ہر گز نہیں۔ وہ جلد از جلد اب ولی خان سے دو ٹوک بات کرنا چاہتی تھی۔

(ماضی)

فجر کی اذان گونجی تو وہ نماز کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے جلدی سے غسل کیا۔ سیاہ لباس زیب تن کیے بازو فولڈ کیے حسب معمول اسکن کلر کی شال کندھوں پر ڈالے وہ نماز کے لئے کمرے سے نکلا۔

یہ اس کا معمول کا حلیہ ہوا کرتا تھا۔ شلوار قمیض اور کندھوں پر شال ڈالے وہ کسی بھی لڑکی کا ایمان خراب کر سکتا تھا۔

اُس کا ورزشی جسم، سرخ و سفید رنگت اور گہری سیاہ سحر انگیز آنکھیں۔ ولی خان تباہی تھا۔ ایک خوبصورت اور دلفریب تباہی۔

یہ اُس کا روزانہ کا معمول ہوا کرتا تھا وہ رات کو بمشکل 4 گھنٹے سوتا تھا۔ اس کی سوچ اپنا مستقبل سنوارنے تک محدود تھی۔ یا پھر اُس نیلی آنکھوں والی انشراح میر کو سوچنا۔ اور برتھ ڈے والے واقعے کے بعد سے اس کی سوچوں کا رخ صرف انشراح میر کی طرف تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ولی _____ میر حاکم نے اُسے پکارا _____

میر حاکم کی آواز پر وہ ادب سے پلٹا _____ اور اُن کے قریب جا کر اُن کے ہاتھوں کا بوسہ لیا _____ میر حاکم جب بھی اُسے دیکھتے جی اُٹھتے تھے _____ وہ اُس کی اس قدر فرمانبرداری پر نثار ہوتے تھے _____

نماز کے لئے جارہے ہو _____ انہوں نے ولی سے سوال کیا _____

جی میر سائیں _____ اُس نے ادب سے جواب دیا _____

تمہاری آنکھیں سُرخ کیوں ہو رہی ہیں؟؟ _____
انہوں نے پریشانی سے پوچھا _____
www.kitabnagri.com

کچھ نہیں میر سائیں _____ نہانے کے بعد پانی جانے کی وجہ سے آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں _____
ولی نے بات بدلی _____

آنکھوں میں پانی جانے اور آنکھوں سے پانی نکلنے کی سُرخی میں بہت فرق ہوتا ہے ولی خان _____

Posted On Kitab Nagri

میر حاکم اُسے جانچتی نظروں سے دیکھنے لگے۔ وہ لب بھینچے انہیں دیکھنے لگا۔ اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ میر سائیں اُس کی آنکھوں کو پڑھ لیں گے۔ وہ بے بسی سے انہیں دیکھتا رہا جب میر سائیں نے اُسے جانے کا حکم دیا۔



وہ جو نہی نماز پڑھ کر لوٹا تو میر سائیں کو اپنا منتظر پایا۔

میر سائیں اُسے دیکھتے ہی واک کرنے کے لئے اُٹھے وہ حسب معمول اُن کے پیچھے چلنے لگا۔

آج انشراح کے کزن کی منگنی کا فنکشن ہے اور میں مصروف ہوں، دلی خان تم انشراح کو لے جا کر اس فنکشن کو اٹینڈ کرو گے۔ ہماری طرف سے معذرت کر دینا۔

www.kitabnagri.com

میر سائیں اُسے حکم دیتے اندر کی طرف بڑھے۔

شام کے وقت انشراح میر کو داد سائیں نے دلی کے ساتھ شادی پر جانے کا آگاہ کیا۔ وہ اُٹھ کر تیار ہونے چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

جب وہ تیار ہو کر باہر آئی تو پہلے سے نک سب تیار رہا کو دیکھ حیران ہوئی۔

تم کہاں جا رہی ہو۔؟؟ نشاء نے استفسار کیا۔

میں گھر بیٹھی بور ہو رہی تھی سو چاشادی پر جا کر کچھ انجوائے کروں موڈ سیٹ ہو جائے گا۔ انشراح میر کو اس کی چالاکی سمجھ آ چکی تھی۔

رجاء کا شادی پر جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ مگر جیسے ہی اُس نے ولی کے ساتھ جانے کا ذکر سنا فوراً تیار ہونے چلی گئی۔ اُس کی خوشی دیدنی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

انشراح میر بوجھل دل کے ساتھ ولی کا انتظار کرنے لگی جب ملازم نے ولی کے آنے کی اطلاع دی۔

جیسے ہی وہ دونوں باہر نکلیں تو ولی کو کار کے ساتھ ٹیک لگائے کسی سے فون پر بات کرتے دیکھ اُس کی طرف بڑھیں۔ سفید شلوار قمیض پہنے اور گردن پر سیاہ شال لپیٹے آنکھوں پر گلاسز لگائے وہ کسی کو فون پر ڈانٹ رہا تھا۔ اس کا دراز قد اور ورزشی جسامت پر وجیہ شخصیت اُسے باقی مردوں سے ممتاز کرتی تھی وہ بخوبی اس بات

Posted On Kitab Nagri

سے واقف تھا ___ اُسکی سحر انگیز آنکھیں مقابل کو چاروں شانے چت کرنا جانتی تھیں ___ مگر ولی خان اپنی ان آنکھوں کو ہمیشہ بلیک یا ڈارک
براؤن گلاسز کے نیچے چھپائے رکھتا تھا ___

وہ گولڈن لونگ فراک جس کا چوری دار پاجامہ فراک کے نیچے ہی چھپ گیا تھا ___ بالوں کا جوڑا بنائے ہلکے میک اپ میں بہت دلکش لگ رہی تھی مگر اس کے چہرے پر اداسی صاف دکھائی دے رہی تھی ___

ولی خان اسے ایک نظر دیکھ اپنی نگاہیں پھیر چکا تھا ___
وہ بالوں میں بے بسی سے ہاتھ پھیرتا کار کا فرنٹ ڈور کھولتا اس میں بیٹھا ___

رجاء جو کہ اس خواہش میں تھی کہ ولی ان کے لیے دروازہ کھولے گا ___ ولی کو کار میں بیٹھے دیکھ منہ بناتی بیٹھی ___

افن کتنا ایڈیٹیوڈ ہے اس آدمی میں ___ رجاء میر بس سوچ کر رہ گئی ___

جیسے ہی وہ دونوں گاڑی میں بیٹھی اس نے زنائے سے گاڑی چلائی ___

Posted On Kitab Nagri

ولی تم کہاں مصروف رہتے ہو؟؟ کبھی ہمارے لئے وقت نہیں نکالا __ رجا میر ولی خان سے بے تکلف ہونے کی کوشش کرنے لگی __

انشراح میر اس کی ہمت پر حیران ہو گئی __ وہ ولی خان کو جانتی تھی وہ تو کبھی کسی مرد سے بے تکلف نہیں ہوتا تھا اور یہاں تو رجا میر تھی __

میں یہ بتانا ضروری نہیں سمجھتا __ سومانڈ پورا ون بزنس __

وہ سپاٹ لہجے میں مخاطب ہوا __ اُس کا یہ انداز دیکھ رجا کی بولتی بند ہو گئی __
رجا میر اُس کی۔ ہمت پر حیران تھی __ تھا تو وہ ملازم مگر اُس کا ایڈیٹیوڈ کسی ریاست کے شہزادے سے کم نہ تھا __

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نشاء بی بی کب تک فنکشن ختم ہو گا؟؟ اب کے اُسکے لہجے میں مٹھاس اور نرمی دیکھ رجا میر کا حلق تک کڑوا ہو گیا __

انشراح میر جان گئی تھی کہ وہ ولی خان کے لئے خاص ہے وہ مطمئن سی اُسے وقت بتانے لگی __

Posted On Kitab Nagri

جیسے ہی وہ فنکشن میں پہنچے۔۔۔ کتنی ہی نظریں ولی خان کے چہرے کا طواف کرنے لگیں۔۔۔ ولی خان اس پورے وقت میں انشراح میر کا سایہ بن کر رہا۔۔۔

دو نظریں مسلسل ولی خان اور انشراح میر کی کیمسٹری سمجھتے اگلا لائحہ عمل تیار کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔



(حال)

وقت یو نہی تیز رفتاری سے گزر رہا تھا۔۔۔ تیمور اور انانیتہ کی دوستی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ تیمور ولی خان اس کے علاوہ کبھی کسی سے نرمی سے مخاطب نہ ہوتا تھا۔۔۔



ہاں وہ چاہ کر بھی اُس پر غصہ نہیں کر پاتا تھا۔۔۔ تیمور ولی خان انانیتہ شاہ کے سامنے وہ تیمور تھا ہی نہیں جسے دنیا جانتی تھی بے حس ظالم اور سفاک۔۔۔

جو اپنے دشمنوں کو نہیں چھوڑتا تھا۔۔۔ جس نے ہر طرح کے سرکل کے لوگوں سے دوستی کر رکھی تھی۔۔۔
ہاں تیمور ولی خان لوگوں کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کرتا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں یہ سچ تھا انا نیتہ شاہ تیمور کی وجاہت پر مر بیٹھی تھی مگر جب وہ تیمور کے نزدیک ہوئی تو اس کی نظروں سے پگھلنے لگی۔ اس کی زندگی کی اداسی کو محسوس کرنے لگی۔

وہ اس کے بارے میں سب جاننا چاہتی تھی۔ ایسی کیا وجہ تھی جس نے اسے سفاک بنا دیا تھا۔ وہ اس کی زندگی کے ہر دکھ ہر تکلیف کو کم کرنا چاہتی تھی مگر اس سے پہلے وہ تیمور ولی خان کی زندگی کے رازوں سے پردہ ہٹوانا چاہتی تھی۔ وہ اس کے ماضی کو کریدنا چاہتی تھی۔



وہ بلیک شرٹ پر بلیک ہی اپر پہنے بلیک جینز اور بلیک ہی گاگلز لگائے بہت کلاسیک لگ رہی تھی۔ بلیک اس کا فیورٹ کلر بن چکا تھا کیونکہ یہ تیمور کا فیورٹ کلر تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ جیسے ہی ہوٹل پہنچی تو سامنے ہی وہ شخص اسے ٹیبل پر بیٹھا نظر آیا۔

وہ اس ٹیبل کے قریب گئی اور کرسی گھسیٹتے بوسی انداز میں بیٹھی اور سٹائل سے اپنی آنکھوں سے گاگلز ہٹائے۔

Posted On Kitab Nagri

میں خان کے بارے میں سب کچھ جاننا چاہتی ہوں حمزہ اور یقیناً آپ میری مدد کریں گے

اُس نے حمزہ احمد کا انتخاب کیا جو اسے خان کے ماضی کے متعلق بتا سکتا تھا
جو نہی اُس نے حمزہ احمد سے سوال کیا حمزہ احمد نے اُسے ایک نظر دیکھا اور فقط اتنا ہی بولا

کچھ راز راز ہی رہنے دیں انا نیتہ شاہ اگر ایک بار ان رازوں سے پردہ ہٹ گیا تو آپ کبھی تیمور ولی خان کے سامنے سر نہیں اٹھا سکیں گی

حمزہ احمد اتنا کہہ کر وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا پیچھے انا نیتہ شاہ اپنی بات کی ناقدری پر پیچ و تاب کھا کر رہ گئی

ازلان شاہ نے مسز شاہ کو کمرے میں بلایا اور اب اپنی اور انا نیتہ کی گفتگو ان کے گوش گزار کی
www.kitabnagri.com

مسز شاہ اور ازلان کے درمیان موضوع گفتگو ہمیشہ انا نیتہ ہی رہی تھی
وہ دونوں ابھی ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے جب مسز شاہ نے ازلان کو تیمور کے بارے میں بتانے کا ارادہ کیا

ابھی وہ تمہید باندھنے ہی لگی تھی کہ واصف شاہ ہانپتے کانپتے اُن کے کمرے میں داخل ہوئے

Posted On Kitab Nagri

ازی _____

واصف شاہ کے چہرے کا رنگ فق ہو چکا تھا _____

کیا ہوا بابا _____ از لان شاہ بھاگتے ہوئے ان تک پہنچا _____

ازی ابھی فون آیا آزر کا _____ فیکٹری میں آگ لگ گئی ہے _____ واصف شاہ بول رہے تھے اور از لان شاہ کی حالت گویا کاٹو تو لہو ہی نہیں والی تھی _____

ایسے کیسے آگ لگ سکتی ہے _____ از لان کے تو حواس ہی کام نہیں کر رہے تھے وہ بھاگتا ہوا وہاں سے چلا گیا _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ پوری رات گھر نہ آیا _____ فجر کے قریب جیسے ہی وہ گھر آیا اُس نے سامنے ہی واصف شاہ انا نیتہ اور گھر کے باقی افراد کو دیکھا اُس کی نظریں اپنی بیوی کو ڈھونڈ رہی تھیں _____ مگر وہ وہاں نہیں تھی _____

کچھ پتا چلا آگ کیسے لگی؟؟؟

Posted On Kitab Nagri

واصف شاہ نے از لان سے آگ لگنے کی وجہ پوچھی _____

بابا میں نہیں جانتا آگ کیسے لگی _____

از لان شاہ بے بسی سے کہتا وہیں صوفے پر بیٹھ گیا اُس نے انا نیتہ کو اشارے سے پاس بلایا جو از لان کے پاس جا کر اُس کے کندھے سے لگی رونے لگی _____

از لان شاہ اپنی بیٹی کے آنسو دیکھ پریشان ہوا _____
بی بی یو مائی گرل _____ اینڈ ڈونٹ وری _____ ابوری تھنگ ول بی او کے اینڈ فائن _____

از لان خود پریشان تھا مگر وہ انا نیتہ کو پریشان نہیں دیکھ سکتا تھا ابھی وہ اُسے سینے سے لگائے تسلی دے رہا تھا کہ مسز شاہ کی آواز ہال میں گونجی _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سوسیڈ آف یو از لان شاہ _____ سوسیڈ _____ اسے بولتے ہیں مکافات عمل _____
یاد ہے ایسے ہی ایک آگ ولی خان کے ہوٹل میں لگی تھی _____ اُس کی دن رات کی کمائی وہ چھوٹا سا ہوٹل جسے تم نے آگ لگوائی _____ تم نے میری آنکھوں کے سامنے ولی خان کے خواب کو راکھ کا ڈھیر بنادیا _____

Posted On Kitab Nagri

صرف اس لئے ناں کہ تمہیں میں مل جاؤں _____ میں تو تمہیں مل گئی تمہاری ضد جیت گئی _____ مگر محبت ہار گئی تھی _____

تم نے صرف مجھے پانے کے لئے ولی خان کو برباد کیا _____ اس کے ہوٹل کو آگ لگوائی اُس کے گھر کو آگ لگائی اُس کے بچے کو اپنے پالتو کتے کے آگے ڈالا _____ اُس کی بیٹی کو _____ مسز شاہ کی نظر جیسے ہی انانیتہ پر پڑی وہ خاموش ہو گئیں مگر تب تک انانیتہ شاہ وہیں فرش پر ہوش و حواس سے بیگانہ گر گئی _____

از لان شاہ فوراً سے اُس کی طرف لپکا اور اُسے ہاسپٹل لے کر گیا _____

مسٹر شاہ آپ کی بیٹی کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے _____ ڈاکٹر نے جیسے ہی انانیتہ کا چیک اپ کیا از لان کو ایک نظر دیکھ کر بولا _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

از لان شاہ وہیں سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھ گیا _____ ڈاکٹر نے فوری ٹریٹمنٹ دیا اور ایک دن اور از لان نے ہاسپٹل کے کوریڈور میں گزاریں یہ جانے بغیر کہ کوئی اور بھی ہاسپٹل کے اس کمرے میں اپنی بے بی ڈول کے بیڈ کے سر ہانے بیٹھا اُس کی صحت مند زندگی کی دعائیں کر رہا تھا _____

Posted On Kitab Nagri

تیمور ولی خان اپنا سارا کام چھوڑ کر ہاسپٹل میں انانیتہ شاہ کے پاس بیٹھا اس کی تیمارداری میں مصروف تھا اور یہ بات سوائے ڈاکٹر کے کوئی نہیں جانتا تھا _____

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

شام تک انا کی حالت سنبھلتے ہی اُسے ڈسچارج کر دیا گیا۔۔۔ از لان نے گھر آتے ہی ایک شکوہ کناں نظر اپنی بیوی پر ڈالی مگر وہ اُسے اگنور کرتی کسی پارٹی کے لیے روانہ ہو گئی۔۔۔

2 ہفتے بعد

ازلان شاہ آفس میں بیٹھا کام میں مصروف تھا جب اُس کا سیکریٹری کمرے میں آیا۔۔۔۔۔
 بولو کیا خبر ہے۔۔۔۔۔ ازلان نے اپنے سیکریٹری سے استفسار کیا۔۔۔۔۔
 اُس کی نگاہیں اپنے لیپ ٹاپ پر ٹکی تھیں جس کی ڈیسک ٹاپ پر اُس کی فیملی پکچر لگی تھی۔۔۔۔۔
 کس قدر حسین تھی اُسکی بیوی۔۔۔۔۔ وہ یہ سوچ کر ہی مُسکرا اُٹھا۔۔۔۔۔

سر ہمیں اپوائنٹمنٹ مل گئی ہے۔ خان گروپ آف انڈسٹریز کے مالک تیمور خان آج اپنے ایف_7 والے آفس میں شام 5 بجے آئیں گے۔

گڈ _____ از لان شاہ نے یک لفظی جواب دیا۔ اور پھر کلائی میں بندھی گھڑی پر نظر ڈالی۔

We don't have enough Time____ I think we should go to visit his
place_____

Posted On Kitab Nagri

از لان شاہ یہ کہتا ہی اپنی چیئر سے اُٹھا _____ اور سٹینڈ پر لگے اپنے کوٹ کو اٹھاتا کین سے باہر نکلا _____

وہ گاڑی میں بیٹھتے ہی ڈرائیور کو ایف_7 کی طرف گاڑی لے جانے کا حکم دیتا خود بیک سیٹ سے ٹیک لگائے
آنکھیں موندھ گیا _____

از لان شاہ تیمور کے آفس پہنچتے ہی لائن میں کھڑا ہوا اُس کا انتظار کرنے لگا _____ اُسے کسی قسم کی پروٹوکول نہیں
دی گئی تھی _____

وہ ایک سائیڈ پر بیٹھا تیمور کے آنے کا انتظار کرنے لگا _____ تیمور ولی خان اپنے کین کے گلاس ڈور سے یہ منظر
دیکھ مسکرا رہا تھا _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ وہ از لان شاہ تو تھا ہی نہیں ظالم سفاک، درندہ، گھمنڈ میغور _____ دُنیا کو اپنی جوتی کی نوک پر رکھنے والا _____

یہ از لان شاہ تو ہمارا ہوا انسان لگ رہا تھا _____

پہلی شکست پر یہ حال _____ افسوس از لان شاہ ابھی تو تمہاری بربادی کے دن شروع ہوئے ہیں _____

Posted On Kitab Nagri

تیمور ولی خان کتنی ہی دیر از لان کو بے بسی کی تصویر بنے دیکھتا رہا اور پھر اُس کی حالت سے حظ اٹھاتا اُسے اپنے
کیبن میں بلایا _____

از لان شاہ جیسے ہی اُس کے کیبن میں گیا سامنے ہی اُس خوب رو جوان کو دیکھ ایک پل کے لئے اُسے لگا کہ ولی خان
اُس کے سامنے ہے

_____ وہ ولی خان کے حُسن سے متاثر تھا پھر تیمور ولی خان کے حُسن کو دیکھ وہ ٹھٹھک گیا تھا _____

وہی چہرہ _____ وہی نقوش _____ وہی دلکش سراپا _____ وہی مردانہ وجاہت کا شاہکار اور وہی سحر انگیز
آنکھیں _____

از لان شاہ بنا کچھ بولے ہی اُس کے کیبن سے خود کو سنبھالتا باہر نکلا _____ وہ ابھی اپنی گاڑی کے قریب پہنچا ہی تھا
کہ اُسے وہ نظر آئی _____
_____ وہ بھاگتا ہوا اُس کے قریب گیا _____

رجاء میر _____

Posted On Kitab Nagri

ازلان کی آواز میں درد تھا اور رجا میر نے یہ آواز سنتے ہی ایک نفرت بھری نظر اس پر ڈالی اور اپنی وہیل چیئر گھسیٹنے گاڑی کی طرف بڑھی۔

مسز خان ___ حمزہ احمد کی آواز پر اُس نے ایک نظر پیچھے دیکھا مگر ازلان کو دیکھتے ہی وہ گارڈ کو گاڑی چلانے کا اشارہ کرتی چلی گئی۔

(حال)

ازلان شاہ بدحواسی کے عالم میں گاڑی میں بیٹھا تھا ___ اُس کے دماغ میں جھکڑ چل رہے تھے ___ وہ ماضی کو یاد کر کے شدید پچھتاوے میں چلا گیا۔

وہ بچہ تو مر گیا تھا ___ پھر یہ کون تھا ___؟؟ اف خدا ___ رحم میرے اللہ ___ یہ کیا ہو گیا ہے میرے ساتھ ___

اُس نے جلدی سے آزر کا نمبر ڈائل کیا ___ جو کہ پہلی ہی رنگ پر اٹھالیا گیا۔

ہیلو آزر ___ آزر شاہ نے بیزاریت سے ازلان کی کال ریسپونڈ کی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بولو ازی ___ کیا معاملہ ہے ___ آزر شاہ نے ایک نظر اپنے ساتھ لیٹے وجود پر ڈالی ___

آزر وہ ولی خان، ___ از لان کا لہجہ خوفزدہ تھا ___

آزر شاہ جو اپنے ساتھ لیٹی اُس عورت کی زلفوں میں انگلیاں پھیر رہا تھا ٹھٹھک گیا ___

کون ولی خان ___ آزر شاہ کے سامنے وہ وجہیہ مرد کا سراپہ جگمگایا ___
کتنا دلکش آدمی تھا ولی خان ___ آزر شاہ چاہ کر بھی خود کو ماضی میں جانے سے نہ روک سکا ___

وہ اُس کا بیٹا زندہ ہے ___ از لان شاہ پھر سے بولا ___

www.kitabnagri.com

کیا تمہارا دماغ خراب ہے ___ از لان شاہ ہوش میں آؤ ___ ولی خان کا بیٹا کیسے زندہ ہو سکتا ہے ___

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا ___ ولی خان کا بیٹا مر چکا ہے ___ میں خود دفن کر آیا تھا اُس بچے کو ___

نہیں وہ زندہ ہے میں خود دیکھ کر آیا ہوں ___، از لان بضد تھا ___

Posted On Kitab Nagri

دیکھو از لان تم اس وقت بالکل ہوش میں نہیں ہو تبھی تو ولی خان تمہارے حواسوں پر سوار ہے۔۔۔ یا پھر اپنی بیوی سے ولی خان کا زکریا سن کر تم پاگل ہو گئے ہو۔

از لان شاہ آزر کے طنز کو سمجھ چکا تھا اس لئے وہ شرمندہ انداز میں فون بند کر گیا۔۔۔

کوئی کیسے اتنی مشابہت رکھ سکتا ہے کسی سے۔۔۔ وہی انداز۔۔۔ وہی سراپہ۔۔۔ وہی آنکھیں۔۔۔ وہی زہانت

از لان شاہ سیٹ کی پشت پر سر ٹکائے آنکھیں موندھ گیا۔۔۔



وہ اپنی وہیل چیئر گھسیٹتی کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔ سامنے ہی لگی تصویریں دیکھ وہ مسکرا اٹھی۔۔۔ اُس کا ولی خان ہمیشہ سے اُس کی مسکراہٹ کی وجہ بنا تھا۔۔۔ وہ اگر مرتی تھی اس پر تو بدلے میں وہ مرد اُس کی مسکراہٹ کی وجہ بھی تو تھا۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے وہیل چیئر چلاتی بستر پر موجود اُس وجود کی طرف بڑھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آج جانتی ہو میں کس سے ملی ہوں ___ رجا میر کے لہجے میں نفرت تھی ___ غصہ تھا ___

مقابل نے نا سمجھی سے اُس کی جانب دیکھا ___

میں از لان شاہ سے ملی ہوں ___ اُس کی بات سنتے ہی مقابل کی آنکھوں میں بھی نفرت جاگی ___

ہاں از لان شاہ ہمارا دشمن ___ ہمارے ولی خان کا دشمن ___ ہمارے تیمور کا مجرم ___ ہماری نور کا قاتل ___

رجا میر کی آنکھوں میں غصہ اور لہجے میں نفرت تھی ___

تم جانتی ہو آج اُس کی فیکٹری میں آگ لگ گئی ___ وہی فیکٹری جس کے بل پر وہ اتراتا پھرتا تھا ___ وہی فیکٹری جس کی بناء پر وہ شخص خود کو زمینی خدا سمجھ بیٹھا تھا ___ اُس فیکٹری کو آگ لگ گئی ___

بالکل ویسے ہی آگ لگی جیسے ہمارے ولی خان کے سپنوں کو آگ لگائی گئی ___، اُس کے ہوٹل کو جلایا گیا ___ وہ جو اُس کے خوابوں کی زمین تھا ___

Posted On Kitab Nagri

تم دیکھنا اُس کی بربادی کے دن تو اب شروع ہوئے ہیں ___ وہ تباہ ہو گا ___ اُس کی بیٹی کی صورت میں اُس کا کیا سامنے آئے گا ___

از لان شاہ کی بیٹی اُس کا کیا بھگتے گی ___

نہیں ___ ایسا کبھی نہیں ہو گا ___ رجا نے اس آواز ہر مُر کر دیکھا تو اُس کی نیلی آنکھوں میں چمک آگئی ___ وہی خاص چمک جو کبھی ولی خان کو دیکھتے اُس کی آنکھوں میں آتی تھی ___ ولی خان کو دیکھتے ان آنکھوں میں محبت اور عقیدت ہوا کرتی تھی جبکہ تیمور کو دیکھتے ان آنکھوں میں ممتا تھی ___

تیمور ولی خان اُس کی طرف بڑھا اور اس کے ہاتھوں کا بوسہ لیتا بیڈ کی جانب بڑھا اور بیڈ پر موجود اس ہستی کے ہاتھوں کا بوسہ لیتا آنکھوں سے لگایا ___
www.kitabnagri.com
بیڈ پر موجود وہ وجود رونے لگا تو رجا میر آگے بڑھی اُسے گلے سے لگایا ___

نہیں میری جان رونا بند کرو ___ ابھی تو اُس کا انجام شروع ہوا ہے ___

وہ مرے گا سسک سسک کے ___ اُسے ایک ایک آنسو کا حساب دینا ہو گا ___

Posted On Kitab Nagri

اُس کی بیٹی کی شکل میں اُس کا کیا سامنے آئے گا _____

نہیں مسز رجا خان ایسا کچھ نہیں ہوگا _____ تیمور نے ایک بار پھر سے اُن کو ٹوکا، _____

رجا نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا تو تیمور نے آگے بڑھ کر اُسے کندھوں سے پکڑا اور پھر نیچے بیٹھتے
اُس نے محبت سے اپنی ماما کے ہاتھوں کو تھام لیا _____

ماما جان _____ اینڈ مائی ڈیر آئی مسز رجا احمد خان ایک بات آپ دونوں کو بتا دوں از لان شاہ انجام بھگتے گا مگر بیٹی
کے روپ میں نہیں _____ میں ولی خان کا بیٹا ہوں اور میں عورت کو بطور انتقام استعمال کرنا حرام سمجھتا
ہوں _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بے بی ڈول اپنے باپ کا کیا نہیں بھگتے گی _____ از لان شاہ کو اُس کے کیے کی سزا اُس کے عبرتناک انجام کی
صورت میں ملے گی _____

ویسے بھی انا نیتہ شاہ کی ماں کے بہت احسان ہیں ہم پر ہمارے خاندان پر _____ اور میں ولی خان کا بیٹا ہوں اپنے
محسنوں کو نہ بھولنے والا _____

Posted On Kitab Nagri

مسز خان نے مسکرا کر اپنی تربیت کی طرف دیکھا _____ اُنکا تیمور _____ اُنکا غرور _____

وہ آگے بڑھتیں اُسے گلے سے لگاتی ہیں اور رجا میر اس خوبصورت منظر کو کیپچر کرتی ہے _____

رجا میر آگے بڑھتی مسز خان سے ملی اور پھر باہر کی طرف جانے لگی

وہ جیسے ہی باہر کی جانب جانے لگی تیمور ولی خان اُس کی وہیل چیئر پکڑے اُسے باہر لایا _____

آپ جانتی ہیں مسز رجا احمد _____ میں نے محبت کرنا بابا سے سیکھا ہے اور محبت کو نبھانا آپ سے سیکھا ہے _____

دُنیا میں کوئی بھی عورت رجا میر کی طرح نہیں ہو سکتی جس نے ولی خان کے عشق میں خود کو فنا کر دیا _____

رجا میر اُس کی طرف دیکھتی مسکرائی _____ اور پھر اتنا بولی _____

اوہ تو تیمور ولی خان بھی محبت کو مانتے ہیں _____

جی ہاں بالکل _____ تیمور ولی خان نے محبت کرنا اپنے بابا سے سیکھا ہے مسز خان _____

Posted On Kitab Nagri

اُف ایک تو تم مجھے بار بار مسز خان مت بولو _____ یہ تو صرف از لان شاہ کو گمراہ کرنے کا منصوبہ تھا _____ وہ
کھکھلا کر ہنسی اور پھر ہنستے ہنستے رونے لگی _____، تیمور آگے بڑھ کر اُسے حوصلہ دینے لگا _____

بس کر دیں آئی _____ پلیز _____ مت دیں خود کو تکلیف _____ آپ میری ہمت ہو _____ میرا سپورٹ سسٹم ہو
آپ _____

رجاء میر نے تیمور کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیا _____

مجھے تم پر فخر اس روز ہو گا جب تم از لان شاہ کو برباد کر کے میرے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرو گے _____ میں
وہی ہاروی شکست وہی دکھ اُس کی آنکھوں میں دیکھنا چاہتی ہوں جو اُس نے ولی خان سے اُس کی محبت اور اُس کی
بہن کو چھین کر اُسے دیا تھا _____
www.kitabnagri.com

رجاء میر کے نفرت انگیز لہجے میں کہی گئی بات نے تیمور کے ارادوں کو اور مضبوط کر دیا _____

(ماضی)

Posted On Kitab Nagri

انشراح آرٹ گیلری آئی تھی جب میر حاکم کے حکم پر ولی خان اُسے لینے آیا تھا _____

انشراح میر جو کہ پینٹنگز اینالائز کرنے میں مصروف تھی اپنے ساتھ کھڑی ٹین ایج لڑکیوں کے گروپ کو سرگوشیاں کرتے دیکھا تو اُن کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا _____،

سامنے ہی وہ شہزادہ اسکن کلر کی شلوار قمیض پر سیاہ چادر کندھوں پر ڈالے آنکھوں پر حسب عادت سیاہ گاگلز لگائے اپنی سحر انگیز شخصیت کے ساتھ ہال میں داخل ہوا _____ وہ آتا اور چھاجاتا والی پرسنالٹی کا مالک ولی خان اس گروپ کے ساتھ ساتھ پورے ہال کا مرکزِ نگاہ بنا ہوا تھا _____

انشراح میر کے اندر ایک جلن اور غصے کی لہر اُٹھی _____ مگر جلد ہی اُس نے قابو پا لیا _____ اُسے اب اس سب کی عادت ہو جانی چاہیے تھی مگر وہ بہت بے بس تھی _____ وہ ولی خان کو صرف خود تک محدود کرنا چاہتی تھی مگر وہ یہ بات بھول چکی تھی کہ ہم زبردستی کسی کو قید نہیں کر سکتے _____

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اگر ولی خان اس کا ہوا تو وہ صرف اس کا ہی ہو کر رہے گا وہ زبردستی ولی کو محدود نہیں کر سکتی تھی۔

شاید ہم لڑکیاں ایسی ہی ہوتی ہیں ہم جن سے محبت کرتی ہیں ہم چاہتی ہیں کہ وہ صرف ہم سے بات کرے۔
صرف ہم تک رہے۔ ہم یہ بھول جاتی ہیں کہ مقابل بھی ایک جیتا جاگتا، انسان ہے اُس کی بھی اپنی مرضی
ہوتی ہے۔ وہ چاہ کر بھی ہماری قید میں نہیں رہے گا ایک نہ ایک دن وہ ہماری اس قید سے ننگ آکر ہمیں تنہا
چھوڑ دے گا۔

Posted On Kitab Nagri

اُسے بہت پہلے کی نور خان کی یہ کہی بات یاد آئی تو اُس نے خود کو ڈپٹا ___ اور سب کو نظر انداز کرتی ولی خان کی طرف بڑھی ___ ،

ولی خان جو کہ لڑکیوں کی ہوٹنگ اور سرگوشیاں نظر انداز کرتا انشراح کو ڈھونڈنے میں مصروف تھا سامنے ہی اُس شہزادی کو دیکھتے ہی اُس کے ہارٹ نے ایک بیٹ مس کی ___ اور پھر بے بسی سے بالوں میں ہاتھ پھیرتا سر جھٹکتا اُسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا باہر چلا گیا ___



(حال)

تیمور ایسے کیوں ہیں؟ اُن کا ماضی کیا تھا؟؟ انا نیتہ شاہ آج پھر حمزہ احمد کے سامنے بیٹھی سر اپا سوال تھی ___ وہ آج کچھ بہتر ہوئی تو موقع ملتے ہی اس کے آفس آئی تھی ___ اس واقعے کے بعد انا نیتہ کو اب از لان سے بھی ہمدردی نہ رہی تھی ___ وہ اُس سے بھی بیزار ہو چکی تھی اور اب وہ جلد از جلد تیمور کی زندگی میں شامل ہونا چاہتی تھی

Posted On Kitab Nagri

فضول سوالات کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو انا نیتہ شاہ _____ تیمور سرکوزرا بھی بھنک ہوئی تو وہ آپ کے ساتھ ساتھ مجھے بھی غائب کرنے میں پانچ سیکنڈ نہیں لگائیں گے _____ انہیں یہ سب پسند نہیں ہے _____

کیا پسند نہیں ہے تیمور کو؟ انا نیتہ نے سوال کیا _____

حمزہ جو بغور اُسے دیکھ رہا تھا تھک کر سرکری کی پشت پر گر آیا _____

تیمور سرکو یہ بات پسند نہیں کہ کوئی اُن کے ماضی کے بارے میں ڈسکس کرے _____

اگر تیمور کو پسند نہیں تو مجھے تو پسند ہے ناں _____ اور میں خان کا ماضی پتا کروا کے رہوں گی _____ کیوں کہ مجھے خان کی ذات سے جنون کی حد تک عشق ہے اور جن سے عشق کیا جاتا ہے ان کے بارے میں سب کچھ جاننا پڑتا ہے _____

www.kitabnagri.com

آپ تیمور سرکے بارے میں کچھ بھی نہیں جان سکتی _____ وہ ایک پراسرار مسکراہٹ لئے بولا _____

مطلب؟؟؟؟ انا نیتہ شاہ نے حمزہ کو نا سمجھی سے دیکھا _____

Posted On Kitab Nagri

مطلب یہ کہ تیمور سر کے بہت سے تعلقات ہیں ___ اگر آپ ان کے بارے میں کچھ بھی جاننے کی کوشش کریں گی تو یہ بات تیمور سر تک پہلے پہنچے گی ___ کیا آپ ان کا شدید رد عمل دیکھنا چاہتی ہیں ___ حمزہ نے اسے ڈرانے کی بھرپور کوشش کی ___

ہاں میں اُس کا رد عمل دیکھنا چاہتی ہوں ___ انا نیتہ شاہ نے ایک جلی کٹی مسکراہٹ اچھالی ___

حمزہ احمد پر ادراک ہوا کہ بظاہر سیدھی نظر آنے والی تیمور ولی خان کی یہ بے بی ڈول ایک شاطر دماغ رکھتی ہے ___ آخر کیوں نہ ہو ازلان شاہ کی جو بیٹی ہے ___ یہ سوچ آتے ہی حمزہ احمد غصیلی نظروں سے انا نیتہ کو گھورنے لگا ___ اس کا دل چاہا وہ اس چھٹانک بھر کی لڑکی کو اٹھا کر باہر پھینک دے مگر پھر تیمور ولی خان کے ہاتھوں اپنی متوقع چھترول سوچ کر ہی اس نے بے بسی سے سر ٹیبل پر گرالیا ___

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

(ماضی)

سنا ہے لوگ کہتے ہیں
تعلق ٹوٹ جائے تو
وہ یکسر ٹوٹ جاتا ہے

Posted On Kitab Nagri



تو پھر ہم دیکھتے کیوں ہیں
کسی کی سبز لائیٹ کو
کسی واٹس ایپ سٹیٹس کو
کسی کی ٹائم لائن پر
کیوں ہم سرچ کرتے ہیں
کہ شاید ایک پوسٹ پر
کسی نے اُس سے پوچھا ہو
تمہارا تھا کوئی پہلے
تو شاید بے خودی میں
اُس نے میرا نام لکھا ہو۔۔
کوئی اک شعر ایسا ہو
پروفائل کے بائیو پر
جدائی پہ جو لکھا ہو۔
اسے کاپی کرو گے تم
بہت مطلب نکالو گے
اُسی کی ٹائم لائن پر
بہت ہی بے بسی سے پھر

Posted On Kitab Nagri



انا کو توڑ آتے ہو
وہاں اک لائیک کی صورت
کسی کمنٹ کی صورت
تم خود کو چھوڑ آتے ہو
یا اُس کی نئی پوسٹ پر
کسی سے پاگلوں جیسے
یو نہی پھر بحث کر لینا
کہ تمہارا نام مسلسل اسے
نوٹیفکیشن میں نظر آئے
تو تم اس کو یاد آؤ گے
شاید آ بھی جاؤ گے
تو کیا رپلائی آئے گا۔
کہ جب ترکِ تعلق ہے
تو کیوں پھر دوسروں سے
اس کی خیریت معلوم کرتے ہو
تو کیوں اس کی ہر اک ڈی پی کو
جا کے زوم کرتے ہو

Posted On Kitab Nagri



پھر اس کی،
ہر اک پکچر پہ
یوں ہالے کی صورت میں
کبھی انگلی گھماتے ہو
تو پھر کیوں اس کی تصویروں کو
اپنا دکھ سنا تے ہیں
کبھی اس کی سٹوری پر
سٹیکر بھیجنا کوئی
کبھی اس کے سٹیٹس پر
"بہت ہی خوب" لکھ دینا
تو پھر کیوں رات کو اکثر
کسی گڈ نائٹ پوسٹ پر
اسی کو ٹیگ کرتے ہو
اور سونے سے ذرا پہلے
پرانی چیٹ پڑھتے ہو
کیوں بے چین ہوتے ہو
تم ایکٹو ناؤ کے لفظوں پر

Posted On Kitab Nagri

بڑے بے تاب ہوتے ہو
وہ اب تک آن لائن ہے
تو پھر کیوں لوگ کہتے ہیں
تعلق ٹوٹ جائے تو
وہ یکسر ٹوٹ جاتا ہے
مگر ایسا نہیں ہوتا
تعلق ٹوٹ بھی جائے
ذرا سا پھر بھی رہتا ہے
ذرا سا پھر بھی رہتا ہے



آج بھی از لان شاہ کا وہی نمبر ایکٹو دیکھ کتنی ہی دیر نور خان موبائل ہاتھ میں لیے اسے گھورتی رہی _____ وہ چاہ کر
بھی از لان شاہ سے بات نہ کر سکی _____
www.kitabnagri.com

اُسے از لان شاہ کی بدلتی ترجیحات نے پچھتاوے کی اتھاہ گہرائیوں میں پہنچا دیا تھا _____ وہ جانتی تھی کہ ان سب
کی قصور وار وہ خود ہے مگر پھر بھی دل میں کہیں نہ کہیں ایک اُمید ضرور تھی جو کہ ٹوٹ چکی تھی _____

Posted On Kitab Nagri

نور خان کی رات پھر سے جاگتے گزرنے والی تھی۔ وہ دور کہیں ماضی کی خوبصورت یادوں میں کھو چکی تھی۔



ولی خان، انشراح کو لے کر گھر پہنچا۔

اگلی صبح انشراح میر نماز کے بعد اُس کا انتظار کرنے لگی۔
ولی خان جیسے ہی نماز پڑھ کر آیا تو انشراح کو لان میں دیکھ حیران ہوا اُس کی طرف بڑھا۔

”نشاء جی ٹھنڈ ہے بہت۔ آپ اندر جائیں۔“

اس نے نشاء سے کہا۔ نشاء نے ایک نظر اُسے دیکھا اور پھر ہاتھوں کو ملنے لگی۔ ٹھنڈ کے باعث اسکے ہاتھ
تخن پڑ رہے تھے۔ آج ولی نے گلاسز نہیں لگائی تھی تبھی انشراح میر کے لئے اُس سے نظر ملانا مشکل ہو رہا تھا

”کچھ کہنا ہے بی بی۔۔؟“

اس نے نرمی سے کہا تو انشراح سے خود کو روکنا مشکل ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

ولی آپ سے ایک بات پوچھوں ___ انشراح نے استفسار کیا ___

جی ضرور پوچھیں ___ ولی خان نے ادب سے جواب دیا ___

”ولی۔۔ آپ اس دنیا میں سب سے زیادہ محبت کس سے کرتے ہیں۔۔؟“

ولی کے لئے یہ سوال غیر متوقع تھا ___ وہ دل ہی دل میں خود کی دھڑکنوں پر قابو پاتا گہرا سانس لیتا بولا ___

”میر سائیں سے ___

”پھر۔۔؟“ اسکا دل دھڑک رہا تھا۔ بہت زور زور سے۔ مگر وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی۔۔

”پھر۔۔“

ولی مسکرایا۔۔

آپ اچھے سے جانتی ہیں ___

”نور خان سے“

Posted On Kitab Nagri

نشاء کا دل دھڑک رہا تھا ___ ولی ایسے ہی نظریں آسمان پر ٹکائے تھا ___

”پھر۔۔؟“

”پھر ___

اس نے گہرا سانس لیا اور نظریں اٹھائی۔۔ اس نظر میں ہر سوال کا جواب تھا ___

انشراح کو لگا کہ وہ کبھی سانس نہیں لے پائے گی ___

ان آنکھوں میں ٹوٹے خوابوں کی کرچیاں تھیں ___ ان آنکھوں میں انتہا کا کرب تھا ___ اس کا دل کانپا۔۔

”پھر محبت کرنا میری اوقات سے باہر ہے بی بی۔۔“

اور یہ تھا وہ جواب جو اس نے اپنی نظروں کے برعکس دیا تھا۔۔ حقیقی جواب۔۔ کڑوا جواب۔۔ تلخ جواب۔۔ اس معاشرے کا جواب... سٹیٹس ڈفرنس....

Posted On Kitab Nagri

”کیا کوئی اور راستہ نہیں ہے ولی۔۔؟“

اسکی آنکھوں میں پانی چمکنے لگا تو ولی کو لگا وہ خود کو کبھی معاف نہیں کر پائے گا۔

”کوئی راستہ نہیں ہے نشاء بی بی۔ آپ ابھی سے خود کو قابو کر لیں بعد میں بہت دیر ہو جائے گی۔ آپ کا اور میرا کوئی جوڑ نہیں ہے۔ ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے نہیں بنے۔ آپ سونا ہو میں جلتا کوئلہ۔ آپ چاند ہو اور میں خاک۔ آپ میری دسترس سے باہر ہیں۔ میں کبھی خواب میں بھی آپ کا ساتھ نہیں مانگ سکتا۔“

وہ بہت نرمی سے بول رہا تھا۔۔ اس کے ساتھ سخت ہونا اسے شاید آتا ہی نہیں تھا۔

www.kitabnagri.com

مجھے لگتا ہے آپ نے مجھے سمجھانے میں دیر کر دی۔ مجھے لگتا ہے کہ اب میرا دل کبھی نہیں سمجھے گا۔ میں محبت میں دولت اور رتبے کے فرق کو نہیں مانتی۔ انشراح میر کے قابل ولی خان کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔

وہ خود پر قابو پاتی وہاں سے بھاگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکے جاتے ہی ولی نے پاس رکھی چیئر کی پشت سے تھک کر سر ٹکایا اور یاسیت سے آسمان کی طرف دیکھے گیا۔
اسکا دل اندھیروں میں ڈوب کر اُبھرنے لگا تھا۔



(حال)

انائیتہ شاہ آج مسز خان سے ملنے "خان ولا" آئی تھی۔ وہ مسز خان کی پرانی ملازمہ کے ساتھ کچن میں بیٹھی
انہیں کرید رہی تھی۔

ماما کے ماضی میں ایسا کیا ہوا جو وہ لوگوں کے ہجوم سے دور بھاگتی ہیں۔؟؟ ایسی کیا وجہ ہے کیا حادثہ ہوا جس
نے ان سے قوت گویائی سلب کر لی۔

انائیتہ شاہ سراپا سوال بنی دائی ماں سے پوچھ رہی تھی۔ یہ ان کی پرانی ملازمہ تھیں اور قابل اعتبار ہونے کی وجہ
سے وہ ان کے ساتھ ہی رہتی تھیں۔

آپ یہ سوال اپنی ماما سے مت پوچھنا بیٹا۔ انہوں نے التجا کی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر کیوں؟؟ انا نیتہ شاہ نے سوال کیا۔۔۔ وہ کسی طرح خان کا ماضی جاننا چاہتی تھی۔۔۔

کیونکہ انسان کافی عرصہ سے خود پر کچھ دروازے بند کر چکا ہوتا ہے۔۔۔ اب جب کوئی دوسرا ان دروازوں کو کھولنے کی کوشش کرے گا تو وہ کبھی بھی خیر کی خبر نہیں لائے گا۔۔۔

انا نیتہ ان کی بات پر غور کرتی سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔۔۔ اب اُس کی منزل وہ کمرہ تھا جہاں جانے کی کسی کو اجازت نہ تھی۔۔۔ انا نیتہ شاہ کے لئے وہ کمرہ بہت پر اسرار تھا۔۔۔

یاد رکھنا انا نیتہ شاہ ان بند دروازوں کے پیچھے اکثر

بھیانک راز ہوتے ہیں جن کا جاننا فقط تباہی لاتا ہے۔۔۔

www.kitabnagri.com

انا نیتہ شاہ کتنی ہی دیر ان کے چہرے کو دیکھتی رہی۔۔۔

اُسے ہر حال میں تیمور کی زندگی کے بارے میں جاننا تھا۔۔۔ اسے تیمور کی زندگی سے نہیں اُس کے ساتھ سے

دلچسپی تھی۔۔۔ اس لئے اسے کھنگالنا اس کی مجبوری تھی۔۔۔ وہ تیمور کی زندگی سے ہر تکلیف ختم کرنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر وہ بے بس تھی۔۔۔

(حال)

Posted On Kitab Nagri

مجھے چھوڑ دو پلیز ___ مجھے جانے دو ___ مجھے میرے بابا کے پاس جانا ہے ___ پلیز مجھے معاف کر دو ___ میں تمہاری زندگی سے بہت دور چلا جاؤں گا ___

وہ 9 سالہ بچہ اُس شخص سے التجا کر رہا تھا ___ سامنے ہی اس خوفناک کُتے کی للچائی نظریں اُس بچے کو مزید وحشت زدہ کر رہی تھیں ___

ہاہا ہاہا ___ فکر مت کرو بچے ___ میں تمہیں تمہارے بابا کے پاس ہی بھیجوں گا ___ ہاہا ہاہا ___ اُس شخص کی مکروہ ہنسی نے اُس بچے کو مزید خوفزدہ کر دیا تھا ___

اُس نے اپنے پالتو کو اشارہ کیا ___ جس نے اُس کتے کی رسی کھولی ___ وہ کتابھاگتا ہوا اس 9 سالہ بچے پر لپٹا ___ اس بچے کی چیخیں اور اس شخص کے قہقہے نے ماحول کو خوفزدہ کر دیا تھا ___

تیمور ولی خان نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں اُس کی سانسیں پھول چکی تھیں ___ اس واقعے کو 20 سال ہو چکے تھے مگر آج بھی وہ واقعہ اس کے ذہن پر نقش تھا ___ وہ آج بھی وہ سب یاد کرتے خوفزدہ ہو جایا کرتا تھا ___

وہ کتنی ہی دیر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتا رہا جب حمزہ احمد اس کے کمرے میں ناک کر تا داخل ہوا ___

Posted On Kitab Nagri

تیمور ولی خان جو کہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا ___ حمزہ کو ایک نظر دیکھتے ہی پاس پڑے جگ سے پانی کا گلاس، بھرتے منہ سے لگایا ___ پانی پینے کے بعد وہ حمزہ کی طرف متوجہ ہوا ___

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

www.kitabnagri.com
knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

بے بی ڈول میرا ماضی جاننا چاہتی ہے؟؟

اُس نے سوال کیا۔ اس کا لہجہ نارمل تھا۔ نہ غصہ نہ ہی نفرت۔ کچھ بھی نہیں تھا اس کے لہجے میں۔

جی سر۔ وہ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر میرے پاس آئی تھیں۔ اتفاقاً وہ مجھ سے پوچھنے لگیں۔

حمزہ نے بات بدلی۔

کچھ بھی اتفاقاً نہیں ہوتا حمزہ۔ اتفاق نام کی کوئی چیز اس دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ سب کچھ پری پلینڈ ہوتا ہے۔ سب کچھ پہلے سے طے کیا جاتا ہے۔ جسے بعد میں اتفاق کا نام دے کر مقابل کو مس گائیڈ کیا جاتا ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تیمور نے حمزہ کی طرف کھوجتی نظروں سے دیکھا۔ اس کے انداز پر ہی حمزہ تھوک نگلتا بولا۔

سر آپ بے فکر رہیں۔ میں اُن کو روکنے کی کوشش کروں گا۔
اس نے یقین دہانی دلانے کی کوشش کی۔

Posted On Kitab Nagri

جب تک تم اسے سمجھاؤ گے تب تک بہتر یہی ہے کہ اس کو اس معاملے سے دور رکھو۔
تیمور نے وارن کرتے حمزہ کو کہا۔

سر کیا بہتر نہیں کہ آپ سب کچھ بھول جائیں۔۔۔ حمزہ نے آج پھر کئی بار کی کہی ہوئی بات دہرائی۔۔۔

نہیں حمزہ۔۔۔ میرے اپنے قبر میں آج بھی انصاف کے لئے سسک رہے ہیں۔۔۔ میری ماما آج بھی میرے بابا کے انتظار میں بیٹھی ہیں۔۔۔ تم جانتے ہو مجھے اس حادثے میں اگر بچایا گیا تو فقط ایک مقصد کے لئے۔۔۔ اور میرا مقصد صرف انتقام لینا ہے۔۔۔ از لان شاہ سے انتقام۔۔۔ جس نے میری فیملی کو خاص طور پر میری ماما کو برباد کر دیا۔۔۔ جس نے میرے بابا کو ہم سے الگ کر دیا۔۔۔ جانتے ہو میں نے جب سے ہوش سنبھالا تھا ماما کو بابا سے ناراض دیکھا۔۔۔ بابا نے بھی کبھی ماما کو منانے کی کوشش نہیں کی۔۔۔ پھر ایک دن بابا ہم سب سے ناراض ہو کر چلے گئے۔۔۔ اُن کی زندگی کا محور تو شاید اُن کی نور تھی جس کے جانے کے بعد بابا نے بھی دنیاوی رشتوں سے منہ موڑ لیا۔۔۔

مجھے آج بھی یاد ہے میرا بچپن عام بچوں کی طرح نہیں تھا۔ میرا بچپن تو ازلان شاہ نے چھین لیا۔

میری پھپھو ماما _____ میری ماما _____ میری آنی _____ میرے چاچا _____ میرے بابا ہم سب کا مجرم ہے از لان
شاہ اور اُس کا پالتو کتا آزر شاہ _____

Posted On Kitab Nagri

آز شاہ کا نام سنتے ہی حمزہ احمد کی پیشانی پر بل پڑے _____

آز شاہ میرا شکار ہے تیمور ولی خان _____ اور اُس کا شکاری صرف میں بنوں گا حمزہ احمد خان _____

وہ مرے گا میرے ہاتھوں سسک سسک کے _____ حمزہ نے نفرت سے کہا _____

نہیں حمزہ _____ تم اپنے ہاتھ اُس کے گندے خون سے نہیں رنگو گے _____ میں نہیں چاہتا کہ میرے ساتھ
ساتھ تمہیں بھی جیل ہو _____ میرے بعد میرا سب کچھ تم نے سنبھالنا ہے _____ میری بے بی ڈول کو
بھی _____

Kitab Nagri

تیمور ولی خان نے ایک ایک لفظ مضبوط لہجے میں کہا تو حمزہ احمد چونک اٹھا _____

کیا؟؟؟ ہر گز نہیں _____ میں اور تمہاری بے بی ڈول کو سنبھالوں گا _____ اپو سیبل مین _____ مجھے تو وہ لڑکی
تمہارے ساتھ بھی ایک آنکھ نہیں بھاتی _____

کیوں؟؟؟ تیمور نے یکدم اُس کی بات کاٹی _____

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ وہ از لان شاہ کی بیٹی ہے _____ حمزہ احمد نے متفر لہجے میں کہا _____

از لان شاہ کی بیٹی _____ وہ فقط از لان شاہ کی بیٹی نہیں ہے مسز شاہ کی بیٹی بھی ہے _____ اور یہی اُس کا پلس
پوائنٹ ہے _____ تیمور ولی خان کے لہجے میں محبت عقیدت تھی مسز شاہ کے لئے

واٹ اپور _____ حمزہ احمد سر جھٹکتا کمرے سے چلا گیا _____

اور تیمور ولی خان بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سامنے لگی اپنے بابا کی تصویر کو نہارنے لگا _____



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



(ماضی)

آؤ ولی میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا _____

ولی خان ڈارک بلیو شلوار قمیض میں ملبوس آنکھوں پر براؤن گلاسز لگائے پاؤں میں پشاور چیل پہنے، سیاہ چادر
کو کندھوں پر ڈالے سٹڈی روم میں داخل ہوا جہاں میر حاکم کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھے _____

Posted On Kitab Nagri

وہ ولی کو دیکھتے ہی کتاب بند کرتے اس سے مخاطب ہوئے ___ ولی خان آگے بڑھا اور ان کے ہاتھوں کا بوسہ
لیا ___

جی میر سائیں حکم فرمائیں ___ ولی تابعداری سے بولا

بوسہ لینے کے بعد وہ ان کے اشارہ کرنے پر سامنے ہی صوفے پر براجمان ہوا ___ نگاہیں جھکائے اس کا سارا
دھیان میر حاکم کی طرف تھا ___

آج انشراح کے لئے واصف شاہ اپنے بیٹے ازلاں شاہ کا رشتہ لے کر آئے ہیں ___

وہ جو نظریں جھکائے بیٹھا تھا چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگا ___ اس کی رگوں میں چلتے خون کی گردش تیز
ہو گئی ___ اُسے محسوس ہوا گویا کسی نے اس کے کانوں میں جلتے انگارے ڈالے ہوں ___

بس نور اور نشاء کے فرض سے آزاد ہو جاؤں تو سکون سے مر سکوں گا ___

Posted On Kitab Nagri

میر حاکم ولی کی حالت سے انجان مستقبل کی پلاننگ کر رہے تھے جبکہ پاس بیٹھا ولی خان ضبط کی انتہاؤں کو چھو رہا تھا۔

انہوں نے ولی کی طرف دیکھا اور اُمید بھری نظروں سے اُسے دیکھ مخاطب ہوئے۔

ولی تم انشراح کو مناؤ گے اس شادی کے لئے۔

میں؟؟؟ ولی خان نے یک لفظی سوال کیا۔ اُس میں مزید بولنے کی ہمت نہ تھی۔

ہاں تم۔۔۔ فقط تم۔۔۔ کیونکہ انشراح صرف تمہاری بات سُنے گی ولی۔۔۔ اور تم ہی اُسے شادی کے لئے مناؤ گے۔۔۔ میر حاکم نے گویا حکم دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کمال کا ضبط تھا ولی خان کا۔۔۔ اُسے خود پر ہنسی آئی۔ وہ کیسے بھول گیا اس کی قسمت تو اسے دغا دیتی آئی ہے۔۔۔ مگر کیا اتنی ظالم بھی ہو سکتی ولی خان کی قسمت؟؟ یہ تو اس نے سوچا نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی قسمت اتنی ظالم اور سفاک تھی کہ اسے اپنی ہی محبت کو کسی اور کے حوالے کرنا تھا۔ ستم تو یہ تھا کہ اسے اپنے محبوب کو خوشی سے اپنی رضا سے کسی اور کے حوالے کرنا تھا۔ اُسے اپنے محبوب کو مجبور کرنا تھا کہ وہ کسی اور کی سیج سجائے۔

ولی خان اپنی قسمت کی اس ستم ظریفی پر مسکرایا۔ بھلا قسمت سے بھی کوئی جیتا ہے آج تک۔

آپ بے فکر رہیں میر سائیں میں سب کچھ سنبھال لوں گا۔ وہ ان سے کہتا صوفے سے اٹھا اور بنا پیچھے دیکھے سٹڈی روم سے باہر نکلا اور سیڑھیوں سے اترتا ہوا باہر کی طرف جانے لگا جب وہ اُسے سیڑھیوں پر چڑھتی اوپر کی جانب آتی نظر آئی۔

ایک پل کو ولی کے قدم رُکے تھے۔ بس ایک پل لگا تھا ولی خان کو۔ وہ رکا اور پھر اسے نظر انداز کرتا وہاں سے غصے سے نکلا۔

www.kitabnagri.com

انشراح میر کتنی ہی دیر اسے دیکھتی رہی۔

ان کو کیا ہوا؟ یہ اتنے غصے میں کیوں تھے؟؟؟ انشراح سوچتی ہوئی کمرے کی طرف بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

ولی خان باہر پورچ میں آیا اور گاڑی میں بیٹھا اتنی تیزی سے گاڑی ریورس کی کہ کسی کو بھی اسکے غصے کا اندازہ ہو جاتا۔

ولی خان سٹیئرنگ ہر ہاتھ جمائے سپاٹ چہرہ لیے کتنی ہی دیر خاموش بیٹھا رہا۔ وہ نارمل نہیں لگ رہا تھا۔

ہاں ولی خان اب نارمل نہیں رہا تھا۔



(حال)

انانیتہ آج پھر اپنے مشن پر نکل آئی تھی۔ آج اُس کا مقصد تیمور کے آفس کے سب سے پرانے ممبر سے تفتیش کرنے کا تھا۔ مگر وہاں سے ناکامی کے بعد وہ "خان ولا" پہنچی۔ اور مسز خان کے کمرے کو غور و فکر سے دیکھنے لگی۔

آج بھی اس کا مرکزِ نگاہ تصویر میں موجود وہ خوب و مرد تھا۔ اس کے لئے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ کون زیادہ خوبصورت تھا۔ تیمور ولی خان یا تصویر میں موجود وہ شخص۔

Posted On Kitab Nagri

آخر کار وہ ایک نتیجے پر پہنچی۔

اس کا خان اور تصویر میں موجود شخص ایک دوسرے کا عکس تھے۔ فرق صرف یہ تھا کہ ولی خان اپنی آنکھوں کو گلاسز کے نیچے چھپا کر رکھتا تھا جبکہ تیمور ولی خان اس تکلف سے آزاد تھا۔ وہ اپنی آنکھوں کے تیر چلانے سے بالکل بھی دریغ نہ کرتا تھا۔ ولی خان بیشتر اوقات شلوار قمیض اور کندھے پر چادر ڈالنے کا عادی تھا جبکہ تیمور ولی خان شلوار قمیض پر گلے کے گرد مفرل لپیٹتا تھا۔ یا پھر جینز اور ٹی شرٹ اُس کا فیورٹ ڈریس تھی۔

اب اس کی نظر بیڈ پر لیٹی دنیا جہاں سے بے خبر مسز خان پر پڑی تو اُس کا دل ان کے دکھ پر کٹنے لگا۔

کتنی خوبصورت عورت تھی یہ۔ اُس کی ماما سے بھی زیادہ حسین۔ مگر اس حسین عورت کی زندگی کے دُکھ۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ دکھی دل کے ساتھ اٹھتی تیمور کے کمرے کے ساتھ موجود اس پر اسرار کمرے کی طرف بڑھی۔

آج تو اس کمرے میں جا کر دیکھوں گی اندر کیا ہے۔ ایک شرارتی مسکراہٹ اُس کے ہونٹوں پر بکھری۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے جیسے ہی ڈور اوپن کرنے کی کوشش کی اُسے لاک دیکھ کر خوب بد مزہ ہوئی۔ اور منہ چڑاتی پیچھے کو
مڑی جب عین اس کے پیچھے تیمور ولی خان کو دیکھ کر اس کا سانس اوپر نیچے ہونے لگا۔

انائیتہ شاہ کو لگا گویا کسی نے اس کی سانسیں کھینچ لی ہوں۔ وہ خود کو تیمور ولی خان کے عتاب کا نشانہ بننے کا سوچتے
ہی پریشان ہوئی۔ اور بے اختیار رونے لگی۔

تیمور ولی خان نے جیسے ہی انائیتہ کو اپنے سامنے نظریں جھکائے آنسو بہاتے دیکھا وہ بے اختیار آگے بڑھا۔

Hey my Baby Doll

اُس نے آگے بڑھتے انائیتہ شاہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔ انائیتہ نے نظر اٹھا کر
دیکھا۔ نیلی آنکھیں گہری سیاہ آنکھوں سے ٹکرائیں۔
www.kitabnagri.com

What happened??

تیمور نے سوال کیا۔

Why are you crying baby??

Posted On Kitab Nagri

اُس کی انتہا درجہ کیٹر پر انا نیتہ شاہ اور زیادہ رونے لگی۔ وہ اس کے سینے سے لگی آنسو بہانے لگی۔۔

Hey Stop crying__ who made you cry??

تیمور ولی خان نے سوال کیا۔ انا نیتہ شاہ نے اپنا سر اس کے سینے سے اٹھایا اور لال چہرہ لیے اس سے اپنا آپ
چھڑوانے لگی۔ تیمور کسی صورت اسے چھوڑنے کو تیار نہ تھا۔ جس پر انا نیتہ شاہ نے اسے کالر سے پکڑ کر اپنی
طرف جھکایا اور بولی

You you made me Cry

"Everybody saying that if I tried to enter in your past you will treat me badly"

انانیتہ شاہ کے اس انداز پر تیمور ولی خان مسکرایا۔ ہاں یہ سچ تھا انانیتہ شاہ اسے دیکھ کر ڈر گئی تھی۔

No baby Doll, I can't hurt you you are very special to me

Posted On Kitab Nagri

تیمور نے آگے بڑھ کر اُسے گلے لگایا۔ کتنی ہی دیر وہ دونوں ایک دوسرے میں گم دنیا جہاں سے بے خبر سٹل پوزیشن میں تھے جب تیمور نے دھیرے سے انا کے کان میں سرگوشی کی

__ "Baby Doll" تیمور نے سرگوشی کے انداز میں کہا

ہممممم __ انا نیتہ شاہ جوان خوبصورت لمحوں کی قید میں تھی اس سے اتنا ہی بول سکی __

"ایک بات یاد رکھنا کچھ بھی ہو جائے تیمور ولی خان اپنی بے بی ڈول کو اذیت نہیں دے سکتا" تم جانتی ہو میرے بابا نے مجھے عورت ذات کی عزت کرنا سکھایا ہے __ اور میں میرے بابا کے کسی بھی حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتا اور تم __ بے بی ڈول تم تو بہت خاص ہو میری ماما کے لئے __

جانے کیا تھا تیمور کے لہجے میں جس نے انا نیتہ شاہ کو اس کی طرف دیکھنے پر مجبور کیا __

انا نیتہ شاہ کی نیلی آنکھیں تیمور کے چہرے کا طواف کرنے لگیں __

Posted On Kitab Nagri

اور وہ بے اختیار تیمور کے لبوں پر اپنے لب رکھے ان کو سیراب کرنے لگی۔ تیمور ولی خان نے اُسے پیچھے کرنے کی کوشش کی جس پر انانیتہ شاہ نے اپنی ہمت مجتمع کرتے اُسے دیوار کے ساتھ کھڑا کیا۔ اور اس کے چہرے کا بوسہ لیا۔

اب انانیتہ شاہ کے ہاتھوں کی انگلیاں تیمور کی شرٹ کے بٹن کے ساتھ چھیڑ خانی میں مصروف تھے جب تیمور نے اُسے کمر سے پکڑ کر اپنی بانہوں میں اٹھالیا۔

انانیتہ شاہ نے اپنی ٹانگوں کو تیمور کی کمر کے گرد باندھا اور دونوں ہاتھوں سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتی اس کے چہرے پر جھکی جب تیمور نے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا۔ اور وہ اسے اٹھائے یو نہی اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

آج انانیتہ شاہ پر جنون سوار تھا وہ کسی نہ کسی طرح تیمور کے قریب آنا چاہتی تھی۔ اس نے خود کو تیمور کے حوالے کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



تیمور ولی خان نے انانیتہ کو کمرے میں لاتے ہی بیڈ پر لٹایا۔ اور اب وہ اس کے دلکش سراپے کو غور و فکر سے دیکھنے لگا۔ انانیتہ کی دھڑکن تیز ہو چکی تھی، اس کے تنگ لباس میں اس کے جسم کے نشیب و فراز عیاں تھے۔

Posted On Kitab Nagri

تیمور ولی خان اپنے ایک ہاتھ سے اس کا جسم سہلار ہاتھ دوسرے ہاتھ سے اس نے اپنی شرٹ اوپن کی __

انا نیتہ شاہ سرخ آنکھیں لیے اسے دیکھنے لگی آنے والے وقت کا سوچتے ہی ایک شرکیں مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو کر گزری __

تیمور ولی خان نے خود کو شرٹ سے آزاد کیا __ اور اب اس کے اوپر آکر اس کے چہرے پر جھکا __

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

انائیتہ شاہ آنکھیں سختی سے میچے ہوئے تھی جب اس نے تیمور ولی خان کے ہونٹوں کا لمس اپنی پیشانی پر محسوس کیا۔

تیمور ولی خان اسے بوسہ دیتے اس کے کانوں کے پاس سرگوشی کرتا اٹھا۔

بے بی ڈول تمہاری بانہوں کے حصار میں اتنا سکون ہے کہ میں اپنی 29 سالہ زندگی کے ہر دکھ ہر تکلیف کو بھول گیا۔ مگر میں اپنے اس سکون کے لئے تمہاری عزت پامال نہیں کر سکتا۔

انائیتہ شاہ اس کی سحر انگیز آواز سنتے ہی اُسے دیوانوں کی طرح دیکھتی رہی۔
اُسے آج اپنی محبت پر رشک آیا تھا اُسے اپنے انتخاب پر فخر ہوا تھا،



(حال)

Posted On Kitab Nagri

انا بیتہ شاہ یو نہی بیڈ پر لی ٹی تیمور کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ تیمور کچھ دیر پہلے ہی کمرے سے باہر نکلا تھا

وہ ساتھ والے کمرے میں جاتے ہی اپنی سانسوں کو نارمل کرنے لگا۔

واٹ دابلڈی شٹ اٹ تیمور ولی خان _____ یوڈیم اٹ _____ یہ کیا کر رہے تھے تم _____ بنا کسی تعلق کے بنا کسی
رشتے کے تم اُس لڑکی کے ساتھ _____ اُففف لعنت ہو تم پر تیمور _____

وہ خود کو کونسا اپنے کمرے کی ہر چیز درہم برہم کرنے لگا

تیمور ولی خان تم عزتوں کے امین ولی خان کے بیٹے ہو اور اتنی گندی حرکت اُس نے زور سے اپنا پاؤں
الماری کو مارا تو الماری کا پٹ لوز ہونے کی وجہ سے کھلا

جو نہی تیمور اُس پٹ کو بند کرنے کے لئے آگے بڑھا اُس کی نظر ایک فائل پر پڑی اُس نے چونکتے ہوئے وہ فائل اُٹھائی اور سامنے ہی کچھ پیپرز پر نظر پڑتے اور ایک تصویر پر نظر پڑتے ہی اُس کے لبوں پر مسکراہٹ چھائی۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر بعد ملازمہ دستک دیتی کمرے کے دروازے کے پاس کھڑی ہوئی۔

کون؟؟؟ انا نے سوال کیا۔

بی بی جی نیچے ڈرائیور آپ کا انتظار کر رہا ہے۔ باہر سے ہی اُسے ڈرائیور کے آنے کا بتا کر چلی گئی۔

اوکے۔ انا نے یک لفظی جواب دیا۔

انا ئیتہ خود کو نارمل کرتی کمرے سے نکلی۔ اور ڈرائیور کی طرف چل نکلی۔

ابھی وہ گاڑی کے پاس ہی پہنچی تھی کہ اُسے اپنی کمر پر کسی کے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا۔

www.kitabnagri.com

وہ اس لمس کو پہچاننے میں غلطی نہ کر سکتی تھی وہ اس کے خان کا لمس تھا۔ اُس نے نظریں اٹھا کر جب دیکھا تو خان اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

تیمور ولی خان انا ئیتہ کے چہرے پر نظریں ٹکائے ڈرائیور سے مخاطب ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

میں چھوڑ آؤں گا انہیں تم گاڑی لے کر میرے پیچھے آؤ۔
تیمور کا حکم ملتے ہی ڈرائیور نے سر تسلیم خم کیا۔

تیمور یونہی انا نیتہ شاہ کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنی گاڑی تک لے کر گیا۔ گاڑی کے پاس پہنچتے ہی اس نے ایک ہاتھ سے ڈور اوپن کیا اور انا نیتہ کی کمر سے ہاتھ نکالے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ انا نیتہ گاڑی میں بیٹھی اور تیمور دروازہ بند کر تا گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔

تیمور زن سے گاڑی شاہ والا کی طرف لے جانے لگا وہ ایک ہاتھ سے ڈرائیونگ کر رہا تھا دوسرے ہاتھ سے انا نیتہ شاہ کے ہاتھ کو تھامے ہوا تھا۔ گاڑی میں مکمل خاموشی تھی انا نیتہ شاہ سیٹ سے ٹیک لگائے تیمور کے چہرے کا طواف کرنے لگی۔

وہ ہمیشہ اُسے دیکھتے ہی فریز ہو جاتی تھی اسے یاد نہ پڑتا تھا کہ وہ اسے دیکھتے کتنی بار فریز ہوئی۔

انا ایک بات بولوں۔ تیمور نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

انا کون؟؟؟ انا نیتہ نے نا سمجھی سے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

تم انا نیتہ شاہ _____ تیمور ولی خان سرد لہجے میں بولا _____ جیسے ہی اُس نے انا نیتہ کا خراب موڈ نوٹ کیا وہ فوراً اپنا لہجہ بدلتا بولا _____

دیکھو بے بی ڈول میری بات غور سے سنو _____

بے بی ڈول ابھی کچھ دیر پہلے جو ہوا اُس کے لئے آئی ایم سوری _____
بٹ پلیز نیکسٹ ٹائم کبھی کسی کو اپنے اتنے قریب مت آنے دینا _____

میں جانتا ہوں یہ عمر ایسی ہوتی ہے کہ ہم صحیح غلط میں فرق نہیں کر پاتے _____ اس عمر میں جوان لڑکیاں جوان لڑکے خود کو آزاد تصور کرتے ہیں _____، ہر حد سے بالاتر _____ مگر میری جان یہ وہ عمر ہوتی ہے جب ہمیں اپنے کردار کو داغدار ہونے سے بچانا ہوتا ہے _____

www.kitabnagri.com

اس عمر میں جب ہم پیار محبت کے چکروں میں پڑتے ہیں تو ہم سب صحیح غلط کو بھلا کر صرف اپنے نفس کی سنتے ہیں ہمیں جنس مخالف کی یہ کشش ہمیں ہر حد بھلا نکلنے پر مجبور کر دیتی ہے ہم کسی کو اپنا محرم تسلیم کر لیتے ہیں ہمیں لگتا ہے کہ ہمارا دل جس سے لگ چکا ہے وہی ہمارا محرم ہے جبکہ اللہ نے محرم نامحرم کے بیچ ایک فرق رکھا ہے اور وہ نکاح ہے _____

Posted On Kitab Nagri

جب تک آپ کسی کے نکاح میں نہیں آتے تب تک وہ شخص آپ کے لئے نامحرم ہے اور اُس کی قربت حاصل کرنا حرام ہے۔

میں نے آپ کے ساتھ جو بھی کیا اُس کے لئے سوری اور پلیز بے بی ڈول نیکسٹ ٹائم خود کو اتنا رزاں مت ہونے دینا۔ خود کو کسی کے حوالے مت کرنا۔

تیمور ولی خان نے آگے بڑھتے اُس کی پیشانی پر بوسہ لیا۔
انائیتہ شاہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہونے لگے۔ کیا نہیں تھا اس لمس میں۔ محبت۔ احترام۔ عزت۔

انائیتہ شاہ وہیں تیمور کے کندھے پر سر رکھے رونے لگی۔

میں کیا کروں خان۔ میں بہک گئی تھی۔ مجھے لگا آج آپ کی قربت نہ ملی تو مر جاؤں گی۔ مجھے محرم نا محرم کا یہ فرق کبھی میرے ماں باپ نے نہیں سکھایا۔

تیمور وہ دونوں اپنی ہی زندگی کے مسئلوں میں مگن ہیں اُن دونوں کو مجھ سے میرے وجود سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ وہ دونوں کبھی اُس تیسرے شخص کو اپنی زندگی سے نہیں نکال سکے کبھی ولی خان اور اُس کی فیملی میرے ماں باپ کے بیچ سے نہیں نکل سکی جو وہ مجھ پر دھیان دیتے۔

Posted On Kitab Nagri

مگر تیمور میں بری لڑکی نہیں ہوں میں نے کبھی آج سے پہلے اتنی بولڈ نیس نہیں دکھائی۔۔۔

چپ بے بی ڈول۔۔۔ میں جانتا ہوں میری بے بی ڈول اوس کے قطروں سے زیادہ پاکیزہ ہے۔۔۔ نیکسٹ ٹائم
کبھی مجھے اپنے کردار کی صفائی پیش مت کرنا۔۔۔

انائیتہ نے سر ہلایا اور یو نہی اُس کے کندھوں سے سر ٹکائے بیٹھی رہی۔۔۔

سفر یو نہی خاموشی سے کاٹا گیا۔۔۔ تیمور ولی خان نے انائیتہ شاہ کو شاہ ولا کے گیٹ کے پاس اتارنے لگا انائیتہ شاہ
اُسے دیکھتی گاڑی سے نکلی اس نے اسے اندر آنے کو نہ کہا کیونکہ وہ جانتی تھی خان پھر سے انکار کر دے گا۔۔۔



www.kitabnagri.com

ڈول ایک بات پوچھوں۔۔۔ تیمور نے سوال کیا۔۔۔

جی خان۔۔۔ انائیتہ نے یک لفظی جواب دیا۔۔۔

یہ ولی خان کون ہے۔۔۔ تیمور ولی خان نے متجسس لہجے میں پوچھا۔۔۔

میری ماں کا عاشق۔۔۔ انائیتہ شاہ نے زہر خند لہجے میں جواب دیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تیمور ولی خان نے زور سے اپنی مٹھیوں کو بھینچا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

مگر پھر صورت حال سمجھتے اپنے آپ پر قابو پایا _____ انا نیتہ گاڑی سے نکلی

Posted On Kitab Nagri

تیمور ولی خان گاڑی میں ہی بیٹھے مسکراتی نظروں سے انائیتہ شاہ کو دور جاتے دیکھتا رہا۔ اس کا ڈمپل واضح نظر آ رہا تھا تبھی اس کی نظر شاہ پیلس کے گیٹ سے اندر جاتی گاڑی میں بیٹھے شخص پر پڑی اور اس کے ہونٹوں کی مسکراہٹ سمٹی۔ چہرے پر درشتی اور سرخی چھا گئی۔ اس کی آنکھوں میں غصہ کی شدید لہر جاگی۔ وہ لہو ٹپکاتی نظروں سے ازلاں شاہ اور آزر شاہ کو دیکھنے لگا۔ جو ایک دوسرے کی کسی بات پر ہنس رہے تھے۔

بہت جلد تمہارے ہونٹوں سے یہ ہنسی چھین لوں گا۔ شاہ پیلس کے ایک ایک مکین کو خون کے آنسو رلاؤں گا۔

وہ دل ہی دل میں خود سے عہد کر تا گاڑی کو واپسی کی طرف موڑ گیا۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کس کے ساتھ آئی ہو؟؟ انائیتہ شاہ جو نہی گھر داخل ہوئی تو مسز شاہ نے اس سے استفسار کیا۔

خان کے ساتھ۔ انائیتہ ان کو جواب دیتی کمرے کی طرف چلی گئی۔ مسز شاہ بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں آئیں۔

Posted On Kitab Nagri

انا کیا بات ہے؟ اس نے ڈانٹا ہے کیا؟؟ تم اس قدر پریشان کیوں لگ رہی ہو؟؟ تمہاری آنکھیں سرخ ہو رہی۔۔۔ تم روئی ہو کیا۔۔۔

مسز شاہ نے اس کے چہرے پر پریشانی نوٹ کی۔۔۔
انا نیتہ شاہ نے ایک گہرا سانس لیا۔۔۔ اور بولی

وہ ڈانٹتا ہی تو نہیں ہے مجھے ماما۔۔۔ سب کی طرح مجھ پر بھی سختی کرتا تو میں آج حد سے نہ گزرتی۔۔۔ وہ میرے ساتھ اتنا نرم ہو جاتا ہے

کہ میرا دل اس کی اس مہربانی پر پگھلنے لگتا ہے۔۔۔ وہ جو ساری دنیا کو جوتے کی نوک پر رکھتا ہے اس نے مجھے سر کا تاج بنا کر رکھا ہے۔۔۔ وہ جو اتنا وحشی ہے کہ کسی کی جان لینے سے گریز نہیں کرتا میری آنکھوں کا ایک آنسو دیکھ کر ہی مجھے سینے میں بھینچ لیتا ہے۔۔۔ میرے آنسو صاف کرتا ہے۔۔۔ کاش اس نے مجھے بھی باقی سب کی طرح رکھا ہوتا اسے اندازہ ہی نہیں ہے کہ اس کی اس قدر نرمی میرے دل کو کتنا درد دیتی ہے زخمی کرتی ہے۔۔۔

میں بہت مشکل میں ہوں ماما۔۔۔ میں تیمور خان کے علاوہ کسی کی نہیں رہی۔۔۔ میں صرف اس تک محدود ہو چکی ہوں۔۔۔ میں خود کو روک نہیں پاتی۔۔۔ اپنے دل کو قابو نہیں کر پاتی۔۔۔
اُس نے مجھے محرم نامحرم کا فرق سمجھایا۔۔۔ ماما میں خود سے نظریں نہیں ملا پارہی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے؟؟ مسز شاہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ استفسار کیا۔ وہ جانتی تھی انا جس راستے کی مسافر بن چکی ہے وہاں خیر نہیں ہے۔ صرف خار ہے

مگر وہ ماں تھیں۔ وہ اپنی بیٹی کے لئے دعاؤں میں بھی خان کو مانگتی تھیں یہ جانے بغیر کہ تیمور ولی خان کا بیٹا ہے۔

نہیں ماما وہ کسی اور سے محبت کرتا ہو تا تو میں شاید خود کو روک لیتی سمجھا لیتی مگر وہ تو کسی سے بھی محبت نہیں کرتا۔



وہ کسی لڑکی سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتا۔
انائیتہ نے تیمور کا دفاع کیا۔

www.kitabnagri.com

تو پھر ایسی کیا وجہ ہے جو تم اس قدر پریشان ہو؟؟
مسز شاہ نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔
انائیتہ نے اپنی ماما کی طرف دیکھا اور پھر بولی

Posted On Kitab Nagri

ماما خان مجھ سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔ محبت سے بڑھ کر عزت کرتا ہے۔۔۔ اس نے کبھی میری قربت کا فائدہ نہیں اٹھایا۔۔۔ میں نے اس کی آنکھوں میں محبت عقیدت دیکھی ہے مگر۔۔۔

مگر کیا۔۔۔؟ مسز شاہ نے انانیتہ کے رکنے پر اس سے بے چینی سے استفسار کیا۔۔۔

اماخان کے ماضی نے ان کے بچپن میں ہوئے کسی واقعہ نے ان کو ساری دنیا سے متنفر کر رکھا ہے۔ میں صرف ایک بار ان کا ماضی جاننا چاہتی ہوں تاکہ ان کو ان اندھیروں سے نکال سکوں۔ ان کا ماضی ان کو مجھ سے دور کر رہا ہے۔

مسز شاہ بہت کچھ سمجھ چکی تھیں لفظ "ماضی" نے تو ان کی تلخ یادوں کو پھر سے تازہ کر دیا تھا اور وہ انا نیتہ کو اس کے حال پر چھوڑتی خود کو سنبھالتی کمرے میں داخل ہوئیں اور دروازہ لاک کرتے ہی کمرے کے ساتھ ملحقہ ڈریسنگ روم میں داخل ہوئیں اور مختلف دراز کھولتی کچھ ڈھونڈنے لگیں کافی دیر بعد انہیں ان کی مطلوبہ چیز ملی جسے ہاتھوں میں دبائے کمرے میں داخل ہوئیں اور بیڈ پر بیٹھتے ہی وہ چیز ناک سے لگاتی دنیا جہاں سے بے خبر سو گئی

Posted On Kitab Nagri

از لان شاہ جو کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ہی اس کی محبت دنیا جہاں سے بے خبر سو رہی تھی ___ وہ مسکراتا ہوا اس کی طرف بڑھا جب اس کی نظر مسز شاہ کے ہاتھوں میں دبی چیز پر پڑی ___ 1 سیکنڈ لگا تھا، از لان شاہ کو سمجھنے میں کہ اس دشمن جان نے پھر سے نشہ کی ڈوز لی ___

وہ کتنی ہی دیر نم آنکھوں سے اُسے دیکھتا رہا ___



صبح کی روشنی چاروں طرف پھیل چکی تھی ___ لوگ اپنے اپنے کاموں کے لئے نکل چکے تھے ___ مگر شاہ پیلس کے اس ماسٹر بیڈروم میں داخل ہوں تو تاریکی کا سامنا ہو گا ___ کمرے کے درمیان میں رکھے جہازی سائز بیڈ پر وہ عورت دنیا جہاں سے بے خبر سو رہی تھی ___

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سامنے ہی صوفہ کم بیڈ پر نیم دراز یہ خوب رو شخص ہاتھوں میں سگریٹ دبائے اس کے چہرے کو دیکھنے میں مصروف تھا ___

Posted On Kitab Nagri

اُسے یاد نہیں پڑتا تھا کہ وہ اس عورت کی محبت میں کب کب پاگل نہیں ہوا۔ اُس کی محبت نے اُسے کیا سے کیا بنادیا تھا۔ مگر وہ بے حس کسی اور سے محبت کو سینے سے لگائی بیٹھی تھی۔ کسی اور کی یادوں نے اُسے اس رشتے سے غافل کر دیا تھا۔

وہ ابھی انہی سوچوں میں گم تھا کہ مسز شاہ کی آنکھ کھلی اور اپنے سامنے از لان شاہ کو دیکھ کر اُسے رات والا واقعہ یاد آیا وہ غصیلی نظروں سے اسے دیکھتی بیڈ سے اُتری جب از لان کے پاس سے گزرتی اس کی نظر سامنے ٹیبل پر پڑے اس پیکٹ پر پڑی تو اس کی آنکھوں میں حیرت در آئی۔ اُس نے ترچھی نظروں سے از لان شاہ کو دیکھا جو اُسے ہی گھور رہا تھا۔

اس حرکت کی وضاحت دینا چاہیں گی آپ؟؟ از لان شاہ نے سوال کیا جس پر مسز شاہ نے اُسے شکوہ کناں نظروں سے دیکھا اور بنا کچھ بولے واشروم میں چلی گئیں۔

www.kitabnagri.com

واشروم میں داخل ہوتے ہی انہوں نے شاور آن کیا اور اس کے نیچے کھڑی ہو گئیں۔ تیخ سردی میں بھی وہ ٹھنڈے پانی کا شاور آن کیے اس کے نیچے کھڑی ماضی میں کھو گئیں۔

تھوڑی دیر بعد از لان شاہ ڈوپلیٹ چابی لیے واشروم میں داخل ہوا جہاں وہ حسینہ اپنی تمام تر حشر سامانیوں سمیت اُس کے قدم ڈمگانے لگی۔ وہ جو اس نیت سے آیا تھا کہ اس سے ڈر گز کی بابت پوچھے گا اُسے یوں دیکھتے ہی

Posted On Kitab Nagri

سب بھولتا ہوا اس کے قریب آیا اور اسے سوچے سمجھنے کا موقع دیئے بنا ہی اس کو اپنے کندھوں پر اٹھائے
کمرے میں لایا اور صوفہ پر بٹھاتے ہی اس کے ہونٹوں پر جھکا۔ جب مسز شاہ نے اپنی تمام تر ہمت مجتمع کرتے
اُس کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے دور دھکیلا۔ از لان شاہ جو مکمل طور پر مدہوش ہو چکا تھا اس حملہ پر سنبھلا۔
جب مسز شاہ نے اسے نظر اٹھا کر دیکھا اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولیں۔

بے حس، ظالم، سفاک، قاتل
یہ چار لفظ از لان شاہ کو کوڑے کی طرح لگے وہ وہاں سے غصہ سے نکلتا سٹڈی روم میں داخل ہوا۔ چیر کی
پشت سے سر ٹکائے اس کا زہن دور کہیں ماضی میں گم ہو چکا تھا۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

(ماضی)

"انشریح بیٹا تمہارے لئے رشتہ آیا ہے از لان شاہ کا"

میر حاکم جو کھانا کھانے کے بعد حسب معمول اسٹڈی روم میں بیٹھے تھے انشریح میر کو اپنے پاس بیٹھے دیکھ مخاطب
کرتے ہیں ان کی بات نے اس کے سر پر گویا دھماکہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ آپ کیا بول رہے ہیں دادا سائیں؟؟ انشراح یکدم گڑبڑائی۔

میں نے کوئی مشکل بات نہیں کی کہ آپ کو سمجھ نہ آئے۔ آپ کے لئے از لان شاہکار شتہ آیا ہے اور ہمیں اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں۔ ویسے بھی آج نہیں تو کل آپ کی شادی کرنی ہی ہے۔

دادا سائیں میں ولی خان سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔ انشراح میر نے اپنی تئیں میر حاکم کو آگاہ کیا۔

ولی خان اور تمہارا کوئی جوڑ نہیں ہے انشراح میر۔ میر حاکم یکدم غصے سے صوفہ سے اٹھے اور پر تیش لہجہ میں بولے۔

مگر دادا سائیں۔ انشراح نے بولنے کی کوشش کی مگر میر حاکم نے اسے ٹوک دیا۔

بس آپ کی شادی از لان سے ہی ہوگی یہ میر آخری فیصلہ ہے۔ میر حاکم اپنی بات کہتے رخ موڑ چکے تھے۔ گویا اس بات کا اعلان کیا ہو کہ اب وہ مزید بحث نہیں کرنا چاہتے۔

Posted On Kitab Nagri

میں بھی ولی خان کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گی دادا سائیں ___ دیٹس اٹ ___ انشراح میران کی پشت کو دیکھتی ٹھوس لہجہ میں مخاطب ہوئی ___

میر حاکم کتنی ہی دیر پر سوچ انداز میں کھڑے رہے کچھ خیال آتے ہی انہوں نے ولی خان کو کال ملائی جو کہ پہلی بیل پر ہی اٹھالی گئی ___

حکم میر سائیں ___ ولی خان مؤدب لہجہ میں مخاطب ہوا ___ میر حاکم اس کے لہجے اس کی وفاداری پر آنکھ بند کر کے بھروسہ کرتے تھے ___ مگر انہیں اپنی بیٹی کے لئے از لان شاہ ولی خان سے بہتر لگا تھا ___ وقت بہت جلد ان کو آئینہ دکھانے والا تھا ___

ولی خان تم انشراح میر کو از لان سے شادی کے لئے راضی کرو گے ___ اور یہ ہمارا حکم ہے ___ میر حاکم نے ولی خان کے اعصاب پر دھماکہ کیا ___ ولی خان کے لئے دنیا کا سب سے مشکل کام انشراح کو کسی اور کے حوالے کرنا تھا ___ مگر اسے یہ جان سوز فیصلہ کرنا تھا ___ آج رات پھر اس کی کانٹوں پر کٹنے والی تھی ___ یہی حال انشراح میر کا بھی تھا ___



ولی خان میر حاکم کا فون سنتے ہی اپنے اپارٹمنٹ سے نکلا ___

Posted On Kitab Nagri

اُس نے بانک باہر نکالی اور اُسے سٹارٹ کرتا ہوا ایریا سے نکلا۔ پھر وہیں بانک روک کر ٹیکسی کا انتظار کرنے لگا۔ جب ایک ٹیکسی اُس کے پاس رکی اُس نے ڈرائیور کو ایڈریس سمجھایا اور بیٹھ گیا۔

اُس کے دل و دماغ میں جھکڑ چل رہے تھے وہ آج نمک حلائی اور محبت کے بیچ کی گرداب میں پھنسا تھا،

کاش میں بھی ایک اونچے گھرانے کا چشم و چراغ ہوتا تو میر سائیں میرا انتخاب کرتے کیا کمی ہے مجھ میں۔ از لان شاہ سے اچھی شکل و صورت تعلیمی ریکارڈ۔ اخلاق کردار سب کچھ تو ہے میرے پاس۔

پھر وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

ارے نہیں ولی خان۔ آج کے دور میں اخلاق کردار کون دیکھتا ہے۔ لوگ تو پیسہ دولت شہرت مقام دیکھتے ہیں۔ اور بد قسمتی سے تمہارے پاس ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔

یہ زندگی تمہاری خواب دیکھتے گزر جائے گی مگر تم از لان شاہ جتنے امیر نہیں ہو پاؤ گے۔ یا پھر تم میر سائیں کی اکلوتی پوتی کے قابل نہیں بن سکتے۔

Posted On Kitab Nagri

میر سائیں کہتے ہیں انشراح کو راضی کروں ___ ہاہاہاہاہا ___ سیر سیلی ولی خان ___ تم اب خود اپنے خوابوں کی
ملکہ کو مناؤ گے کہ وہ اپنے لیے بادشاہ کا انتخاب کرے تم تو ایک غریب رعایا ہو ___

اُس کی سوچوں کا رخ انشراح کی طرف تھا جب ٹیکسی اُس کی منزل پر رُکی ___ وہ ایک گہرا سانس لیتا باہر نکلا ___
اور برٹش ایمبسی گیا اُس کی کمپنی اُسے باہر بھیجنے والی تھی مگر وہ ٹال مٹول سے کام لے رہا تھا اب اُس کا ارادہ بدل
گیا ___ وہ راہ فرار چاہتا تھا ___ اُس کے نزدیک فرار اس مسئلے کا حل تھا ___
ڈاکو منٹس جمع کرواتے کافی ٹائم لگا ___

وہ اپنا کام کرواتے کافی دیروہاں رُکا ___ کچھ دیر بعد ٹیکسی ایک محلے کے پاس رُکی ___
ولی خان جو سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے ہوئے تھا ___ یکدم سنبھلا ___ اور گاڑی سے نکلتے ہوئے مختلف گلیوں
سے نکلتا ایک گھر کے دروازے کے قریب پہنچا ___ دروازہ پہلی دستک پر ہی گھل گیا اور سامنے ایک بیس سالہ
خوبصورت نین نقش والی لڑکی کو دیکھ ولی خان مسکرایا ___
www.kitabnagri.com

اُس لڑکی کی آنکھوں میں ایک جوت سی چمک اُٹھی ___

اُسے چھ ماہ پہلے کے کچھ مناظر یاد آئے ___

Posted On Kitab Nagri



6 ماہ پہلے

وہ ایک پٹھان فیملی سے بلانگ کرتی تھی اُس کے گھر میں صرف اُس کے بابا اور بھائی احمد رہتے تھے۔

ماما کے انتقال کے بعد اُس کی دنیا اپنے لالہ اور والد کے گرد گھومتی تھی۔ اُن کی فیملی میں لڑکیوں کو پڑھانے کا رواج نہ تھا۔ مگر اُس کے باوجود احمد نے اُس کا داخلہ کالج میں کروایا۔

وہ بھی اُن کی عزت کو مقدم رکھتی تھی۔ ایک دن جب وہ کالج فنکشن سے واپس آرہی تھی تو اُس کی وین خراب ہونے پر آٹورکشہ سے آنا پڑا۔ جب بیچ سڑک پر رکشہ ڈرائیور نے رکشہ روکا۔ وہ رکشہ رکنے پر چونک اُٹھی اُس نے ڈرائیور کی آنکھوں میں حوس نوٹ کر لی تھی۔ وہ جیسے ہی اُس کی عزت تار تار کرنے کا گندا ارادہ لیے آگے بڑھا۔ وہ لڑکی بھاگتے ہوئے رکشہ سے نکلی جب تین اور بد معاش لڑکوں نے اُسے گھیر لیا۔

ویران سڑک پر کوئی پرسان حال نہ تھا ایسے میں وہ چیختی چلاتی ہیلپ ہیلپ کرتی رہی مگر اُمید ٹوٹ چکی تھی اُسے لگا کہ اب کبھی اُس کی عزت نہیں بچے گی جب وہ شخص اُس پر جھکا تو ایک شخص نے پیچھے سے آکر اُس کو دھکا دیا

ارے چکنے تم بھی آؤ اپنا حصہ لو۔ اُس ڈرائیور نے جیسے ہی اُسے آفر کی لڑکی خوف و حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے کہ وہ آدمی مزید خباثت کا مظاہرہ کرتا اُس لڑکے نے اُسے ٹانگ ماری۔ وہ تینوں لڑکے آگے بڑھ کر اُس پر حملہ آور ہوئے مگر وہ لڑکا بڑی مہارت سے اُن لڑکوں کا مقابلہ کرتا رہا۔ اُس لڑکے کی ان تینوں بد معاشوں سے خوب لڑائی ہوئی۔

جیسے ہی ایک شخص چاقو لیے آگے بڑھا تو اُس لڑکے نے وہ چاقو پکڑ لیا اور اُس کے بازو پر دے مارا۔

جس وجہ سے وہ تینوں بھاگتے ہوئے اپنی جان بچانے کو نکلے۔

جیسے ہی وہ غائب ہوئے لڑکے نے آگے بڑھ کر اُس لڑکی کے سر پر ڈوپٹہ اوڑھا جو کہ سڑک کے بچوں بیچ گرا تھا۔



کیا نام ہے تمہارا۔ اس نے گھمبیر لہجے میں دریافت کیا۔

ریشما خان۔ لڑکی نے جواب دیا۔

اس طرح سب سنور کر گھر سے باہر نکل گئی تو لٹیرے تو آئیں گے ہی۔

اُس نے ریشما کے حلیہ پر چوٹ کی۔

Posted On Kitab Nagri

_____ بائے داوے کہاں رہتی ہو آؤ تمہیں گھر چھوڑ دوں

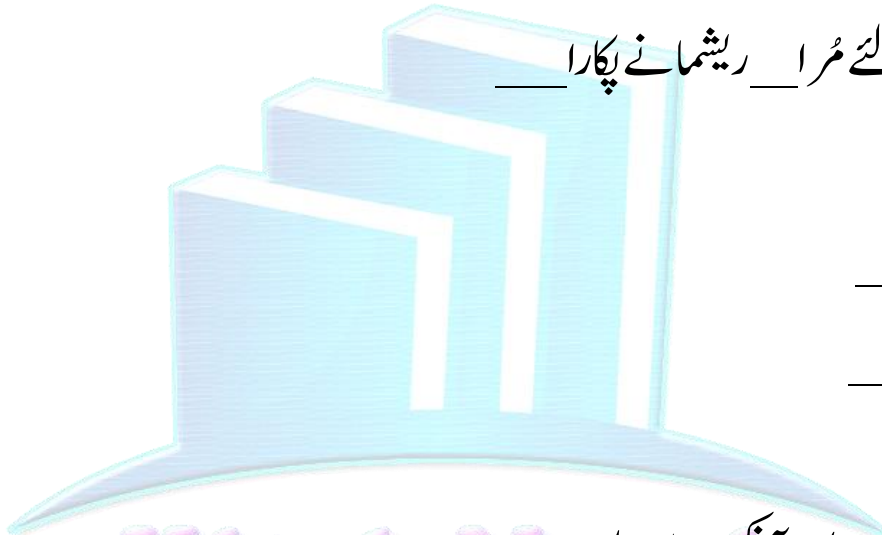
_____ اُس نے جلدی سے اپنا ایڈریس بتایا

_____ تھوڑی دیر بعد وہ اُس کے گھر کے گیٹ کے باہر تک اُسے بحفاظت چھوڑنے پہنچا

_____ وہ جیسے ہی واپسی کے لئے مُرا _____ ریشمانے پکارا

_____ سنو عزت کے محافظ

_____ نام جان سکتی تمہارا



_____ وہ پلٹا اور اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولا

www.kitabnagri.com

_____ ولی خان

_____ یہ کہتے ہی وہ واپس گھر لوٹا _____ اُس لڑکی نے گھر آکر من و عن سب بتایا

_____ اُس کا بھائی ابھی گھر لوٹا تھا _____ وہ یہ سنتے ہی خدا کا شکر بجالایا کہ اُن کی عزت بچ گئی

Posted On Kitab Nagri

کچھ دن بعد اُس کے والد جس ہوٹل میں ملازمت کرتے تھے وہاں سے طبیعت خرابی کی بنا پر ہاسپٹل لائے گئے۔ جیسے ہی ریشما کو علم ہوا وہ بھاگتی ہوئی ہاسپٹل آئی۔

جہاں اُس کے بابا کو ایک کولیگ نے خون کی بوتل دی۔ جیسے ہی وہ اور اُس کا بھائی احمد اس کا شکریہ ادا کرنے گئے تو وہ ولی خان کو دیکھ کر مسکرائی۔
ایک شناسائی تھی اُس کی آنکھوں میں۔

اُس نے احمد کو بتایا کہ یہ ولی خان ہے۔ احمد یہ سنتے ہی آگے بڑھا اور ولی کے پاؤں میں گر گیا۔

سائیں تمہارا ایک احسان کیا کم تھا جواب مزید اپنا قرضدار کر دیا۔
اگر کبھی مجھے اپنی خدمت کے لائق سمجھا تو ضرور حکم کرنا۔

www.kitabnagri.com

ولی خان اُس کی بات پر مسکرایا۔
تب سے ولی اور احمد کی خوب دوستی تھی۔



ارے خان اندر آئیں ناں۔ ریشما دروازے سے ہٹی اور ولی کو اندر آنے کی دعوت دی۔

Posted On Kitab Nagri

ولی خان مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔

کیسی ہو ریشما۔ ولی نے سوال کیا۔

میں ٹھیک ہوں خان۔ بابا تو ہوٹل گئے ہیں اور احمد لالہ نہا رہے ہیں۔

جانتا ہوں میں انکل سے مل چکا ہوں اور ان کی اجازت لے کر ہی آیا ہوں۔

میں احمد کا انتظار کر لیتا ہوں۔

ولی خان وہیں کرسی پر بیٹھ کر گھر دیکھنے لگا۔ یہ گھر چھوٹے سے صحن اور تین کمروں ایک واشروم پر مشتمل تھا

جو کہ بہت اچھا بھی نہ تھا اور خستہ حال بھی نہ تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

صحن میں ہی پردہ لگا کر کچن بنایا گیا تھا۔

ریشما اُسے چپکے سے دیکھ رہی تھی اور ساتھ ہی چائے بنا رہی تھی۔

احمد جیسے ہی باہر آیا تو ولی کو دیکھ اس کے گلے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

خان آپ حکم کرتے میں خود آجاتا ___ وہ خوشی سے بولا ___

ارے نہیں یار کام میرا تھا اور مجھے خود ہی آنا تھا ___ ولی خان نے عاجزی سے جواب دیا ___

خان حکم کریں ___ احمد نے ادب سے کہا ___

ہممم سنو ___ تم آج کے بعد میری سائیں کے ہاں جاب کرو گے ___ اُن سے پوچھ چکا ہوں میں ___

مگر خان آپ؟ احمد نے سوال کیا ___

آہستہ آہستہ ولی نے احمد کے گوش گزار سارا واقعہ کیا ___
www.kitabnagri.com

احمد میں یہ ملک چھوڑ کر جا رہا ہوں مگر میرے بعد تم نشاء بی بی اور نور کا سایہ بن کر رہو گے ___ اُن کی حفاظت
تمہاری ذمہ داری ہے ___

ولی خان ایک اُمید سے بولا ___

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے تو پھر آج سے احمد خان کا وعدہ ہے کہ وہ ولی خان کی ہر بات ہر رشتے کو اپنی ذات سے مقدم رکھے گا۔ ولی خان کے اپنوں پر آنے والی ہر تکلیف پہلے احمد خان سے ہو کر گزرے گی۔

احمد خان مرتے دم تک ولی خان سے کیا وعدہ نبھائے گا۔ اور قسمت احمد خان کے اس بول پر مسکرائی کون جانتا تھا احمد خان کا یہ قول اُس کے لئے کتنی تباہی لائے گا۔



انشراح میر صبح اُٹھتے ہی ڈرائیور کے ساتھ ولی خان کے اپارٹمنٹ پہنچی۔ اب وہ ولی خان کے انتظار میں بیٹھی تھی جو کہ جاگنگ کے بعد نہانے گیا تھا۔

انشراح نور سے ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگی مگر اُس کا سارا دھیان کل رات میر حاکم سے ہونے والی بحث کی طرف تھا۔ وہ آج ولی کے پاس اس نیت سے آئی تھی تاکہ اس سے اظہارِ محبت کر سکے اُسے شادی کے لئے رضامند کرے۔

www.kitabnagri.com

تھوڑی دیر بعد ولی خان نک سک سے تیار ہو کر نیچے آیا۔ انشراح میر اُسے دیکھتے ہی فریز ہو گئی۔ وہ اس کے سحر میں ہر بار جکڑی جاتی تھی۔ ولی خان جو کہ سفید شلوار قمیض پر بلیو ویسٹ کوٹ پہنے آنکھوں کو گلاسز سے کور کرتے بازو فولڈ کیے اپنی تمام تر مردانہ وجاہت کے ساتھ دل میں اترتا جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ انشراح میر کو اتنی صبح یہاں دیکھ حیران ہوا تبھی اس کی طرف بڑھا۔۔۔

نشاء بی بی آپ اس وقت یہاں؟؟ خیریت تھی۔۔۔؟؟ ولی خان پریشانی سے مخاطب ہوا۔۔۔

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے ولی۔۔۔ انشراح اُس سے مخاطب ہوئی۔۔۔

جی جی ضرور۔۔۔ ولی آہستہ سے قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا۔۔۔

انشراح میر اُس دلکش مرد کو دیکھنے لگی جب اس کے کھنگارنے پر وہ ہوش میں آتی مخاطب ہوئی۔۔۔

ولی آپ دادا سائیں سے میرا رشتہ مانگیں ورنہ وہ میری شادی کسی اور سے کر دیں گے۔۔۔ انشراح میر نے امید

بھری نظروں سے ولی کی طرف دیکھا۔۔۔
www.kitabnagri.com

ولی خان پر حیرت کا پہاڑ ٹوٹا۔۔۔ اُس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ انشراح یوں اس سے بات کرے گی۔۔۔ ولی
ابھی سوچوں میں گم تھا جب انشراح میر اس کے قدموں میں گری اس سے شادی کے لئے التجا کرنے لگی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پانچ سیکنڈ لگے تھے ولی خان کو فیصلہ لینے میں ___ وہ آگے بڑھا اور انشراح میر کے سامنے بیٹھا اُسے کندھوں سے پکڑ کر اٹھایا ___

اُنھیں نشاء بی بی ___ عورت مرد کے قدموں میں گری اچھی نہیں لگتی ___ عورت مرد کے دل پر حکمرانی کے لئے بنی ہے ___ یوں خود کو کسی مرد کے سامنے ارزاں مت کریں ___ کسی مرد کے پاؤں میں گر کر محبت کی بھیک مت مانگیں اپنا وقار مت کھوئیں ___ اُس نے انشراح میر کو جتاتے ہوئے کہا ___

ولی آپ داد اسائیں کے پاس رشتہ لے کر آئیں گے ناں ___ انشراح میر نے اُمید بھری نظروں سے اُسے دیکھا ___

میں آپ سے شادی کیوں کروں گا بھلا؟؟ ولی خان نے انشراح سے سوال کیا ___
انشراح نے اس کے استفسار پر اسے نظر اٹھا کر دیکھا ___
www.kitabnagri.com

آپ بھی تو مجھ سے محبت کرتے ہیں ___ انشراح میر نے ولی خان سے کہا ___

کیا محبت ___ غلط فہمی ہے آپ کی ___ میں معافی چاہتا ہوں اگر میرے کسی عمل سے کسی بات سے آپ کو لگا ہو کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں ___

Posted On Kitab Nagri

لیکن مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے ایسا کچھ کہا ہو۔

ولی خان کے نرم لہجے میں کہے گئے الفاظ بھی انشراح میر کو کسی چابک کی طرح لگے۔ اُسے اس اپارٹمنٹ کی چھت گھومتی ہوئی محسوس ہوئی۔

کیا واقعی ولی خان اس سے محبت نہیں کرتا تھا اُسے غلط فہمی ہوئی تھی۔ وہ بے آواز رونے لگی۔

آپ اپنے رونے کا شغل یہاں سے باہر جا کر پورا کر سکتی ہیں انشراح میر حاکم۔ میں بہت تھک چکا ہوں مجھے مزید پریشان مت کریں۔

اب کے ولی خان کے لہجے میں نرمائی نہیں بیزاریت تھی جس نے انشراح میر کو توڑ دیا۔

www.kitabnagri.com

اس نے سختی سے اپنی ڈبڈباتی آنکھوں کو رگڑا اور لب بھینچ لیے۔

ٹھیک ہے اگر ایسی بات ہے تو میں بھی آج کے بعد آپ سے محبت نہیں مانگوں گی۔ آپ بہت بے حس اور ظالم ہیں ولی خان۔ میں از لان شاہ کے ساتھ شادی کر کے گھر بساؤں گی آپ رہو اپنی زندگی میں تنہا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ یکدم طیش میں آکر بولی اور وہاں سے روتی ہوئی باہر نکلی _____
اُس کے باہر نکلتے ہی ولی خان بھاگتا ہوا کھڑکی کی طرف بڑھا _____
وہ ڈڈباتی آنکھوں سے گاڑی کو دیکھتا رہا جب تک وہ اس گاڑی میں بیٹھ کر چلی نہ گئی ولی خان وہیں کھڑا اُسے دیکھتا
رہا _____

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

www.kitabnagri.com
knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

اُس کے جانے کے بعد ولی خان کتنی ہی دیر اپنے ہاتھوں کو سامنے پھیلائے وہیں زمین پر بیٹھا دیکھتا رہا۔
اُس کے خالی ہاتھ دیکھ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

وہ جو آج اس کے گھر سے گئی تھی کاش اسکے دل سے بھی نکل سکتی۔ کاش وہ اس کے خواب نہ دیکھتا۔ کاش
وہ اس سے محبت نہ کرتا۔ تو آج اُس کی آنکھیں، اُس کا دل، اُس کا وجود زخمی نہ ہوتا۔
ابھی کل ہی تو میر سائیں نے حکم دیا تھا اُسے اپنے ہاتھوں سے انشراح کو کسی اور کے ساتھ رخصت کرنا تھا۔

لالہ روک لیں اُسے۔ آپ جی نہیں پاؤ گے اُس کے بغیر۔ وہ برباد ہو جائے گی لالہ۔ نور خان ولی کے
پاس آکر گھٹنوں کے بل بیٹھی اس کے کندھے سے سر ٹکائے بولی۔

وہ اپنے بھائی کی محبت سے واقف تھی مگر وہ غریب تھے۔ انشراح میر کے ملازم تھے وہ اس حقیقت کو کبھی بدل
نہ سکتے تھے۔

بھلا مالک بھی کبھی ملازم کی زندگی آباد کر سکتا ہے نور؟؟ کبھی شہزادی کسی غریب رعایا کے دل کو اس کے گھر کو
آباد کر سکتی ہے؟؟ انشراح میر کو خوش رہنا ہے اور وہ ولی خان جیسے غریب کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ اگر وہ رہ
بھی لے تو یہ معاشرہ اسے کبھی ایک ملازم کے ساتھ قبول نہیں کرے گا نور۔

Posted On Kitab Nagri

ولی خان ہکلاتے ہوئے اپنی بہن کو اپنا درد بتانے لگا۔

تو وہ سوال جو وہ آپ سے کر کے گئی ہے اس کا کیا لالہ؟؟ کیا آپ کبھی اُس کو دل سے نکال پائیں گے؟؟ کیا آپ نے اس سے محبت نہیں کی تھی؟؟

نور خان نے اپنے لالہ سے سوال کیا جسے ولی خان نظر انداز کرتا اپنی ویسٹ کوٹ ٹھیک کرتا کمرے میں چلا گیا۔

اب وہ کمرے میں دھاڑیں مار مار کر رویا۔ ہاں وہ مضبوط مرد ایک عورت کے لئے رو رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



انشراح میر گھر پہنچتے ہی سیدھا میر حاکم کے کمرے میں گئی اور ان کو رشتے کے لئے ہاں کر دی۔

جسے سنتے ہی میر حاکم خوشی سے آگے بڑھے اور انشراح کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

Posted On Kitab Nagri

تم دیکھنا _____ تم بہت خوش رہو گی نشاء _____ از لان شاہ تمہیں شہزادیوں کی طرح رکھے گا _____ تم ولی خان کو
بھول جاؤ گی _____

انشراح میر نے ایک پر شکوہ نگاہ اپنے دادا کی طرف ڈالی جسے سمجھتے ہی میر حاکم نظریں پُرا گئے _____

انشراح میر اپنے کمرے میں آکر لاک کرتے پھوٹ پھوٹ کر روئی _____ اس کا دل ویران ہو چکا تھا _____ وہ اب ہر
احساس سے عاری ہو چکی تھی _____

دوسری جانب واصف شاہ فیملی کے ساتھ بیٹھے تھے جب میر حاکم نے اُن کو فون کر کے رشتے کے لئے ہاں کی
جسے سُنتے ہی واصف شاہ خوشی سے اپنی سربراہی کر سی سے اُٹھے اور فون بند ہوتے ہی از لان شاہ کو گلے لگایا _____

مبارک ہو بیٹا _____ بہت جلد آپ کی خواہش انشراح میر دلہن بن کر اس گھر میں آنے والی ہے _____ انہوں نے
گویا سب کو خوشخبری سنائی _____

از لان شاہ یہ سُنتے ہی انہیں خود سے دور کرتا وہاں سے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا _____

کمرے میں آتے ہی اُس نے سگریٹ سلگائی اور بے چینی سے کمرے میں ٹہلنے لگا _____

Posted On Kitab Nagri

اُس کے چہرے کے تاثرات بہت سخت تھے ___ وہ کچھ سوچتے ہی کسی کو کال ملانے لگا



یہ منظر ہے میریٹ ہاٹل اسلام آباد کا ___ جہاں کے ہال کو شہر کے سب سے بڑے ایونٹ آرگنائزرنے
ڈیکوریٹ کیا تھا ___ ہال میں روشنیوں کا سماں تھا ___ پورے شہر کی کریم اس ہوٹل میں شریک تھی آخر ہوتی
بھی کیوں نہ ___ میر حاکم کی لاڈلی پوتی انشراح میر کا آج مشہور بزنس مین از لان شاہ کے ساتھ نکاح تھا ___
داخلی دروازے پر میر حاکم اور ان کے دائیں جانب ولی خان کھڑا تھا ___ میر حاکم کے چہرے سے خوشی صاف
جھلک رہی تھی ___

ولی خان نے حسب عادت اپنی آنکھوں کو گلاسز کے نیچے چھپا رکھا تھا ___ سیاہ شلوار قمیض پہنے بازو فولڈ
کیے، اوپر سے ادائے بے نیازی سے ولی خان اپنی سحر انگیز شخصیت سے سب کو متاثر کر رہا تھا ___

وہ ابھی مہمانوں کا استقبال کر رہے تھے جب میر حاکم نے اُسے انشراح کو پارلر سے لانے کا آرڈر جاری کیا ___

ولی خان سر ہلاتے باہر گاڑی کی جانب لپکا ___ اور کچھ ہی دیر میں ولی خان کی گاڑی شہر کے بڑے سیلون کے باہر
کھڑی تھی ___

Posted On Kitab Nagri

اُس نے نور کو فون کر کے اپنے آنے کی اطلاع دی۔ وہ ابھی گھڑی پر وقت دیکھنے میں مصروف تھا جب اس کی نظر گاڑی سے باہر پڑی۔ انشراح میر پاؤں کو چھوتی ڈل گولڈن برائنڈل میکسی زیب تن کیے بالوں کا جوڑا بنائے، ہلکی پھلکی جیولری پہنے خوبصورت میک اپ کیے نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔

ولی خان کتنی ہی دیر اس اسپر اکو دیکھتا رہا وہ ترستا تھا اُس دلکش روپ کو دیکھنے کے لئے۔ نور خان اس کی میکسی کو ایک ہاتھ سے پکڑے اُسے گاڑی میں بٹھانے لگی۔

ولی خان بے بسی سے بالوں میں ہاتھ پھیرتا نظریں چڑا گیا۔ انشراح میر نے ایک بار بھی اس کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا۔

سفر خاموشی سے کٹنے لگا۔ ہر کوئی اپنی جگہ ادا اس تھا۔ ولی خان آج اپنی محبت کسی کے حوالے کرنے جا رہا تھا۔ انشراح میر دل میں ولی خان کی چاہ کیے ازلان شاہ کا گھر بسانے جا رہی تھی۔

نور خان۔ اور نور خان تو مکمل طور پر ساری دنیا سے غافل اور بے پرواہ ہو چکی تھی۔ وہ ٹوٹ چکی تھی مگر اس نے خود کو مضبوطی اور لا پرواہی کے لبادہ میں اوڑھ رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چاہ کر بھی انشراح میر کے لیے خوش نہ ہو سکی کیونکہ انشراح میر اس کے شاہ کی دلہن بننے جا رہی تھی جو خواب اس نے دیکھے ان کی انشراح تعبیر پانے لگی تھی۔

وہ بد دل ہو چکی تھی انشراح سے۔ انشراح اس کے بھائی کی محبت تھی اور آج اس محبت کی خوشی کی خاطر اس کا بھائی اس ملک سے جا رہا تھا۔

ہاں ولی خان بیرون ملک آج رات کی فلائٹ سے جا رہا تھا وہ نور خان کو تنہا چھوڑے محبت کا روگ دل سے لگائے محبت کو بھلانے کے لئے یہاں سے جا رہا تھا۔

نور خان کی جگہ کوئی بھی لڑکی ہوتی تو وہ انشراح میر کو کبھی معاف نہ کرتی جس نے بیک وقت اس کے بھائی اور اس کے عاشق کو نور خان سے غافل کر دیا تھا۔

www.kitabnagri.com

نور خان بھی دل میں شکوے لیے منافقانہ طرز عمل اختیار کر رہی تھی۔



ہال کے ایک کمرے میں انشراح کو بٹھایا گیا اس کے ساتھ ہی نور اور رجا بھی بیٹھی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

جب کسی ضروری کام سے ولی خان روم میں آیا تو نور خان بہانے سے رجا کو ساتھ لیے کمرے سے چلی گئی۔

اب کمرے میں مکمل خاموشی کا راج تھا۔ انشراح میر نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔ ولی خان قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا۔ اس کے لئے ایک ایک قدم اٹھانا من بھر ہو رہا تھا۔ وہ انشراح کے قدموں میں بیٹھا اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے بولا۔

مجھے معاف کر دیجیے گا انشراح بی بی۔ میں آپ کے قابل نہیں۔ آپ اپنی زندگی میں خوش رہنا۔ کل کو آپ کو یہ سوچ کر ہنسی آئے گی کہ آپ کسی ولی خان کی خاطر اپنی لائف سپائل کرنے لگی تھی۔



ولی ابھی بات کر رہی رہا تھا کہ انشراح کے آنسو اس کے ہاتھ پر گرے۔

ولی نے اس کی آنکھوں سے آنسو پونچھے۔ اس نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کی پیالی میں لیا۔ اور پہلی بار ولی خان نے اپنی آنکھوں سے انشراح کی نیلی آنکھوں میں جھانکا اور بولا۔

میں جا رہا ہوں نشاء بی بی۔ بہت دور۔ کبھی نہ واپس آنے کے لئے۔ میرا سایہ بھی آپ کی نئی زندگی میں نہیں پڑے گا۔

Posted On Kitab Nagri

انشراح کو اس کے باہر جانے کی خبر مل چکی تھی مگر وہ مذاق سمجھی ___ اور اب ولی خان کیسا جان لیوا انکشاف کر رہا تھا ___

ایسے مت کریں ولی ___

یوں مجھے کسی کے حوالے مت کریں ___

آپ نے میری حفاظت کا عہد کیا تھا ___ آپ مجھے کسی اور کو مت سونپیں ___

یہ آپ کیا کر رہے ہیں ولی ___؟؟

میں تو کانچ سے بنی ہوں ولی ___ مجھے کرچی کرچی ہونے سے بچالیں ___ ولی میں مر رہی ہوں ___
ولی میں مر جاؤں گی ___ آپ سے بچھڑی تو مر جاؤں گی ___ مجھے بچالیں ولی خان ___،،

ولی خان کے دل میں درد اٹھا ___ وہ اس کے ہاتھ سے پھسل رہی تھی ___ وہ کسی اور کی ہونے جارہی تھی ___ وہ
اُسے روک لینا چاہتا تھا ___ ہاں وہ اُسے روکنا چاہتا تھا وہ اُسے روک لے گا ___

Posted On Kitab Nagri

دل و دماغ کی ایک جنگ ولی خان کے گرد چھڑ چکی تھی وہ آج فیصلہ لینا چاہتا تھا اس کا دل اسے روک رہا تھا
نشاء کسی اور کی ہونے جارہی تھی

وہ روکنا چاہتا تھا یہ ظلم تھا وہ اس ظلم کو روکنا چاہتا تھا

مگر نہیں

وہ کچھ نہیں کرے گا آج اس کی شادی ہے وہ اسے بدنام نہیں کرے گا رسوا نہیں ہونے دے گا
وہ اُس کی خوشی از لان شاہ میں دیکھ رہا تھا

اُس نے قدم بڑھائے انشراح میر جو یہ سوچے بیٹھی تھی کہ وہ آگے آئے گا اُس کا ہاتھ تھام لے گا
وہ آگیاناں اب کس بات کا غم؟؟ وہ لے جائے گا اُسے اپنی دنیا میں لے جائے گا

اس کے دل میں خوشی کے شادیاں بننے لگے مگر پل بھر کی بات تھی یہ خوش فہمی ختم ہو گئی وہ ساکت ہو گئی

Posted On Kitab Nagri

ولی کی گردن میں ندامت سے ایک گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔ وہ رخ پھیرے کمرے سے نکلنے لگا۔

وہ انشراح کو چھوڑ کر جا رہا تھا۔

نہیں ولی رک جائیں۔ انشراح نے اسے روکا۔

مگر وہ سن نہیں رہا تھا۔ وہ چلا گیا۔ ولی کو اپنی پشت پر انشراح کی نظریں محسوس ہوئیں مگر وہ پیچھے نہ مڑا۔

وہ جانتا تھا وہ رکا تو کسی کے حق میں بہتر نہیں ہوگا۔ وہ جا چکا تھا۔

اور انشراح میر وہیں بیٹھی اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھتی رہی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



انشراح میر بنت میر زرارہ کا کم آپ کا نکاح حق مہر 50 لاکھ سکھ رائج الوقت کے مطابق از لان شاہ بن واصف شاہ سے کیا جاتا ہے۔ کیا آپ کو نکاح قبول ہے؟؟؟

نکاح خواں نے انشراح سے سوال کیا جو کہ اس کے اعصاب پر بہت بھاری گزرا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ انکار کرنے والی تھی جب اس نے اپنے سر پر دادا سائیں کا ہاتھ محسوس کیا۔

انشراح نے زور سے آنکھیں میچ لیں اور فیصلہ ہو چکا تھا۔

جو سر اٹھاتے ہیں اُن کو سر کٹوانے پڑتے ہیں۔

نور کی آواز اُس کے کان میں گونجی۔

میں انشراح میر ہوں میں اپنے حق کے لئے لڑنا جانتی ہوں۔ اُسے اپنی کہی بات یاد آئی، بڑا غرور تھا اُس

کے لہجے میں۔ وہ بڑا بول بول چکی تھی۔

کیا گارنٹی ہے کہ سر تمہارا ہی کاٹا جائے گا۔ سر میرے بھائی کا کاٹا جائے گا۔

نور کی آواز صاف شفاف آئینہ بن کر اُسے اُس کا چہرہ دکھانے لگی اور پھر فیصلہ ہو گیا۔

انشراح میر نے ولی خان کا سر کٹنے سے بچانے کے لئے از لان شاہ کا انتخاب کر لیا۔

قبول ہے۔ قبول ہے۔ قبول ہے۔

Posted On Kitab Nagri

انشراح میر نے نکاح نامے پر دستخط کرتے ہی خود سے عہد کیا کہ وہ ہر صورت از لان شاہ کے ساتھ نبھائے گی

وہ ولی خان کو اپنے دل و دماغ سے نکال باہر پھینکے گی وہ از لان شاہ کے ساتھ اپنی الگ دنیا بسائے گی

انشراح میر نے دل میں یہ عہد کیا وہ نکاح کے بندھن میں بندھ چکی تھی اور اب اس نے اپنے شوہر کے علاوہ کسی غیر کا سوچنا بھی حرام سمجھا



ہال میں خوشیوں کا سماں تھا سامنے ہی سیٹیج پر از لان شاہ اپنی بھرپور وجاہت سمیت مشہور ڈیزائنر کی آف وائٹ شیر وانی زیب تن کیے ریڈ قلعہ پہنے کتنے دلوں کی دھڑکن بنا بیٹھا تھا

از لان شاہ اپنے والد کی کسی بات پر مسکرایا جب سامنے سے آتی نور خان پر نظر پڑتے ہی اس کی مسکراہٹ سمٹی اس کے چہرے کے تاثرات سخت ہو گئے

Posted On Kitab Nagri

نور خان اپنے سوگوار حسن سے از لان کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی از لان شاہ آگے بڑھ کر اُسے خود میں سمیٹ لینا چاہتا تھا مگر جلد ہی از لان شاہ نے خود کو ڈپٹا اور اپنا رخ بدل لیا۔

کچھ دیر پہلے ہی نکاح خواں انشراح سے اجازت لینے کے بعد از لان کی طرف آئے اور نکاح پڑھایا۔

از لان شاہ نے خوشی سے سائے کیے اس کے انگ انگ سے خوشی جھلک رہی تھی۔
دعائے خیر کے بعد وہ سب عزیز واقارب سے گلے ملا۔ اور اب سیٹج پر بیٹھا انشراح میر کا انتظار کرنے لگا۔

تھوڑی دیر بعد انشراح میر کو لایا گیا۔ از لان شاہ کتنی ہی دیر اس کے حسن میں گم اُسے دیکھتا رہا۔ سیٹج کے قریب پہنچتے ہی انشراح کا دل دھڑکا۔ جب از لان شاہ نے اس کے سامنے ہاتھ بڑھایا اور اُسے اوپر چڑھنے میں مدد کی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

انشراح میر نے اس تمام عرصہ میں پہلی بار نظر اٹھا کر دیکھا۔ از لان شاہ کو دیکھتے ہی اس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی اس نے از لان کا ہاتھ تھام لیا۔

سیٹج پر چڑھتے ہی از لان نے نشاء کی کمر کے گرد بازو ڈالے اُس کی پیشانی پر پہلا بوسہ دیا۔ ان خوبصورت لمحات کو کیمرہ مین نے اپنے کیمرہ میں کیچر کیا۔

Posted On Kitab Nagri

اب از لان اور نشاء فوٹو سیشن کروارہے تھے تھوڑی دیر بعد رخصتی کا شور اٹھا۔

انشراح میر اپنے دادا کے سینے سے لگی خوب روئی۔ رخصتی کا یہ وقت ہر لڑکی کے لئے اس کے والدین کے لئے کٹھن ہوتا ہے۔

میر حاکم بھی اسے سینے سے لگائے بہت روئے جب از لان آگے بڑھا اور نشاء کو کندھوں سے پکڑ کر اُن سے الگ کیا اور اسے ساتھ لیے گاڑی کی طرف بڑھا۔



گاڑی سڑک پر دوڑ رہی تھی اور انشراح میر پیچھے بیٹھی رو رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر از لان کا کزن بیٹھا تھا ساتھ والی سیٹ پر رجا بیٹھی تھی۔

وہ رسم کے مطابق انشراح کے ساتھ آئی تھی۔ میر حاکم نور کو بھیجنا چاہتے تھے مگر اس نے معذرت کر لی۔

Posted On Kitab Nagri

جب کافی دیر تک انشراح نے رونا بند نہ کیا تو از لان نے اس کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھا اور اس کے کان کے پاس سرگوشی کی۔

"آج جتنا رونا ہے رولو مسز شاہ۔ آج کے بعد تمہاری آنکھوں میں از لان شاہ ایک آنسو بھی نہیں آنے دے گا"

یہ کہتے ہی از لان نے نشاء کے کان کو ہونٹوں میں دبایا جس سے انشراح کانپ اٹھی۔

شاہ پیلس پہنچتے ہی انشراح کا ویکلم اس کی شان کے مطابق کیا گیا۔ پوری راہداری کو پھولوں سے سجایا گیا تھا۔

کچھ ضروری رسموں کے بعد از لان شاہ جو کہ کزنز کے نرغہ میں بیٹھا تھا انشراح کو بازوؤں میں اٹھائے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پیچھے سے کزنز کی ہوٹنگ سے انشراح میر شرم سے لال ہو گئی۔ اس نے خود کو گرنے سے بچانے کے لئے از لان کے گلے میں بازو ڈال لیے۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان شاہ اُسے اٹھائے کمرے میں لایا اور دروازے کو ایک ٹانگ کی مدد سے بند کیا۔ وہ نشاء کو بو نہی اٹھائے بیڈ پر لایا۔ نشاء کی دھڑکن تیز ہو چکی تھی۔ ازلان شاہ کتنی ہی دیر اس کے دلکش سراپے کو دیکھتا رہا اور پھر اُسے پکڑ کر ڈریسنگ کے پاس لایا۔

ڈریسنگ کے پاس اسے کھڑا کر کے اُسے ڈوپٹہ سے آزاد کیا اب اُس کا رخ اس کے زیور کی طرف تھا۔ جوں جوں ازلان زیور اتار رہا تھا وہاں وہاں اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتا رہا۔ انشراح میر اس کی انگلیوں اور پھر ہونٹوں کے لمس سے تڑپ اٹھی۔

ازلان اب بغور اس کے دلکش سراپے کو آئینہ میں دیکھ رہا تھا۔ پھر اس کی گردن پر اپنے ہونٹوں سے لمس چھوڑنے لگا۔ انشراح نے اپنے ہاتھوں سے ڈریسنگ کا سہارا لیا۔ ازلان شاہ نے اُسے بانہوں میں بھرتے بیڈ پر لا کر بٹھایا۔ اب اس کے سامنے بیٹھے خود کو شرٹ سے آزاد کیا۔

ازلان شاہ نے انشراح کے ہونٹوں کو اپنے لبوں میں قید کر لیا۔ اور اب اس پر اپنی شدتیں نچھاور کرنے لگا۔

انشراح اس کی شدتوں پر کبھی سمٹی کبھی شرماتی خود کو ازلان کے حوالے کر دیا۔



Posted On Kitab Nagri

صبح اٹھتے ہی انشراح نے اپنی بائیں سمت دیکھا وہ جگہ خالی دیکھ وہ حیران ہوئی ___ اتنے میں ڈریسنگ روم کا دروازہ کھلا از لان شاہ نشاء کو دیکھ کر ایک مسکراہٹ اچھالتا اس کی طرف بڑھا ___

گڈ مارنگ ہنی ___ از لان نے یہ کہتے ہی اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا ___ ایک شدت بھرا لمس چھوڑ کر واش روم کی طرف بڑھا ___

ناشتہ کرنے کے بعد از لان شاہ انشراح میر کو لے کر مری کے لئے روانہ ہوا ___ وہ پانچ دن مری قیام کا پروگرام بنا چکے تھے ___ ہفتے بعد ان کا ولیمہ تھا اور یہ کچھ دن از لان شاہ انشراح میر کے ساتھ بھرپور طریقے سے انجوائے کرنے لگا تھا ___

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



بند کمرے میں اس کی سسکیاں گونج رہی تھیں ___ کمرہ مکمل تاریک تھا ___ کمرے کے بالکل وسط میں بیڈ پر لیٹی وہ اپنی قسمت کا سوگ منارہی تھی ___

کچھ دن پہلے تک اس کی زندگی کیا تھی؟؟ آج اس کی زندگی کیا ہو گئی تھی ___

Posted On Kitab Nagri

آج وہ تنہا ہو چکی تھی اُس کا کوئی بھی اپنا اُس کے پاس نہیں تھا۔

اسے اچھی طرح یاد تھا وہ نشاء کی شادی کے لئے شاپنگ کرنے کے لئے نکلی تھی جب اس کی ہائر کی گئی ٹیکسی کے سامنے ایک سفید رنگ کی پراڈو آکر رکی۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتی اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولے ایک نقاب پوش آدمی نے اس کے ناک پر رومال رکھے اسے بے ہوش کر دیا۔

1 گھنٹے کے بعد اس کو ہوش آیا اُس نے خود کو ایک کمرے میں پایا۔ اس نے سامنے دیکھا تو وہ شخص صوفے پر بیٹھا بغور اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔

تم منمنم۔۔۔ وہ حیرانگی سے اُس شخص کو دیکھ رہی تھی اُس کے لئے اس شخص کی موجودگی بہت حیرت انگیز تھی۔

ہاں میں۔۔۔ کیسا لگا میرا سر پرانز؟؟؟؟ ہا ہا ہا ہا ہا ہا اس کے بھرپور قہقہے نے نور خان کو کانپنے پر مجبور کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ خود کو سنبھالتی وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرنے لگی مگر اس شخص نے اس کی یہ کوشش ناکام بناتے ہوئے اسے پیچھے سے پکڑ لیا۔

نو نو ایسے نہیں بڑی مشکل سے ہاتھ لگی ہو ایسے تو نہیں جانے دوں گا وہ شخص کمینگی سے بولا۔

نہیں پلیز مجھے جانے دو میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں نور خان منتوں پر اتر آئی۔

ٹھیک ہے جانے دوں گا مگر ون نائٹ سٹینڈ کے بعد وہ شخص بہت بے رحمی سے بولا۔

نور خان حیرانگی سے اُسے دیکھنے لگی یکدم اس کے دل میں اس شخص کے لئے نفرت جاگی۔

نور خان نے آگے بڑھ کر اُسے تھپڑ مارا جس پر وہ شخص طیش میں آیا۔

اور اُسے گھسیٹتے ہوئے دوسرے کمرے میں لے جانے لگا کمرے میں لاتے ہی اُس نے نور خان کو بیڈ پر پٹھا اور اپنی شرٹ اتار کر اس کے پاس بیڈ پر بیٹھا،

Posted On Kitab Nagri

نور خان پیچھے ہو رہی تھی کہ اس کی پشت بیڈ کر اُون سے لگی۔۔۔ تب تک وہ شخص اُس کے دونوں طرف بازو رکھے اس کی فرار کی راہیں مسدود کر چکا تھا۔۔۔

وہ اس پر جھکا جب نور نے اُس سے منت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

مجھ سے نکاح کر لو۔۔۔ اس کے بعد جو مرضی کرتے رہنا۔۔۔ پلیز مجھے یوں پامال مت کرو۔۔۔

وہ شخص بھی پر سوچ انداز میں اس سے دور ہٹا اور کسی کو کال ملائی۔۔۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

نکاح خواں کو لے کر آؤ بنگلو پر _____ 15 منٹ کے اندر _____ اور کچھ گواہ بھی لانا _____

15 منٹ کے بعد نور خان اس شخص کے نکاح میں آچکی تھی _____

نکاح کے بعد وہ شخص دوبارہ نور خان کے پاس آیا اور بغیر اسے کچھ سوچنے کا موقع دیئے اس کے لبوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا _____ نور خان کی سانس اکھڑنے لگی تو اس شخص کو بھی رحم آیا _____

اس نے اس کے لبوں کو آزاد کیا اور اب نور خان کے جسم کو بے لباس کیا _____
اُس نے خود کو بھی شرٹ لیس کیا اور نور پر حاوی ہو گیا _____

نور خان نہ چاہتے ہوئے بھی خود کو اس کے حوالے کر چکی تھی _____

Posted On Kitab Nagri

وہ شخص اُسے تین دن تک اپنے پاس رکھے ہوئے تھا اور اُسے اتنا مجبور کر رکھا تھا کہ اُس نے گھر کال کر کے ہاسٹل رہنے کا بہانہ کیا۔

وہ جانتی تھی کہ اُس کے اپنے اُس سے محبت کرتے تھے اس پر اعتبار کرتے تھے اس لئے کسی نے اس سے ہاسٹل کی بابت دریافت نہیں کیا۔

اور دوسری جانب اس شخص نے اس سے اپنا حق وصول کیا۔ وہ چاہ کر بھی اُسے انکار نہیں کر سکی کیونکہ وہ شخص چاہے جتنا بھی قابل نفرت تھا مگر تھا تو اس کا شوہر۔

نہ ہی نور خان اتنا مضبوط بیک گراؤ نڈر رکھتی تھی کہ اس شخص سے آزادی لیتی۔

www.kitabnagri.com

وہ ہار چکی تھی۔ اپنی انا بھی اپنا وقار بھی اور اپنی محبت بھی۔

نور خان نہیں جانتی تھی کہ ابھی تو اس کی آزمائشوں کا آغاز ہوا تھا ابھی انجام باقی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نور خان بے دلی سے ناشتہ کرنے لگی آدھے گھنٹے بعد احمد ریشما کو لے کر کمرے میں داخل ہوا _____

نور جلدی سے اٹھتے ریشما کے گلے لگی اور جی بھر کر روئی _____ وہ جانتی تھی کہ ریشما خان اُس کے لالہ پر دل و جان سے فریفتہ تھی اور وہ چاہتی تھی کہ اس کے لالہ کی ویران زندگی کو روشنی سے بھر دے

مگر ایسا ممکن نہ تھا ولی خان ریشما کی ہر امید توڑ کر جاچکا تھا اور خود تک آتے تمام راہ مسدود کر چکا تھا _____

مگر پھر بھی ایک امید ابھی بھی قائم تھی ریشما خان کی نہیں نور خان کی _____ وہ اپنے لالہ کو کسی طرح منالے گی اور اب وہ فیصلہ لے چکی تھی _____



www.kitabnagri.com

رجاء میر اپنی دوست کے ساتھ ایک بار کلب میں بیٹھی تھی جب آزر شاہ اُس کے پاس آیا _____

ہے مس میر _____ ہاؤ آریو _____ آزر شاہ نے خوشدلی سے اُس سے پوچھا

فائن _____ رجاء میر یک لفظی جواب دیتی اُٹھی جب آزر شاہ نے اُسے اپنی بانہوں کے گھیرے میں لے لیا _____

Posted On Kitab Nagri

کم آن مس میر _____ اب تو ہماری رشتہ داری ہے ایک دوسرے کے ساتھ _____ ہم سے ایسے نظریں تو مت چرائیں _____

چلیں ڈانس کرتے ہیں _____ ہم بھی اکیلے ہیں _____ آپ بھی اکیلی ہیں _____
آزر شاہ کے لہجے سے خباثت صاف جھلک رہی تھی _____

وہ رجاء کو کمر سے پکڑنے لگا جب ایک آواز پر چونکا _____

اهاں آزر شاہ _____ آپ سے کس نے کہا کہ رجاء میرا کیلی ہیں،،، ہم ہیں ان کے پار ٹنرا احمد خان _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com
اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

رجاء میر نے حیرت سے مڑ کر دیکھا احمد خان سفید پیٹ اور بلیک ڈریس پیٹ پہنے بلیک بالوں کو ایک سٹائل سے سیٹ کیے سرخ و سفید رنگت کے ساتھ بہت خوب رو لگ رہا تھا۔

وہ ایک مسکراہٹ ہونٹوں پر سجاتا رجاء میر کو کمر سے پکڑے تقریباً گھسیٹتے ہوئے سیٹج تک لایا۔ اور اب اُس کے ساتھ ڈانس کے سٹیپ کرنے لگا وہ دونوں ڈانس کرتے کرتے بہت قریب ہو رہے تھے اُن کی قربت کو دیکھتے ہوئے آزر شاہ نے اپنی مٹھیوں کو بھینچ لیا۔

جب احمد خان نے ایک تنبیہی نظر اُس پر ڈالی اور اُسے بہت کچھ باور کرایا۔

Posted On Kitab Nagri

آز شاہ اُس کی نظروں کا مطلب سمجھتا ہوا وہاں سے غصے سے نکل گیا۔

جب احمد خان نے رجا میر کی کمر سے ہاتھ ہٹایا اور اُسے سرد لہجے میں بولا۔

عزت دار گھرانے کی لڑکیاں یوں راتوں کو کلبوں میں بیٹھ کر اپنی عزت کا تماشہ نہیں بناتی رجا میر۔

احمد خان کے سرد لہجے پر رجا میر کانپ اُٹھی اور وہیں سر جھکائے آنسو بہانے لگی جب اُس کی غصیلی آواز گونجی۔

اب گھر چلیں محترمہ۔ میر حاکم آپ کے انتظار میں بیٹھے ہوں گے۔

میں جس کے انتظار میں ہوں اُس کے لوٹ آنے کی اُمید ہے تمہیں۔ رجا میر نے بے چینی سے پوچھا۔

اُن کی ذات بکھر چکی ہے۔ جب اُن کو لگا کہ وہ خود کو سمیٹ سکتے ہیں وہ واپس ضرور آئیں گے۔

احمد خان نے رجا میر کے ڈوبتے دل کو ایک اور اُمید کی روشنی تھمائی۔

Posted On Kitab Nagri



ازلان شاہ نے اپنے اور انشراح کے لئے سویٹ بک کروایا تھا ___ وہ دونوں مری میں انجوائے کر رہے تھے ___ دن ان کا گھومتے گزرتا اور رات انشراح ازلان کی بانہوں میں گزارتی ___ وہ ازلان کی قربت میں مکمل طور پر مدہوش تھی یہاں تک کہ وہ ولی خان کو بھی بھول چکی تھی شاید نکاح کے بندھن میں طاقت ہی اتنی ہوتی ہے کہ دو لوگ ایک دوسرے کے نکاح میں بندھنے کے بعد ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہوئے بغیر نہیں رہ پاتے ___

یہی حال انشراح میر کا تھا وہ ازلان شاہ سے نکاح کے بعد ولی خان کو یاد نہیں کرتی تھی ___

شاید ولی خان نے جس طرح اُسے اور اس کی محبت کو رد کیا تھا وہ چاہ کر بھی یہ تذلیل نہیں بھولی تھی ___

ولی خان کو اُس نے آخری وقت تک موقع دیا، مگر وہ چلا گیا انشراح میر کو تنہا چھوڑ کر ___

اس نے اپنے جذبات ارمان سب ولی کے ساتھ ہی ختم کر دیئے تھے ___

Posted On Kitab Nagri

اب وہ از لان شاہ کے ساتھ اس رشتہ کو نبھانا چاہتی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ ولی کے جانے کے بعد اُس کے دادا سائیں کا مان بھی ٹوٹے۔

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی از لان کے رنگ میں رنگ چکی تھی کیونکہ اب وہ اپنے بوڑھے دادا کی عزت کو مقدم رکھنا چاہتی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ ولی خان جو اس کے دادا کی عزت کی خاطر چلا گیا وہ اس عزت کو اپنے کسی بھی عمل سے نیلام کرے۔

اُف یہ محبت۔ کیا عجب تماشہ کر چکی تھی انشراح میر کے ساتھ۔

وہ معصوم لڑکی اپنے ہاتھوں محبت کو قربان کر چکی تھی ایک طرف غصہ تھا ناراضگی تھی کہ ولی نے اپنا یا نہیں۔ دوسری جانب اس کا سر کٹنے سے بچانے کو خود کو دان کر دیا۔ ایک طرف دادا کی عزت کی پرواہ نہ کرتی انشراح میر اب فقط اس لئے لبوں پر قفل لگا چکی تھی کہ اس کے دادا کی عزت حقیقت میں اس کے ولی خان کا فرض تھی۔ وہ اس فرض کو نبھا رہی تھی جو ولی اس پر لازم کر گیا تھا۔

کیا سوچ رہی ہو مسز شاہ؟؟۔ از لان شاہ نے اُسے بانہوں کے حصار میں لیا۔

کچھ بھی نہیں۔ انشراح میر نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے ___ از لان شاہ نے کچھ کھوجنے کے انداز میں کہا ___

از لان ___ ایسا کچھ نہیں ہے ___ میں بس یہ سوچ رہی تھی کہ آپ نے مجھ سے شادی کیوں کی؟؟

انشراح میر نے از لان سے سوال کیا ___

تمہاری آنکھیں ___

از لان نے جواب دیا ___



ایسا کیا ہے میری آنکھوں میں ___؟؟ انشراح میر نے استفسار کیا ___

www.kitabnagri.com

وہ خود بھی تو ولی خان کی آنکھوں کی دیوانی تھی ___ اس نے سوچا بھی نہ تھا کہ اس کی نیلی آنکھیں بھی کسی کو مدہوش کر سکتی ہیں ___

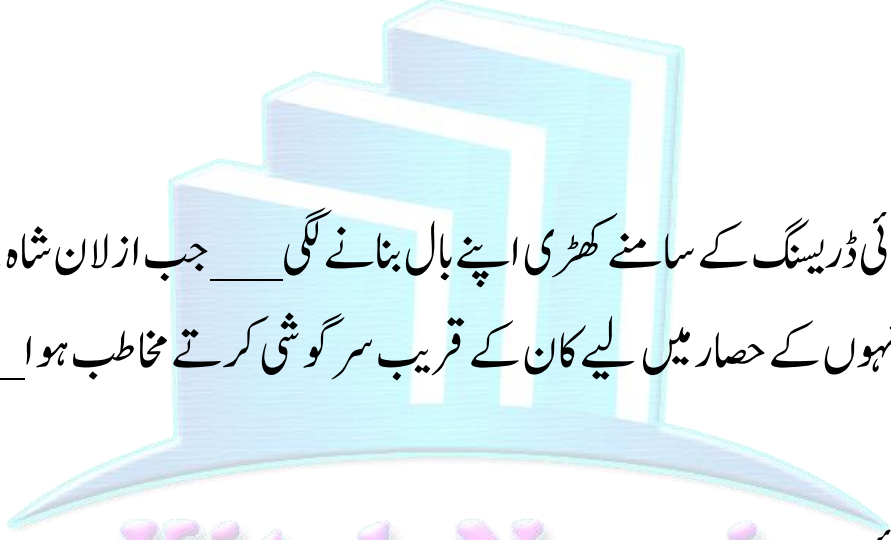
تمہاری آنکھیں دلنشین میخانہ ہیں ___ تمہارا جسم مسرور کر دیتا ہے ___ تمہاری قربت مدہوش کن ہے ___ تم سراپہ عشق ہو انشراح میر ___

Posted On Kitab Nagri

از لان شاہ یہ کہتے ہی اُسے بازوؤں میں بھرتے بیڈ پر لے آیا۔ اور اب اس پر جھکا اس کے پور پور پر اپنا لمس
چھوڑنے لگا۔

رات یونہی ایک دوسرے میں گم گزر گئی۔ صبح انشراح کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو چادر سے ڈھانپتے واش روم
کارخ کیا۔

وہ جیسے ہی نہا کر باہر آئی ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اپنے بال بنانے لگی۔ جب از لان شاہ بیدار ہوتا اس کے
قریب آیا اور اسے بانہوں کے حصار میں لیے کان کے قریب سرگوشی کرتے مخاطب ہوا۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جام پر جام پینے کا کیا فائدہ
رات گزرے گی ساری اتر جائے گی
تیری نظروں سے پی ہے خدا کی قسم
عمر ساری نشے میں اتر جائے گی۔

از لان شاہ انشراح کے کان میں شعر کہتا اُسے سُن کر گیا۔ انشراح میر یکدم اس سے الگ ہوئی اور اسے پھٹی
نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ _____؟؟؟

ازلان اس رات آپ آئے تھے میرے روم میں _____؟؟ انشراح ابھی بھی یقین بے یقینی کے بیچ پھنسی ہوئی تھی _____

ہاں میری جان وہ میں ہی تھا _____ ازلان شاہ اُسے کمر سے پکڑتے اپنے قریب کرتا اس کے کانوں کی طرف جھکا _____

کیوں؟ انشراح میرے ڈبڈباتی نظروں سے اسے دیکھا _____

اس کیوں کا جواب جلد دوں گا مسز شاہ _____ ازلان شاہ یہ کہتے ہی اُس سے الگ ہوا _____

www.kitabnagri.com

انشراح میرا اس کی پشت کو دیکھتی رہی جو بھی تھا جیسا بھی تھا مگر اُسے ازلان شاہ کا یہ انداز پسند نہیں تھا اس شخص نے اس پر پہلا تاثر بالکل بھی اچھا نہیں چھوڑا تھا _____

اُسے بے اختیار ولی خان یاد آیا تھا _____ وہ شخص اس کی عزت کا محافظ تھا _____ وہ بے تحاشہ محبت اور چاہت کے قابل تھا _____

Posted On Kitab Nagri

انشراح میروہیں اسٹول پر بیٹھی گم سم سی اس رات کے بارے میں سوچنے لگی۔

اُسے اب از لان شاہ سے گھن آنے لگی۔ وہ اس لمس کو محسوس کیوں نہ کر سکی۔

اف وہ شخص تو مجھے نوچنے آیا تھا مگر از لان کا لمس۔ از لان کے لمس میں احترام تھا شاید۔ جو بھی ہے از لان کو یہ نہیں کرنا چاہیے تھا، ولی یہ کیا کر دیا آپ نے،؟؟ کس کے حوالے کیا اپنی نشاء کو۔

وہ کتنی ہی دیر ولی اور از لان کا موازنہ کرتی رہی۔



www.kitabnagri.com

یہ منظر ہے اسلام آباد کی سڑکوں کا۔ جہاں ایک تیز رفتار لینڈ کروزر تمام گاڑیوں کو کراس کرتی جا رہی تھی۔ گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا از لان شاہ تھری پیس سوٹ پہنے خوبصورتی سے بالوں کو بغیر کسی جیل کے سیٹ کیے، بانیں ہاتھ میں امپورٹڈ رسٹ واچ پہنے ہاتھوں کی انگلیوں میں عقیق اور پکھراج جیسے قیمتی پتھر کی بنی انگوٹھیاں پہنے بڑے مصروف انداز میں گاڑی چلا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ساتھ ہی ایک نظر اپنے پہلو میں بیٹھی سچی سنوری انشراح میر پر ڈال لیتا ___ انشراح میر پیچ کلر کا خوبصورت برائڈل ڈریس پہنے ہوئے تھی ___ جس کا گلہ بہت گہرا تھا ___ گلے میں ایک قیمتی ہیروں سے جڑا خوبصورت ہار ڈالے میچنگ آویزے کانوں میں ڈالے بالوں کو کرل کیے سوٹ میک اپ میں بھی دلکش لگ رہی تھی ___ ایک شرمیلی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر تھی ___

وہ ان 5 دنوں میں از لان شاہ کی قربت میں مکمل طور پر مدہوش ہو چکی تھی ___
آج اُن کا ولیمہ تھا جس کا اہتمام بڑی شان و شوکت سے کیا گیا تھا ___

از لان شاہ لب بھینچے گاڑی چلانے میں مصروف تھا ___ جب انشراح کی آواز اُس کے کانوں میں گونجی ___،

شاہ آپ کی زندگی میں مجھ سے پہلے کبھی کوئی لڑکی آئی؟؟ انشراح کے سوال پر از لان شاہ کے سامنے نور کا سراپہ جگمگایا ___ اس کی جلت رنگ ہنسی ___ اس کے گالوں کا ڈمیل اور وہ بے اختیار بول اُٹھا ___

ہاں ___ از لان کی بات سُن کر انشراح ہلکی پھلکی ہو گئی ___ اس کے نزدیک محبت جرم نہیں تھا ___ وہ بھی تو ولی خان سے محبت کرتی تھی ___

Posted On Kitab Nagri

"ابھی بھی اس کو پسند کرتے ہو تو بتا سکتے ہو آپ مجھے۔۔" اس کے پوچھنے پر وہ چند پل اسے خاموشی سے دیکھتا رہا تھا۔ اندر کہیں اس کا دل ڈول سا گیا تھا۔

نچلا لب دانتوں تلے دبائے وہ اسے دیکھنے کے علاوہ اور کر بھی کیا سکتا تھا۔؟

پھر آہستہ سے بولا۔۔

"نہیں۔۔ کسی کو پسند نہیں کرتا میں۔۔"

"جھوٹ مت بولیں از لان ابھی تو آپ نے اعتراف کیا۔۔" وہ اپنی بات پر مصر تھی۔ اس کے لبوں پر ہلکی سی اُداس مسکراہٹ ابھری تھی

"جس لڑکی کو پسند کرتا ہوں میں۔۔ وہ مجھے پسند نہیں کرتی۔۔" اس نے کہا تو وہ آنکھیں یگانخت ہی پھیلا کر سیدھی ہوئی پھر ابرو نا سمجھی سے اکٹھے کر کے اسے دیکھا۔

"کیوں؟ کیوں پسند نہیں کرتی وہ آپ کو" اسے جیسے بہت بُرا لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ کہتی ہے مجھ جیسے جنگلی طبیعت رکھنے والے انسان سے شادی نہیں کر سکتی۔۔" کان کی لو کُھجا کر مزے سے
کہا تو انشراح کا منہ ہی کُھل گیا۔

آنکھوں میں غصہ اُترا۔۔ از لان کو سانس لینے میں دُشواری سی ہونے لگی تھی۔۔ کتنی خوبصورت آنکھیں
تھیں اس لڑکی کی۔۔ بالکل کانچ سی شفاف۔۔ ان آنکھوں کے سامنے دنیا کی ہر شے ہچ لگنے لگتی تھی۔

"کون کم عقل لڑکی ہے یہ؟؟"
انشراح نے پھر سے سوال کیا۔

"وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے۔۔ اور وہ جو لب کھولے اسے کچھ کہنے ہی لگی تھی ٹھہر سی گئی۔ کُھلے لب بند
کر لیے۔۔ آنکھوں میں دُکھ سا ابھر آیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آئی ایم سوری۔۔ آئی تھٹ"

"کوئی بات نہیں۔۔ از لان نے بات بدلی

Posted On Kitab Nagri

"کیا بہت اچھی لگتی ہے وہ لڑکی۔۔؟" کچھ لمحے بعد اس نے نرمی سے پوچھا تھا۔ وہ نچلا لب دبائے گاڑی چلانے میں مصروف تھا۔ پھر آہستہ سے اثبات میں سر ہلایا۔۔

"بہت زیادہ۔۔"

دو لفظ کہے تھے بس اس نے۔۔ لیکن وہ دو لفظ بہت بھاری تھے۔۔ بو جھل سے۔۔

😞😞😞😞😞😞

وہ ہال میں پہنچ چکے تھے۔۔ از لان شاہ ایک سٹائل سے گاڑی سے نکلا اور پھر گھومتا ہوا فرنٹ ڈور کھول کر انشراح کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔

جسے اُس نے بلا جھجک تھام لیا۔۔ وہ از لان کا سہارا لیتے گاڑی سے نکلی۔۔ اب سب کی نظریں ان دونوں کی طرف تھیں جیسے ہی وہ اینٹر ہوئے کیمرہ مین سپاٹ لائٹ میں ان دونوں کو فوکس کیے ہوئے تھا۔۔

ہال میں ڈھول کی تھاپ پر ان کا استقبال کیا گیا۔۔ کیونکہ واصف شاہ کا تعلق ایک دیہی علاقے سے تھا اس لئے انہوں نے بڑی دھوم دھام اور روایات کے مطابق از لان کا ویلکم کیا۔۔

از لان انشراح میر کو تھامے اسٹیج تک پہنچا جہاں سب لوگ ان سے ملنے لگے اور قیمتی تحائف پیش کیے گئے۔۔

Posted On Kitab Nagri

میر حاکم بھی پہنچ چکے تھے _____ انشراح اُن کو دیکھتے ہی گلے ملی _____ اور نور خان جو دھیرے دھیرے قدم اُٹھاتی سیٹج کی طرف بڑھ رہی تھی از لان شاہ اُسے دیکھتے ہی نظریں پھیر گیا _____

انشراح آگے بڑھ کر اُس سے گلے ملی اور اب دونوں سیٹج پر بیٹھی باتیں کرنے لگیں نور خان بو جھل دل کے ساتھ بیٹھی تھی _____

از لان شاہ سیٹج سے اتر کر ایک کارنر میں رکھے صوفے پر بیٹھ گیا _____ اُس نے تھکنے والے انداز میں سر صوفے کی پشت پر گر آیا اور آنکھیں بند کر لیں _____

نہیں میں ایسا نہیں کروں گا _____
اوہ کم آن از لان شاہ تمہیں یہ سب کرنا ہو گا _____ از لان شاہ کے دل و دماغ میں جنگ چھڑ چکی تھی جب اُس نے آنکھیں کھول کر ویٹر کو بلایا _____
www.kitabnagri.com

اور ٹرے سے شراب کا گلاس اُٹھایا اور ایک ہی گھونٹ میں وہ زہریلہ مشروب اپنے حلق میں اتارا _____

اور پھر ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کر تا سیٹج پر چڑھا _____

Posted On Kitab Nagri

لیڈیز اینڈ جیٹلمین مے آئی ہیو پورا ٹینشن پلینز _____ از لان شاہ مانک ہاتھ میں پکڑے مخاطب ہوا _____

تمام لوگوں کی نظریں اُس پر تھیں انشراح میر نے بھی ایک مسکراتی نگاہ اس کی طرف اچھالی

از لان شاہ اس کی طرف دیکھے بغیر مزید گویا ہوا _____

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ آپ لوگ یہاں اس شہر کے مشہور بزنس ٹائیکون از لان واصف شاہ کے دعوتِ ولیمہ میں شریک ہوئے ہیں _____ سامنے دلہن کے لباس میں ملبوس سچی سنوری یہ لڑکی میری بیوی ہے _____ اس ملک کے سب سے مایہ ناز سیاستدان میر حاکم کی اکلوتی پوتی انشراح میر حاکم _____

از لان شاہ نے ایک نظر میر حاکم کی طرف دیکھا اور پھر پورے مجمع کو دیکھا اور بولا _____

www.kitabnagri.com

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اسٹیج پر بیٹھی اس لڑکی کا کردار کسی طوائف سے بھی زیادہ بُرا ہے _____ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ کردار طوائف کا بھی ہوتا ہے مگر اس لڑکی کا تو کوئی کردار ہی نہیں ہے _____

از لان شاہ کے الفاظ تھے کہ نشتر جس نے انشراح میر کو چھلنی کر دیا وہ یکدم اٹھی اور اُس کی طرف بڑھی _____

Posted On Kitab Nagri

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں از لان ___؟؟ انشراح میر نے اُس کی طرف قدم بڑھائے جب از لان شاہ نے اپنے قدم پیچھے کر لیے ___

جی بالکل ٹھیک سنا آپ نے مجھ پر تو شادی کی پہلی رات یہ انکشاف ہوا کہ میری یہ سوکا لڈ بیوی ایک بد کردار عورت ہے ___ مگر پھر بھی میں نے اُسے ایکسپٹ کیا ___ عزت دی ___ اور اسے لے کر مری ٹرپ پر چلا گیا ___ مگر وہاں پہنچتے ہی اس نے اپنے عاشق کو وہاں بلو الیا اور اس کے ساتھ رنگ رلیاں منانے لگی ___ مجھے نشے کی ڈوز دے کر خود اپنے یار کے ساتھ عیاشیاں کرتی رہی ___ اب آپ لوگ بتائیں کیا ایسی عورت کے ساتھ رہنا چاہیے کہ نہیں؟؟؟

از لان شاہ بول رہا تھا اور انشراح میر کی حالت ایسی تھی گویا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے ___

ہال میں لوگوں کی چہ میگوئیاں ہونے لگیں ___ کچھ کے لئے یہ سب نارمل گوسپ تھا کچھ کے لئے چٹ پٹی خبر ___ صرف ہال نہیں بلکہ گھروں میں بیٹھے لوگ بھی سن رہے تھے از لان شاہ نے میڈیا کو بلا رکھا تھا جو کہ اس کے ریسپشن کی لائیو کورج دینے والا تھا ___ ،

از لان شاہ وہیں سب کی طرف دیکھتے انشراح کی طرف بڑھا اور اُسے کندھوں سے تھامے بولا ___

Posted On Kitab Nagri

اُس مال میں تم نے مجھے بے عزت کیا___ میری کردار کشی کی___ آج میں نے تمہیں بھری دنیا میں
بے عزت کر کے اپنا بدلہ لے لیا___

میں نے معافی مانگی تھی___ انشراح میر نے تڑپتے ہوئے کہا___

تمہاری معافی سے میری عزت واپس نہیں آئی تھی___

میں نے بدلہ لے لیا___ یہ تھا میرا بدلہ___

ازلان شاہ مسکرایا اور اُس کے کانوں کی طرف جھکا___

By the way thank you for those nights___ you

Kitab Nagri

are so tasty but less than my Wife___

www.kitabnagri.com

ازلان شاہ آنکھ دباتے بولا___ اُس کی بات نے انشراح میر کو بہت شرمندہ کیا___ اُس کی حالت ایسی تھی کہ
زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے___

انشراح میر کو اپنا آپ اب واقعی کسی کال گرل کی طرح لگا___

Posted On Kitab Nagri

از لان شاہ نے ایک نظر نور خان کی طرف دیکھا اور پھر لوگوں کو دیکھ دوبارہ مانگ تھام لیا۔

جیسا کہ آپ سب یہاں میرے ولیمہ کی خوشی میں آئے ہیں تو میں آپ کا تعارف اپنی خاندانی بیوی سے کروانا چاہوں گا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

وہ آگے بڑھتا نور خان کا ہاتھ تھامے ساتھ لگائے لوگوں کی طرف دیکھنے لگا

Meet my Wife ___ My Shah-E-Man ___ light of my Life ___ Mrs Noor
Azlan Shah ___ welcome to the family my Dear wife ___ you are my
whole world ___ my Real wife ___ my Honour ___

میں نے اپنی فیملی کی موجودگی اور رضامندی سے نور خان سے شادی کی ___ وہ کچھ دن پہلے اُس سے شادی کو
حذف کر گیا

جبکہ اُس کی بات سنتے ہی نور خان خاموشی سے سر جھکائے کھڑی رہی ___ اور انشراح میر نے سر اٹھا کر اُسے
دیکھا تو بے یقینی سی اس کے رگ و ہے میں تھی

میر حاکم جن کی برداشت سے سب باہر ہو چکا تھا وہ آگے بڑھے اور ایک تھپڑ نور خان کو مارنے لگے جسے از لان
شاہ نے پیچ راستے میں ہی روک دیا

Posted On Kitab Nagri

میر صاحب میری بیوی کی طرف اٹھنے والے ہر ہاتھ کو جڑ سے کاٹ پھینکنا جانتا ہوں میں ___ آئندہ یہ غلطی
کبھی مت کرنا آپ ___

وہ ان کو دھکے دیتا ہر لحاظ و ادب بھول چکا تھا ___ انشراح میر آگے بڑھتے میر حاکم کو گرنے سے بچانے کے لئے
دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ایک نفرت بھری نظر نور اور از لان پر ڈالے آگے بڑھی ___

از لان شاہ اُسے جاتے دیکھ نور کو کمر سے پکڑے سیٹج پر بیٹھنے لگا ___ جب انشراح میر کی آواز سنائی دی ___

از لان شاہ تم نے آج بھری محفل میں مجھے زلیل و رسوا کیا میرا اللہ ایک دن تمہیں بھی زلیل کرے گا ___ تم
نے مجھے برباد کیا ایک روز تم بھی برباد ہو گے ___

تم نے میاں بیوی کے رشتے کو پامال کیا ___ تم پوری زندگی اس رشتے کی خوبصورتی و سکون کے لئے ترسو
گے ___ تم نے میرے بوڑھے دادا کی توہین کی ___ تم کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گے ___

اور تم نور خان ___ تم تو آستین میں چھپا سانپ نکلی ___ مگر کوئی بات نہیں ___ اللہ خوب انصاف کرنے والا
ہے ___ تم دونوں کبھی آباد نہیں ہو گے ___ آباد ہو کر بھی برباد رہو گے ___

Posted On Kitab Nagri

تم دونوں موت کی بھیک مانگو گے مگر تم دونوں کو موت نہیں آئے گی ___ تم دونوں موت کے لئے ترسو گے یہ زندگی تم دونوں کے لئے سزا اور عبرت کا نشان بنے گی ___

وہ یہ کہتے ہی وہاں سے چلی گئی ___ جبکہ نور خان وہیں ساکت کھڑی اُسے جاتا دیکھنے لگی ___
ازلان شاہ اُس کے جاتے ہی نور کی طرف بڑھا اور فوٹو سیشن کرانے لگا ___

خوشی اُس کے انگ انگ سے چھلک رہی تھی ___ وہ نور خان کو حاصل کر چکا تھا ___ انشراح میر سے تھپڑ کا بدلہ لے چکا تھا ___ اب اور کیا چاہیے تھا اُسے ___

یہ سب کیا تھا؟؟؟ نور نے اُس کی طرف دیکھ کر سوال کیا ___

بدلہ ___ ایک مرد کا بدلہ ___ ازلان شاہ سرد لہجے میں بولا ___
www.kitabnagri.com

وہ نور کے ساتھ بیٹھا باتیں کرنے لگا ___

واصف شاہ اب ہال میں موجود لوگوں کے سوالوں کے جواب دینے لگے ___ انہوں نے ایک نظر ازلان شاہ کو دیکھا ___ انہیں ازلان کی یہ حرکت ایک آنکھ نہ بھائی مگر وہ بے بس تھے

Posted On Kitab Nagri



Mr Wali khan you are under arrest _____

ولی خان جو کہ ابھی ابھی ایئر پورٹ پہنچا تھا چیکنگ کے دوران ہی اس کے بیگ سے ڈرگزرآمد ہونے پر پولیس نے اُسے پکڑ لیا _____

وہ حیران پریشان سا کھڑا دیکھتا رہا _____ اس وقت اس کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا وہ صورتحال کو سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا _____



اُس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے _____

دیکھیں میں نہیں جانتا یہ میرے بیگ میں کیسے آئے _____ پلیز مجھے ایک بار میرے ہوٹل کے مالک سے بات کرنے دیں _____ میں ان کے کہنے پر ہی لندن جا رہا ہوں _____

ولی خان نے اپنی تئیں اُسے سمجھانے کی کوشش کی _____

Posted On Kitab Nagri

ہر مجرم پکڑے جانے کے بعد یہی بولتا ہے _____ شکل سے تو شریف لگتے ہو مگر _____ حرکت دیکھو اپنی
کتنے معصوم ان ڈرگزر کی وجہ سے برباد ہوں گے _____ ڈونٹ یو ہیو اپنی آئیڈیا _____

لے جاؤ اس کو پولیس اسٹیشن _____ انسپکٹر نے اُسے لے جانے کا حکم دیا _____

ولی خان کو آج دس دن ہو چکے تھے وہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے تھا مگر اس کا کوئی پرسان حال نہ تھا _____

وہ چاہ کر بھی نور سے رابطہ نہیں کر پا رہا تھا کیوں کہ وہ نور کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا _____

ریشما _____ اچانک سے اسے ریشما کا خیال آیا _____

اس نے حوالدار سے فون کال کرنے کی درخواست کی _____ اور اب تمام معاملہ اس کے گوش گزار کیا _____

ریشما کیا تم مجھے نشاء بی بی کی کوئی خیر خبر دے سکتی ہو؟؟ اور نور کی بھی _____

ریشما خان جو کہ تمام حالات کے بارے میں سب جانتی تھی اُس نے کچھ سوچتے ہوئے ولی کی طرف دیکھا اور پھر
_____ بولی _____

Posted On Kitab Nagri

خان ___ نشاء بی بی تو باہر چلی گئی اپنے شوہر کے ساتھ اور نور خان نے بھی شادی کر لی ہے ___ میر سائیں بھی ملک سے باہر چلے گئے ___

کیا ___ یہ کیا بکواس ہے؟؟ ایسا نہیں ہو سکتا ___ میر سائیں کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا تم جھوٹ بول رہی ہو ___

مجھے کیا ضرورت تھی جھوٹ بولنے کی یہی سچ ہے ___ ریشما خان نے ٹھوس لہجے میں کہا ___

اچھا احمد سے کہہ کر مجھے یہاں سے نکلواؤ ___ میں تمہارا یہ احسان نہیں بھول سکتا ___ تم بدلے میں جو مانگو گی دوں گا ___

ولی خان کی بات پر ریشما خان کا دماغ تیزی سے چلا ___ اور اس نے ولی کو انتظار کا کہا

اب وہ اپنی ایک دوست کے پاس بیٹھی اُسے سب کچھ بتا رہی تھی ___ دیکھو ثانیہ تم اپنے پاپا سے کہہ کر کسی طرح ولی کو نکلواؤ ___

اس کی دوست کے پاپا ایک کامیاب لائبریری تھے انہوں نے اپنے اثر و رسوخ سے ولی کو اس کیس سے بری کروایا ___ ،

Posted On Kitab Nagri

ولی خان سب سے پہلے میر ولا آیا مگر وہاں تالہ دیکھ کر اس کے تمام شکوک کی تصدیق ہو گئی۔



آج وہ کافی دنوں کے بعد اپنے اپارٹمنٹ آیا تھا جب اُسے ایک لیٹر موصول ہوا۔

اس نے جیسے ہی وہ لیٹر پڑھا تو دھاڑیں مار مار کر رویا۔

لالہ جب تک آپ کو یہ خط ملے گا تب تک میں دور جا چکی ہوں گی۔ لالہ میں از لان سے محبت کرتی ہوں اور

میں نے ان سے شادی کر لی ہے۔ پلیز مجھے مت ڈھونڈنا۔

ولی خان کو اس اپارٹمنٹ کی چھت خود پر گرتی محسوس ہوئی۔

www.kitabnagri.com

نور یہ تم نے کیا کیا؟؟؟ تم نے نشاء بی بی کی سوتن بن کر ان پر بہت بڑا ظلم کیا ہے۔ میں اب میر سائیں کا سامنا

کیسے کروں گا؟؟؟ نور۔ تمہاری خود غرضی نے تمہارے لالہ کو تباہ کر دیا نور۔

ولی خان خیالوں میں نور سے مخاطب ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

جب ریشما خان اس کے اپارٹمنٹ پہنچی

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟ ولی خان نے سرد لہجے میں دریافت کیا۔

آپ نے کہا تھا ناں کہ میں آپ کو جیل سے نکلواؤں تو بدلے میں جو مانگوں گی آپ دیں گے۔

اس نے امید بھری نظروں سے ولی کو دیکھا۔

ہاں کیونکہ ولی خان زبان کا پکا ہے۔ تمہیں جو چاہیے مانگو۔

ہم سے شادی کر لیں۔ ہمیں اپنے نکاح میں لے لیں۔ ورنہ ہم ابھی کے ابھی اس بلڈنگ سے کود کر اپنی جان

دے دیں گے۔ ریشما خان نے خود سری سے کہا۔

کیا؟؟؟ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے؟؟ میں تم سے شادی کیسے؟؟ میں تو نشاء بی بی سے محبت کرتا ہوں۔

ولی نے جلدی میں ایک انکشاف کیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تو نشاء بی بی تو خوش ہے از لان کے ساتھ اور نور بھی ___ ایسے میں اب آپ کو مجھے اپنانا ہو گا ___ ویسے بھی اب آپ زبان دے چکے ہیں ___

ولی خان نے کچھ سوچتے ہوئے فیصلہ لیا ___

ٹھیک ہے آپ کو مجھ سے نکاح کرنا ہے میں نکاح کے لئے تیار ہوں ___ مگر اس کے بعد تم مجھ سے اور کچھ نہیں مانگو گی ___ ولی خان کے سر دلہجے نے ریشما کو ساکت کر دیا ___

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے ___ آپ نکاح خواں کو بلائیں ___

اور یہاں ریشما خان نے گھائے کا سودا کر لیا ___ اس نے احمد کو بلوایا ___ احمد یہ سب معاملہ سن کر حیران ہریشان ہوا ___ اور اپنی بہن کی خود غرضی پر بیچ و تاب کھانے کے سوا کچھ نہ کر سکا ___

احمد کی رضامندی سے چند گھنٹوں بعد وہ ریشما خان سے مسز ریشما ولی خان بن چکی تھی ___

Posted On Kitab Nagri

ولی خان نکاح کے فوراً بعد اپنے باس سے ملنے چلا گیا۔ انہوں نے اس کے لئے آسٹریلیا کا ٹکٹ کنفرم کروایا۔ اور کچھ ضروری معاملات طے کرنے کے بعد ولی خان دو دن بعد آسٹریلیا کے لئے روانہ ہونے والا تھا۔

ریشما خان کو احمد اپنے ساتھ گھر لے کر گیا اور اس کو خوب بے عزت کیا۔ مگر ریشما پر تو گویا ولی کو پانے کا جنون سوار تھا۔

احمد کے والد جیسے ہی گھر لوٹے تو احمد کو ریشما پر چلاتے حیران ہوئے جب ان کے استفسار پر احمد نے اُن کے گوش گزار سارا واقعہ کیا جسے سننے کے بعد ان کے والد کو شرمندگی بھی ہوئی اور یک گونہ سکون محسوس ہوا۔

وہ یہی تو چاہتے تھے کہ ولی خان ان کا داماد بنے۔ بیشک ان کی بیٹی کا طریقہ غلط تھا مگر کہیں نہ کہیں ان کی دلی مراد پوری ہوئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

انہوں نے اگلے روز ہی ولی کو بلایا۔ اور اُس کے سامنے ہاتھ جوڑے درخواست کی کہ ولی اب اپنی امانت کو ان کے پاس سے لے جائے۔ انہوں نے ولی کو اپنی بیماری کا بتایا جس پر ولی نے ناچاہتے ہوئے بھی ریشما کی زمرہ داری اٹھانے کا فیصلہ کیا۔

ولی کے ہوٹل کا باس بہت اچھا تھا اُس نے ولی کی مجبوری سمجھتے ہوئے ریشما کا ٹکٹ بھی فائل کیا۔

Posted On Kitab Nagri

احمد ایئرپورٹ پر جب اُسے سی آف کرنے گیا تو ولی کے الفاظ نے اسے ساکت کر دیا۔

میری بہن میری بیٹی تھی احمد۔ اُس نے مجھے کسی سے نظر ملانے کے قابل نہیں چھوڑا۔ میں نے محبت کے معاملے میں تمہاری اور اپنی بہن کو خود غرض پایا ہے۔ مگر وہ خود غرض نہیں تھیں۔ وہ سب سے الگ تھیں احمد، میں میری بہن کی خود غرضی کے بعد اب اُن کو فیس کرنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ ان کا خیال رکھنا تمہاری اولین ذمہ داری ہے احمد۔

احمد خان نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا اور بولا۔

اگر اتنی محبت ہے ان سے تو اپنا کیوں نہیں لیا تھا اُن کو۔ میں اور محبت ایک دوسرے کے لئے نہیں بنے احمد خان۔ ولی خان یہ کہتا ہی اس کے گلے ملتا اناؤنسمنٹ کی طرف متوجہ ہوا۔

یوں وہ اس ملک سے چلا گیا۔ وہ میر سائیں کا سامنا کرنے کی ہمت نہ رکھتا تھا۔ مگر وہ مطمئن تھا کہ انشراح میر خوش ہے۔ مگر وہ غلط تھا۔ اور بہت جلد اس پر یہ انکشاف جان لیوا ثابت ہونے والا تھا۔

Posted On Kitab Nagri



یہ منظر ہے شاہ پیلے کے سب سے خوبصورت کمرے کا جو کہ ماسٹر بیڈ روم بھی تھا کمرے کے بیچوں بیچ جہازی سائز بیڈ رکھا گیا تھا سامنے ہی ایک بڑی فریم میں ازلاں شاہ زندگی سے بھرپور مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے ہاتھ میں گٹار لیے تھا

اُسے شعر و شاعری اور میوزک کا جنون کی حد تک شوق تھا اُس نے ایک نظر اس تصویر کو دیکھنے کے بعد اپنے ارد گرد ڈالی کمرے کو نہایت خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا

وہ ابھی کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھی جب ملازمہ کمرے میں داخل ہوئی

بی بی جی یہ کھانا کھالیں وہ ٹرے ہاتھ میں لیے اُس سے مخاطب ہوئی

www.kitabnagri.com

سُنو نور خان اُس کو پکارتی بیڈ سے اُٹھی ملازمہ اس کے بولنے کے انتظار میں کھڑی تھی

جی بی بی صاحبہ ملازمہ بولی

Posted On Kitab Nagri

یہ کمرہ از لان شاہ کی پہلی بیوی کا تھا اُس کا سامان نظر نہیں آ رہا۔
نور خان اس سے پوچھتی الجھتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

کون پہلی بیوی؟؟؟ از لان شاہ صاحب کا حکم ہے کہ اُن کی صرف ایک ہی بیوی ہے اور وہ آپ ہیں نور شاہ۔
اور رہی بات دوسری بی بی کی تو اُن کو گیسٹ روم میں رکھا گیا تھا۔ اور پھر اگلی صبح وہ لوگ کہیں چلے گئے
تھے۔

نور خان کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔ وہ وہیں بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھی سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔
جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ہی نور خان کو دیکھ کر اُسے خوشی محسوس ہوئی جسے وہ سنجیدگی کے لبادے
میں چھپا گیا۔
www.kitabnagri.com

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اُس کی طرف بڑھا۔

نور۔ از لان کی آواز سنتے ہی وہ اپنی تمام ہمت مجتمع کرتی اُس کو گریبان سے پکڑے ہوئے تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم ___ ممم ___ تمہاری جرأت کیسے ہوئی اپنی گندی زبان سے میرا نام لینے کی؟؟ تم ایک دھوکہ باز اور گھٹیا آدمی ہو ___ تم نے مجھے اور میری دوست کو تباہ کر دیا ___

کیوں کیا تم نے ایسا از لان شاہ ___؟؟؟ میں تم سے نفرت کرتی ہوں فقط نفرت ___ از لان شاہ نے نور خان کو دھکے دیتے پیچھے ہٹایا ___

اور پھر ایک زوردار تھپڑ اُس کے منہ پر مارا ___ اور اس کے گال اپنے ہاتھوں میں لیے دباتے ہوئے اس کی طرف جھکا ___

تم مجھ سے نفرت کرو گی؟؟ مجھ سے؟؟ از لان شاہ سے؟؟ تم تو خود از لان شاہ کی نفرت کے قابل نہیں ہو ___ مگر کیا کروں یہ کمبخت دل ___ تمہیں کسی اور کا ہونے نہیں دیتا ___ تمہیں خود سے ایک پل کے لئے بھی دور نہیں کر سکتا تھا میں ___

www.kitabnagri.com

از لان شاہ کے لہجے میں پہلے غصہ تھا مگر اب صرف اور صرف درد تھا ___ تکلیف تھی ___

میں کیا کروں نور شاہ میں تمہیں چاہ کر بھی بھلا نہیں سکا ___ تم کو پانا میری زندگی کی سب سے بڑی حسرت تھی ___ مجھے تم سے جنون کی حد تک عشق ہے نور خان ___ میں تمہارے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا ہوں ___

Posted On Kitab Nagri

وہ یہ کہتے ہی نور خان کے لبوں پر جھکا انہیں قید کر چکا تھا ___ نور خان کی سانسیں اکھڑنے لگی جب از لان شاہ نے اُسے آزاد کیا اور پھر اُس کے پاس سے اُٹھتا ہوا سٹڈی روم کی طرف چلا گیا ___



از لان شاہ سٹڈی روم میں بیٹھے آج ہونے والے واقعہ کے بارے میں سوچنے لگا ___

اُسے شاپنگ مال کا وہ منظر یاد آیا ___ وہ نور خان کے چلے جانے کے بعد ہر چیز سے دلبرداشتہ لندن چلا گیا اور وہاں اس نے خود کو مصروف کر رکھا تھا صبح اس کی آفس اور رات کسی بار میں گزرتی ___

وہ ہر رشتے ہر شخص سے بیزار ہو چکا تھا ___ ان مصروفیات کے باوجود وہ تنہائی کے پل بہت مشکل سے کاٹتا تھا ___

نور خان اور اس سے وابستہ یادیں اُسے کسی طور چین لینے نہ دیتی تھیں ___ واصف شاہ اُسے پاکستان بلا بلا کر تھک چکے تھے جب ایک روز اُس نے ان کی بات مانتے واپسی کا فیصلہ کیا ___

Posted On Kitab Nagri

وہ آج واصف شاہ کے بنائے گئے ایک مال میں آیا تھا ___ اس کا ارادہ مال کی اتھارٹی لینے کا تھا اور اس سلسلہ میں وہ مال کا جائزہ لینے لگا جب اُس کی نظر نور خان پر پڑی وہ کتنے ہی پل اُس دلربا کو دیکھتا رہا ___ ایک درد کی لہر اس کے دل میں جاگی مگر وہ اس درد سے غافل ہوتا اپنی شاہِ من کو قریب سے دیکھنے کے لئے آگے بڑھا ___

اُس کا ارادہ اُسے قریب سے دیکھنے کا تھا جسے عملی جامہ پہناتا وہ ان کے ٹیبل کی طرف بڑھا اور اس سے پہلے کہ وہ نور کے قریب پہنچتا ایک لڑکی نے اُس کے منہ پر تھپڑ مارا ___ اور پھر بنا سوچے سمجھے اس کی کردار کشی کی ___

از لان شاہ شرابی تھا بے حس تھا ظالم تھا مگر وہ زانی نہ تھا ___ اُس نے لڑکیوں سے کبھی تعلقات نہیں بنائے تھے ___ مگر انشراح میر نے اُسے رسوا کیا تھا ___ اُسے یاد تھا کیسے اُس کے اپنے ہی مال سے اُسے نکالا گیا ___



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

وہ گھر آتے ہی کمرہ بند ہو گیا۔ غصہ اور جنون اس پر سوار تھا مگر جیسے ہی نور خان کا سراپہ اُس کے سامنے آیا وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا۔ ایک سکون کی لہر اُس کے رگ و پے میں سمائی تھی۔ وہ انشراح میر کے ہاتھوں تذلیل بھول چکا تھا۔

صبح اس کی آنکھ فون کی رنگ سے کھلی۔ اُس نے کال اُٹھائی یہ اُس کے دوست کی کال تھی۔

www.kitabnagri.com

از لان تمہاری کل مال والی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی ہے۔ دوسری طرف فون پر موجود شخص نے گویا اس کے اعصاب پر حملہ کیا ہو۔

کیا۔۔۔؟؟؟ کیا بکواس کر رہے ہو تم؟؟؟ از لان نے دھاڑتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

میں تمہیں ویڈیو بھیجتا ہوں، یہ کہتے ہی اُس نے کال کاٹ دی

اور پھر اس کے فون پر نوٹیفکیشن ٹون سنائی دیتے ہی اُس نے فون آن کیا

لوڈنگ کے بعد اُس نے جیسے ہی ویڈیو پلے کی تو ویڈیو پر کیپشن اور ویڈیو نے اُسے پاگل کر دیا

وہ غصے سے بھرپڑتے ہوئے نیچے آیا اور واصف شاہ کے گوش گزار تمام معاملہ کیا،

واصف شاہ نے اپنے سارے سارے کسی طرح وہ ویڈیو ہٹوا دی ویڈیو مال میں ہی کسی شخص نے بنائی تھی اُس کا مین ٹارگٹ میرا کام کی پوتی کا سکیڈل بنانا تھا

ازلان شاہ نے اُس دن سے انشراح میر کی بربادی کا عہد کیا اور اُس کے بارے میں تمام معلومات اکٹھی کیں

ازلان شاہ کو انشراح میر کے بارے میں جاننے میں فقط کچھ گھنٹے لگے تھے

اُس نے انشراح میر کو سبق سکھانے کے لئے اُس کی سالگرہ کی رات کا انتخاب کیا

Posted On Kitab Nagri

وہ اس دوران نور خان سے مکمل طور پر غافل ہو چکا تھا۔ وہ اُس مال میں نور کی موجودگی بھی بھول چکا تھا۔

اُس نے انشراح میر کا نمبر نکلوا یا اور اپنی ایک خاندانی ملازمہ کو ان کے گھر بھیجا۔
کیونکہ ان دنوں میر حاکم کو ملازمہ کی ضرورت تھی جس وجہ سے انہوں نے بنا چھان بین کیے اس ملازمہ کو رکھ
لیا۔ اور ولی خان بھی ان دنوں وہاں نہیں تھا۔ ورنہ اُس نوکرانی کی اینٹری کسی صورت ممکن نہ ہوتی۔

اُس نے نوکرانی کے ذریعے گارڈ کو بیہوش کروایا اور اُسے معلوم تھا کہ میر ولا میں رکھے گئے جرمن شیفرڈ کو
ملازم ایک بار پورے ایریا کا راونڈ لگواتا ہے۔

اس لیے وہ مطمئن تھا کہ ان کے جانے کے بعد ہی وہ انشراح کے کمرے تک جائے گا۔ ملازمہ نے اُس کے
آنے سے پہلے ہی خفیہ کیمروں کی وائرڈ سنکنٹ کر دی تھی۔

اور انشراح کے کمرے کی لائٹ آف کرنا اس کے لئے مشکل نہ تھا۔
ملازمہ نے اُس کے آنے سے پہلے کھڑکی کھول دی تھی۔ وہ انشراح کے کمرے میں ایک بھرپور پلاننگ کے
ساتھ آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اُسے انشراح سے بدلہ لینا تھا اور اس کے لئے وہ انشراح کی عزت تک تار تار کرنے کو تیار تھا انشراح کی سسکیوں نے بھی اُسے نہ روکا مگر جیسے ہی بیڈ پر انشراح پر جھکتے وہ ہر حد سے گزرنے والا تھا اُس کی آنکھوں کے سامنے نور خان کا سراپہ آیا اور وہ شرمندہ ہوتا اس کے کمرے سے چلا گیا۔

گھر آتے ہی اس نے خود کو ملامت کی۔ وہ نور خان کے علاوہ کسی لڑکی کے قریب ہونے کا سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا

اگلے روز پارٹی میں اس نے انشراح میر کو دیکھا تو ایک بار پھر سے اُس کے اندر بدلے کی آگ دہکنے لگی۔ انشراح نے جب اس سے معذرت کی تو اس کے دماغ نے بہت تیزی سے کام کرنا شروع کیا۔

ازلان شاہ کی انا کو ٹھیس پہنچی تھی اُسے انشراح کی معذرت سے فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ اُس نے انشراح کو دوستی کی پیشکش کی اور پارٹی میں ہی اُس پر یہ انکشاف ہوا کہ انشراح میر ولی خان سے محبت کرتی ہے۔

اُس نے جب نور کو ولی کے ساتھ دیکھا تو اُسے ولی سے جیسی ہوئی مگر جیسے ہی نشاء نے اُسے بتایا کہ نور خان ولی کی بہن ہے اُسے ولی سے نفرت محسوس ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نور خان کی بے وفائی کا سبب ولی خان کو سمجھتا تھا جبکہ ولی خان مکمل طور پر اس داستان سے لاعلم تھا _____

اُس نے ولی خان کو اپنا دشمن سمجھ لیا اور فیصلہ کیا کہ وہ بھی ولی خان کی محبت کو اُس سے چھین لے گا _____

اس کے لئے اُس نے انشراح کی طرف رشتہ بھیجا اور واصف شاہ کو یقین دلایا کہ وہ انشراح سے محبت کر بیٹھا _____

جبکہ نور خان کی جیلسی اور بے چینی از لان شاہ کو مزادینے لگی تھی _____

اب وقت انتقام کا تھا _____ اُس نے ایک تماشہ کرنا تھا انشراح اور ولی کی محبت کو تماشہ بنانا تھا اور اپنی محبت کو حاصل کرنا تھا _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ کسی قیمت پر نور سے پہلے کسی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کرنا چاہتا تھا اس کے لئے از لان نے نور خان کو انشراح سے شادی سے تین دن پہلے اغواء کیا _____

اور اُس سے شادی کی _____ اُسے دھمکی دی کہ وہ ولی خان کو جان سے مار دے گا _____

Posted On Kitab Nagri

اور نور خان اپنے بھائی کی زندگی بچانے کے لئے از لان شاہ سے شادی کرنے کے لئے رضامند ہو گئی۔

وہ بہت خوش تھا اُس نے نور خان کو اپنا بنالیا تھا نہ جانے اُس کی قربت میں ایسا کیا تھا نور خان بھی سب کچھ بھلا بیٹھی نور خان نے وہ تین دن از لان کی قربت میں گزارے۔ وہ جانتی تھی کہ سب لوگ شادی میں مصروف ہیں ایسے میں اُس نے ہاسٹل کا بہانہ کر کے از لان کے ساتھ تین دن اور راتیں گزاری۔

از لان شاہ کی قربت اُس کی محبت نے نور خان کو بے بس کر دیا۔

انشراح سے نکاح والے دن صبح اُس نے نور خان کو اپنے ارادے بتائے کہ وہ انشراح سے شادی کرے گا۔ نور خان کتنی ہی دیر از لان کو بے یقینی سے دیکھتی رہی۔ وہ ایک فیصلہ کرتے آگے بڑھی اور از لان شاہ کو گریبان سے پکڑتے دیوار سے لگایا اور اُس کے جسم پر جا بجا اپنی شدتیں دکھانے لگی۔

www.kitabnagri.com

آج جنون سوار تھا نور پر از لان کو کسی طرح انشراح کی زندگی برباد کرنے سے روکنے کا۔

وہ از لان کی شرٹ پھارتی اُسے اتار چکی تھی اور اب گھٹنوں کے بل بیٹھی اسے مکمل بے لباس کرتی اُس کے جسم پر جگہ جگہ ہونٹ ثبت کرتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

اب نور خان کو اپنی غلطی کا احساس شدت سے ہوا وہ اپنی عزت داؤ پر لگا چکی تھی وہ از لان شاہ کے نکاح میں جا چکی تھی اور اپنا آپ اُسے اپنی مرضی سے سوئپ چکی تھی نور خان کو جیسے ہی احساس ہوا وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

دن بوی نہی سبک رفتاری سے گزر رہے تھے نور خان کو انشراح میر کے ہنی مون ٹرپ کا پتا چل چکا تھا

وہ خود کو کمرے تک محدود کر چکی تھی اسے اپنی خطاؤں پر شرمندگی تھی وہ آج شدت سے ولی کو یاد کر رہی تھی

جب اُس کے موبائل کی رنگ ٹون بجی اُس نے بے دلی سے اپنا فون اٹھایا جیسے ہی واٹس ایپ آن کیا سامنے ایک ویڈیو تھی انشراح میر کی ویڈیو جس میں وہ از لان شاہ کے ساتھ نیم برہنہ حالت میں ایک ہوٹل میں تھی مگر از لان کا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا نور خان جانتی تھی یہ از لان شاہ ہی ہے ایک غصے کی لہر اس کے اندر دوڑی اور اُس نے از لان کو کال ملائی

کیا خیال ہے کل اس ویڈیو کو وائرل نہ کر دوں ساتھ میں ایک خبر ہوگی ملک کے مایہ ناز سیاستدان میر حاکم کی پوتی اپنے ملازم ولی خان کے ساتھ انتہائی نازیباہ حالت میں پکڑی گئی از لان شاہ نے کال ریسیو ہوتے ہی نور خان سے کہا

Posted On Kitab Nagri

بکواس بند کرو___ اپنی بکواس بند کرو از لان شاہ___ میں جان سے مار دوں گی تمہیں___ نور خان ایک بھڑی شیرنی کی طرح دھاڑی___

مار چکی ہو تم مجھے___ بہت پہلے ہی مار دیا تھا تم نے مجھے نور خان___ از لان شاہ بھی اُسی کے انداز میں دھاڑا___

نور خان کو چپ لگ گئی___

کیا چاہتے ہو؟؟ نور خان نے از لان سے سوال کیا___

فقط تمہیں___ تمہاری قربت___ تمہارا ساتھ___ از لان شاہ مخمور لہجے میں بولا___

www.kitabnagri.com

یہ نہیں ہو سکتا___ نور نے ٹھوس لہجے میں کہا___

ایسا ہی ہو گا___ اور اگر تم نے انکار کیا تو یہ ویڈیو وائرل کر دوں گا___ تمہارے لالہ کا جو حال ہو گا تم سوچ بھی نہیں سکتی___ چلو ایک دوسری ویڈیو بھیجتا ہوں___،

Posted On Kitab Nagri

اور تھوڑی دیر بعد جو ویڈیو تھی وہ ولی خان کی جیل میں تھی ___ از لان نے ولی خان کو ڈرگزمگلنگ کے جھوٹے الزام میں گرفتار کروایا تھا ___

نور خان پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی ___

نور خان ڈر گئی ___ وہ نہیں جانتی تھی کہ از لان شاہ صرف دھمکی دے رہا ہے وہ کبھی بھی ولی خان کی کردار کشی کا حوصلہ نہیں رکھ سکتا ___

اور پھر وہی ہوا جو از لان چاہتا تھا ___ نور خان ایک غریب لڑکی تھی وہ اپنے لالہ اور اپنی دوست کی عزت بچانے کے لئے خود کو داؤ پر لگا چکی تھی ___

از لان شاہ نے پھر بھی انشراح کو بدنام کرنے کی کوئی کسر نہ چھوڑی ___ اُس نے بھری محفل میں اُسے بدنام کیا ___

اور نور خان خاموش تماشائی بنی سب دیکھ رہی تھی ___ قیامت تو تب ٹوٹی تھی نور خان پر جب اُس نے انشراح میر کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھی ___

Posted On Kitab Nagri

از لان شاہ نے بھری محفل میں اُسے اپنی خاندانی بیوی ڈکلیئر کیا مگر نور خان کے لئے یہ لفظ کسی گالی سے کم نہ تھا۔

وہ کمزور تھی اُس کے پاس از لان شاہ جیسے شخص کا مقابلہ کرنے کی ہمت نہ تھی۔ اُس نے خود کو قسمت کے حوالے کر دیا۔

کیونکہ اس کے بعد اس کی میرولا میں کوئی جگہ نہ تھی اور شاید اس کے لالہ کی زندگی میں بھی اُس کی کوئی جگہ نہ تھی۔

وہ خود کو بہت مجبور ہو کر از لان کے حوالے کر چکی تھی اور از لان شاہ تو گویا اُسے حاصل کر کے دنیا کو فتح کر لیا ہو۔ وہ خوش اور مسرور سا آنے والے وقت کی پلاننگ کر رہا تھا۔



www.kitabnagri.com

میرولا میں سوگ کا سماں تھا ہر کوئی ایک دوسرے سے نظریں چُرا رہا تھا۔ انشراح میر کافی دیر تک روتی رہی۔ اُسے یکدم اپنے وجود سے گھن آنے لگی۔ اُسے خود سے نفرت ہونے لگی۔ وہ آئینے کے سامنے کھڑی بے دردی سے اپنا جسم نوچ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

از لان شاہ کی باتیں اُس کے الفاظ کوڑے کی طرح لگ رہے تھے ___ وہ خود کو از لان شاہ کے کہے مطابق
بد کردار تصور کرنے لگی ___

شام کے وقت جیسے ہی وہ کمرے سے باہر نکلی تو لاؤنج میں قدم رکھتے ہی اُس کی نظر اخبار پر پڑی جس کی ہیڈ لائن
میں کل کا واقعہ تھا ___

انشراح میر کی کردار کشی چینل والوں نے خوب کی اُس نے جیسے ہی ٹی وی آن کیا تو اُس کے کئی مردوں کے
ساتھ سکیئنڈل بنائے گئے تھے ___ وہ حواس باختہ سی اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے وہیں پھوٹ پھوٹ کر رونے
لگی ___

نہیں یہ سب جھوٹ ہے ___ الزام ہے ___ میں نے تو فقط ولی سے محبت کی تھی ___ میں نے ان کے ساتھ بھی
کبھی حد سے آگے نہیں بڑھی ___

اُسے خود سے نفرت محسوس ہونے لگی ___ جب میر حاکم نے اُسے آکر سینے سے لگایا اُسے تسلی دی ___

Posted On Kitab Nagri

نشاء میری جان اٹھ جاؤ___ یہ آنسو اتنے بے مول نہیں ہیں تم ان آنسوؤں کو اس بے مروت شخص کے لئے
مت بہاؤ___

دادا سائیں میرے کردار کو دو کوڑی کا کر دیا گیا___ میرے اپنوں نے ہی میری پیٹھ پیچھے چھڑا گھونپا___
انشراح میری روتی ہوئی بولی___

نہیں میری جان تم آج بھی شبنم کے قطرے سے زیادہ پاک ہو تمہارا کردار دودھ سے بھی زیادہ شفاف اور اجلا
ہے___ تم آج بھی میرا حاکم کا فخر ہو___

انشراح میرے یقینی سے اپنے دادا کی طرف دیکھنے لگی___ اُسے لگا اس کے دادا اُسے بد کردار تصور کریں گے___
اُس کو اپنی زندگی سے نکال دیں گے مگر اُس کے دادا کے لہجے میں جو مان اُس کے لئے تھا اُس نے انشراح میر
کو ہمت دی___
www.kitabnagri.com

ہمارے معاشرے میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب بیٹی کے کردار کو گندا کیا جاتا تو ماں باپ بھی اپنی بیٹی سے نظریں
پھیر لیتے ہیں مگر میرا حاکم جیسے باپ بھی ہوتے ہیں جو اپنی بیٹی پر بھروسہ کرتے اُسے آگے بڑھنے میں مدد دیتے
ہیں___

Posted On Kitab Nagri

اس معاشرے میں ہر انشراح جیسی بیٹی کو میر حاکم جیسے باپ کی ضرورت ہے تبھی ہم لڑکیاں زندہ درگور ہونے سے بچ سکتی ہیں۔

میر حاکم نے بھی انشراح کو ہمت دی تھی مگر ابھی بہت سے امتحان باقی تھے۔

انشراح میر کو برین ہیمرج ہوا تھا اور میر حاکم پر یہ خبر قیامت بن کر ٹوٹی تھی۔ وہ انشراح کو لے کر لندن چلے گئے۔ انہیں یہ خبر ہی نہ ہو سکی کہ ان کا غرور ان کا بیٹا ولی خان کس حال سے گزر رہا ہے۔



از لان شاہ اس قیامت کو گرانے کے بعد نور خان کو اپنے ساتھ ہنی مون پر لندن لے گیا۔

وہ آج بھی نور سے ہر بات منواتا تھا اُس کے پاس نور کو بلیک میل کرنے کا سب سے بڑا ہتھیار وہ ویڈیو تھی۔

وہ دن رات نور خان کو اپنی محبت اور دیوانگی کا یقین دلاتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نور خان بھی اب سب کچھ قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول کر چکی تھی۔

اُسے اپنے لالہ اور انشراح بہت شدت سے یاد آتے تھے وہ از لان کے جاتے ہی پھوٹ پھوٹ کر روتی تھی۔

آج اُن دونوں کی پاکستان واپسی تھی اس 1 ماہ میں از لان شاہ نے ہر طریقے سے نور پر اپنی محبت نچھاور کی تھی۔ اُسے باور کرایا کہ وہ از لان شاہ کے لئے کیا ہے۔

گھر پہنچتے ہی نور کمرے میں چلی گئی۔ وہ از لان کے بیگ سے کپڑے نکال کر الماری میں سیٹ کر رہی تھی جب وہ کمرے میں آیا۔

کمرے میں اینٹر ہوتے ہی اُس کی نظروں نے نور کو ڈھونڈا۔ وہ اُسے مل گئی تھی۔ اب وہ اس کی پشت پر کھڑا اُسے بانہوں میں گھیرے ہوئے تھا۔

نور جانتی تھی کہ از لان کے علاوہ یہاں کوئی نہیں آسکتا اس لئے وہ خود کو کام میں مصروف کرنے لگی۔ مگر دھیان اس کا سارا از لان کی طرف تھا جو اُس کے پیٹ پر انگلیاں پھیرتا گردن پر لب رکھے اُسے بہکانے لگے تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں یہ سچ تھا نور خان از لان کی قربت میں بہکنے لگتی تھی ___ میاں بیوی کے اس رشتے نے اُسے ہر چیز سے غافل کر دیا تھا ___ وہ ان خوبصورت لمحات میں اپنوں کو بھول جاتی تھی اس کا سارا دھیان از لان شاہ کے ساتھ وصل کے ان لمحوں کو بھرپور طریقے سے محسوس کرنے کی طرف ہوتا تھا ___

آج بھی وہ گھر آتے ہی نور کو ڈھونڈنے لگا جو کہ اپنے کمرے میں بیٹھی ڈائری لکھنے میں مصروف تھی ___ اُس نے ایک نظر از لان کو دیکھا اور پھر نظریں جھکائے اپنے کام میں مصروف ہو گئی ___

از لان شاہ بھی اُسے نظر انداز کرتا ہوا بیڈ پر پھیل کر لیٹ گیا ___ جب اُس کی کزن بنانا کیے کمرے میں آئی ___ از لان کو اُس کا آنا بالکل بھی اچھا نہیں لگا ___ اس سے پہلے کہ اُسے کچھ کہتا وہ لڑکی خود ہی آگے بڑھ کر اُس کے گلے لگ گئی ___

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہائے ازی ___ میں کب سے آئی بیٹھی ہوں مگر تم ڈائریکٹ اپنے کمرے میں آگئے ___ اُس لڑکی نے ایک نظر نور کی طرف دیکھا جو اپنا کام چھوڑے اب اُن دونوں کو دیکھ رہی تھی ___

اُس کے چہرے پر غصہ کے آثار تھے جنہیں از لان شاہ بہت دلچسپی سے دیکھنے لگا ___

Posted On Kitab Nagri

ہاں بے بی میں بس تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا کہ کب تم آتی ہو میرے روم میں _____ خیر چھوڑو آؤ بیٹھو _____
ازلان اُسے بیڈ پر بٹھانے لگا جب نور بھاگتی ہوئی اُن کے قریب آئی _____

ارے ارے یہ تو میری جگہ ہے مس جیا _____ وہ جیا کو دھکے دیتی ہوئی خود بیڈ پر ازلان کے ساتھ لیٹ گئی _____

جیاسکی کے احساس کے ساتھ کمرے سے نکل گئی اور ازلان شاہ بھی اُس کے پیچھے چلا گیا _____



ازلان کی اب روٹین بن گئی تھی وہ آفس سے آتے ہی جیا کے ساتھ کبھی آؤٹنگ پر چلا جاتا کبھی اُسے لے کر
ہوٹلنگ کے لئے جاتا _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اُن دونوں کی فرینکسنس نے واصف شاہ کو بھی پریشان کر دیا تھا _____ واصف شاہ نور کو بالکل بیٹی کی طرح عزت
دیتے تھے _____ نور خان بھی اُن کو اپنی زندگی میں باپ کا مقام دے چکی تھی _____

Posted On Kitab Nagri

اب بھی وہ واصف شاہ کو دوائیاں دے کر کمرے میں جا رہی تھی جب اُس کی نظر از لان شاہ پر پڑی وہ آج بھی جیا کے ساتھ کہیں باہر گیا تھا ___ آج از لان شاہ کے چہرے پر سکوت تھا ___ وہ غیر دماغی سے جیا سے بھی بات کر رہا تھا ___

کمرے میں آتے ہی وہ حسب معمول سونے لگا جب نور خان کچھ سوچتے ہوئے ڈریسنگ روم میں چلی گئی ___

از لان شاہ جو بظاہر سونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا اُس کا سارا دھیان ڈریسنگ روم کی طرف تھا جہاں نور خان تھی ___

تھوڑی دیر بعد نور خان کمرے میں داخل ہوئی اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی بیڈ کی طرف پہنچی ___

از لان شاہ جو اُسے ایک نظر دیکھنے کے لئے آنکھیں کھولے ہوئے تھا اُسے دیکھتے ہی بے خود سا ہو گیا ___

www.kitabnagri.com

نور خان مہرون کلر کی نیٹ کی نائٹی پہنے ہوئے دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی آرہی تھی ___ وہ بیڈ کے پاس پہنچتے ہی ڈریسنگ ٹیبل کی طرف مڑی اور شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں میں کنگھا کرنے لگی ___ وہ کن اکھیوں سے از لان کو دیکھنے لگی ___ ،

Posted On Kitab Nagri

اُس کی نائی کا گلہ بہت ڈیپ تھا اور سٹرپس لیس تھا یہ نائی از لان شاہ اُس کے لئے خود لایا تھا اور اُسے کہا تھا کہ جب کبھی وہ از لان اور اپنے رشتے کو دل سے قبول کرے تو یہ نائی زیب تن کرے گی۔

از لان بے خود سا اُس کی طرف بڑھا اور اُسے بانہوں میں بھر لیا۔ نور خان نے مضبوطی سے ٹیبل پکڑ لیا کیوں کہ وہ جانتی تھی از لان کی شدتوں کو سہنا آسان نہیں۔

از لان شاہ اُسے بانہوں میں لیے اُس کے بال ہٹا کر گردن پر ہونٹ رکھے اپنا جنون دکھانے لگا۔ اُس نے پیچھے سے ہی نور کو کمر سے پکڑ کر اوپر کی طرف اٹھایا۔

نور خان نے بھی اپنی ٹانگیں اُس کے گرد پھیلا لی۔ اور سر پیچھے کی طرف گرائے آنکھیں بند کیے از لان کو محسوس کرنے لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

از لان کی انگلیاں جیسے ہی اُس کے پیٹ پر حرکت کرنے لگی نور خان بے خود اور تڑپنے لگی۔ از لان نے اُسے اسی حالت میں بیڈ پر لٹایا تو نور خان سیدھی ہوتے اُسے خود پر جھکائی۔

Posted On Kitab Nagri

کافی دیر از لان اُس پر جھکا اس کی سانسیں چڑھتا رہا۔ پھر اُس سے الگ ہوتا ڈریسنگ کے سامنے کھڑا خود پر باڈی سپرے کرتا کرتا گرائے بیڈ کے قریب پہنچا اور نور خان کو خود میں سمیٹتا کمر ٹراڑھے اُسے اپنی محبت اور چاہت کا یقین دلاتا رہا۔



صبح کی روشنی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ نور کی جیسے ہی آنکھ کھلی اُس نے اپنے دائیں جانب دیکھا تو بیڈ خالی دیکھ کر وہ بد دل سی ہوتی اُٹھی۔ وہ اس وقت از لان کی شرٹ میں ملبوس تھی۔ اُس نے خود کو ایک نظر ڈریسنگ مرر میں دیکھا اور اُٹھنے لگی۔ جیسے ہی وہ واش روم کے پاس پہنچی تو از لان شاہ ٹاول لپیٹے کمرے میں آیا اور نور خان کو اپنی شرٹ میں دیکھ کر مسکرایا۔

اور پھر آگے بڑھتے ہوئے اُسے کمرے سے پکڑے اپنے قریب کیا۔ اور اپنے ہونٹوں کا شدت بھر لمس اُس کے ہونٹوں پر چھوڑا۔ اور پھر اُس کی ٹھوڑی پر اپنے ہونٹ ثبت کیے

www.kitabnagri.com

اب از لان کا رخ اُس کی دودھیا اور شفاف گردن کی طرف تھا۔ از لان نے جیسے ہی اپنے ہونٹ اُس کی گردن پر رکھے نور خان نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے بالوں کو پکڑ لیا اور اُس کا ساتھ دینے لگی۔ نور خان کی انگلیاں از لان کی گردن کا مساج کر رہی تھی جب از لان نیچے بیٹھتا ہوا اُس کے سینے پر ہونٹ رکھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

نور کے جذبات بھڑک اُٹھے اور وہ وہیں از لان کی گود میں بیٹھ کر اُس کے ہونٹوں پر جھکی۔

کچھ ہی پل میں دونوں ایک دوسرے میں گم ساری دنیا کو بھلائے محبت کی بارش میں بھیگ رہے تھے۔



وقت یوں ہی گزر رہا تھا۔ لوگ انشراح میر کے ساتھ ہوئے اس حادثے کو بھول چکے تھے مگر زخم آج بھی تازہ تھے۔ وقت کا کام ہے گزر جانا۔

مگر انشراح میر اس حادثے کے اثر سے نہ نکل سکی۔ وہ اب ہر شخص سے نفرت کرنے لگی تھی۔ ولی خان اور نور خان کے زکر سے ہی اُسے کوفت ہوتی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

احمد نے میر سائیں کو ولی اور ریشما کے نکاح کے بارے میں سب بتایا۔ ولی خان پر گزرنے والی قیامت کا سن کر میر حاکم بہت روئے۔

میں ولی کا گنہگار ہوں احمد۔ میں نشاء کا مجرم ہوں۔ میں نے جانتے بوجھتے ان دونوں کو الگ کیا۔ میں یہ بھول بیٹھا کہ دولت میں سکون نہیں۔ سکون تو عزت اور محبت دینے سے آتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

انشراح میر جو کمرے میں کسی کام سے آرہی تھی احمد کی زبانی ولی خان کے ساتھ ہوئے حادثات کا سن کر کمرے میں آکر خوب روئی۔۔۔

اُسے ولی خان یاد آیا۔۔۔ وہ ایک بار اُس کو دیکھنا چاہتی تھی مگر جلد ہی اُس نے خود کو ڈپٹے ہوئے پتھر دل ہونے کا فیصلہ کیا۔۔۔



3 ماہ بعد ولی خان نے ریشما کو آسٹریلیا بلا لیا۔۔۔

ولی خان ریشما کو آسٹریلیا بلانے کے بعد مکمل طور پر بھول چکا تھا۔۔۔ وہ صبح شام خود کو کام میں مصروف رکھتا تھا۔۔۔ اُس کی زندگی گویا ختم ہو چکی تھی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ نہیں تھا کہ اس ملک میں سب آسان تھا اس کا سٹیٹس آج بھی ایسا ہی تھا مگر وہ خود کو اب قسمت کے حوالے کر چکا تھا۔۔۔

دن رات کی محنت سے اس کی طبیعت گرنے لگی۔۔۔ ان کچھ مہینوں میں اس پر انکشاف ہوا تھا کہ اس کی انشراح میر اور نور خان اس کے لئے کیا تھیں

Posted On Kitab Nagri

وہ نور سے ناراض تھا مگر پھر بھی اس کی خوشیوں کی دعائیں کرتا تھا۔

اور انشراح میر تو اس کے رگ رگ میں بستی تھی۔ اس کی محبت خون بن کر دوڑنے لگی تھی۔

ایسے میں وہ ریشما خان کو بھول چکا تھا۔ یہ نہیں تھا کہ وہ اس سے مکمل غافل تھا وہ آج بھی اُس کی ہر ضرورت کا خیال رکھتا تھا اس کے ساتھ بنے رشتے کو نبھانے کی کوشش کرتا تھا۔ مگر وہ کبھی اسے حقوق زوجیت نہیں دے سکا تھا۔

وہ اسے مکمل رضامندی سے تسلیم کرنا چاہتا تھا۔

ریشما خان میں شاید صبر نہ تھا وہ ولی کے جسم تک رسائی حاصل کرنا چاہتی تھی اور اس نے بہت کوشش کی مگر ولی کے دل سے انشراح کو نہ نکال سکی۔

آج ولی جیسے ہی گھر لوٹا۔ ریشما کو روتے ہوئے دیکھ اس کے پاس گیا۔

کیا بات ہے ریشما تم رو کیوں رہی ہو۔ ولی نے تفتیش سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ولی کو دیکھتے ہی اس کے سینے سے لگ گئی۔ ولی خان اسے سنبھالتا ہوا بازوؤں میں اٹھاتا بیڈ تک لایا۔

اب بتاؤ کیا ہوا؟؟ ولی نے نرمی سے پوچھا۔

مجھے بابا یاد آرہے ہیں۔ ریشمانے معصومیت سے کہا تو ولی مسکرا اٹھا اور اسے سینے سے لگائے تسلی دینے لگا۔

کافی دیر بعد ریشما خان اس سے الگ ہوتی کھانے کا پوچھنے لگی۔

ایک کپ کافی بنا دو۔ ولی نے مختصر جواب دیا۔

اور پھر وہ کچھ دیر بعد اس کے لئے کافی لائی۔ ولی کافی پینے کے بعد بیڈ سے ٹیک لگائے نیم دراز ہوا تو ریشما خان اس کی گود میں بیٹھی اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں جکڑ چکی تھی۔

اور اب ولی خان اسے مکمل طور پر اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔

رات یوں نہی گزر رہی تھی اور ریشما خان آج ولی کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri



صبح ولی کی آنکھ جیسے ہی کھلی تو وہ اپنے دائیں سائیڈ پر ریشما کو بے لباس دنیا جہاں سے بے خبر سویا دیکھ حیران ہوا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔
www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

جیسے ہی اس نے اپنے حلیے پر نظر ڈالی کمرے میں بکھرے اس کے اور ریشما کے کپڑے دیکھ کر اس پر گزری رات کی کہانی عیاں کر گیا۔

وہ فوراً اشروم گیا اور جیسے ہی فریش ہو کر باہر نکلا۔ ریشما کو اسی طرح سوئے دیکھ خود سے نظریں چراتا کمرے سے چلا گیا۔

اور اب ولی نے نہ چاہتے ہوئے بھی ریشما کو قبول کر لیا۔ ریشما تو گویا اسے پانے کے بعد کھل اٹھی تھی۔ وہ پورا دن ولی کا انتظار کرتی اور رات ولی کی بانہوں میں گزارتی۔

اس کی ہر صبح کا آغاز ولی سے اظہار محبت کرتے گزرتا۔ اور ہر رات کا اختتام ولی پر اپنا آپ نچھاور کرتے ہوتا۔

www.kitabnagri.com

یو نہی وقت گزر رہا تھا مگر ولی خان کے دل میں آج بھی انشراح میر تھی۔ اس کی محبت اس کی نشاء بی تھی۔

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اُسے یاد کرتا تھا۔ اُس نے ریشما کو حق زوجیت تو دے دیا تھا مگر دل میں وہ مقام کبھی نہ دے سکا جو انشراح میر کا تھا۔

Posted On Kitab Nagri



ریشما کے آسٹریلیا جانے کی خبر انشراح تک پہنچ چکی تھی ایک تلخ مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر بکھری

رجاء میر جو ولی کی شادی کی خبر سن کر ٹوٹ چکی تھی اُس نے خود کو بار کلبز میں پر سکون کرنے کی راہ ڈھونڈ لی،

آز شاہ اپنی ازلی کمینگی سے باز نہ آیا اُس نے رجااء میر کو جذباتی سہارا دیا وہ رجااء میر کے جسم کو حاصل کرنا چاہتا تھا مگر رجااء میر پر ولی خان کا نشہ چڑھا تھا جسے آز شاہ ہزار کوشش کے باوجود نہ اتار سکا

رجاء میر پورے کمرے میں وہیل چیئر گھسیٹ رہی تھی پریشانی اُس کے چہرے سے عیاں تھی وہ بار بار گھڑی کی طرف نظر دوڑا رہی تھی

www.kitabnagri.com

جب حمزہ احمد ہنستے ہوئے کمرے میں آیا

بابا بابا بابا مامائی ڈیر مام پلیر کالم ڈاؤن

اس نے آگے بڑھ کر رجااء کے قدموں میں بیٹھ کر اس کی آنکھوں کا بوسہ لیا

Posted On Kitab Nagri

ایسے کیسے کالم ڈاؤن ہو جاؤں حمزہ ___ میرے جینے کی وجہ تم اور تیمور ہو ___ تم جانتے ہو تیمور جیل میں ہے اور
میں اس کی ماں کیسے پر سکون ہو سکتی ہوں ___

رجاء میر پریشانی سے بولی ___

اما ___ میری پیاری اما ___ ادھر دیکھیں میری طرف ___ حمزہ نے رجاء میر کا چہرہ اپنی طرف کی ا ___

اما ایسا پہلی بار نہیں ہوا کہ تیمور خان جیل یا ترائے کے لئے گیا ہو ___ وہ اکثر و بیشتر جیل میں ہی ہوتا ہے ___ اور اب
بھی آپ دیکھ لینا وہ اس کیس سے باعزت بری ہو کر آئے گا ___

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حمزہ احمد کے لہجے میں یقین بول رہا تھا ___

یو آر رائٹ حمزہ ___ تیمور ولی خان کو عزت اللہ نے دی ہے دنیا کی کوئی بھی طاقت اس کی عزت نہیں چھین
سکتی ___ میں باعزت بری ہو چکا ہوں آنی ___

Posted On Kitab Nagri

تیمور ولی خان جیکٹ ہاتھ میں تھامے ہال میں اینٹر ہوا۔ اس کے کام کی وجہ سے وہ مختلف کیسز میں پھنسا رہتا تھا۔

وہ رجا میر سے ملنے کے بعد اپنی ماما کی طرف بڑھا اور ان کے ہاتھوں کا بوسہ لیا۔

نور خان، ولی خان کا انتقام لیے بغیر کوئی آپ کے بیٹے کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔

میں نے نور خان کی قبر پر جا کر قسم کھائی تھی کہ ان کو تباہ کرنے والے ہم سے ان کو چھیننے والے کی لاڈلی بیٹی کو اس سے چھین نہ لیا تو تیمور ولی خان نام نہیں میرا۔

میں بے بی ڈول کو کچھ نہیں کہوں گا میں اس کو انتقام کے لئے استعمال نہیں کروں گا ماما۔ مگر میں حالات ایسے پیدا کروں گا کہ از لان شاہ کی لاڈلی بیٹی اس سے ہمیشہ کے لئے نظریں پھیر لے گی۔

تیمور ولی خان کے لہجے میں تپش تھی جو سب کچھ جلا کر خاک کرنے کا ارادہ کر چکی تھی۔

مسز خان نے ایک نظر اپنے لاڈلے بیٹے کی طرف دیکھا۔ اور پھر اپنے کمرے کی طرف چلی گئیں۔

Posted On Kitab Nagri



داداسائیں کی خرابی طبیعت کے باعث انشراح بہت پریشان رہنے لگی تھی۔ داداسائیں اندر ہی اندر گھٹ گھٹ کر مر رہے تھے وہ سیاست کو بھی خیر باد کہہ چکے تھے۔

انشراح میر نے خود کو مصروف رکھنے کے لئے داداسائیں کا بزنس سنبھال لیا تھا۔ احمد اس کی ہر معاملے میں مدد کرتا تھا۔

وہ ہر وقت سائے کی طرح انشراح کے ساتھ رہتا تھا۔

احمد بھائی کسی ٹائم تو مجھے تنہا چھوڑ دیا کریں۔ آج انشراح آفس سے سیدھا ایک پارک میں جانے لگی تھی جب اُس نے احمد کو وہاں دیکھ اس کی طرف بڑھی۔

www.kitabnagri.com

جی نہیں نشاء بی بی۔ مجھے حکم ہے میں کسی صورت آپ کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔
احمد خان نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

داداسائیں بھی ناں۔

Posted On Kitab Nagri

میں بچی نہیں ہوں اب ____

انشراح میر نے بیزاریت سے کہا ____

میر سائیں کے لئے آپ بچی ہی ہیں ____ اور آپ ولی خان کا قیمتی اثاثہ ہیں ____

احمد خان کے لہجے میں ایک فخر تھا ____

انشراح میر سر جھٹکتے اس سے مخاطب ہوئی ____

خوش فہمیاں مت پالو احمد بھائی ____ میں اگر ان کے لئے قیمتی اثاثہ ہوتی تو وہ مجھے کسی ردی مال کی طرح یوں

از لان شاہ کے ہاتھ نہ دیتے ____

نشاء بی بی ____ احمد خان غصے میں آگے بڑھا ____

بس نشاء بی بی ____ ردی مال نہیں ہو آپ ____ عزت ہو ہماری ____ آج کے بعد خود کے لئے ایسے الفاظ استعمال

کر کے خود کو ارزاں مت کرنا نشاء بی بی ____

Posted On Kitab Nagri

وہ نشاء کے سر پر ہاتھ پھیرتا اُسے بہن کا رتبہ دیتا وہاں سے چلا گیا۔

انشراح میروہیں بیچ پر گرنے کے انداز میں بیٹھی۔ آج بھی وہ ولی خان کو یاد کرتی دنیا سے غافل ہو جاتی تھی۔ اُس نے شدت سے ولی کو دیکھنے کی دعا کی۔ مگر ابھی وقت اس کی دعاؤں کی قبولیت کا نہ تھا۔

وہ ایک اداس شام اس پارک میں گزارنے کے بعد گھر لوٹی۔



مسٹر ازلاں شاہ مبارک ہو آپ کی مسز ماں بننے والی ہے۔ شی از ایکسیکٹنگ فسٹ بی بی۔

ازلاں شاہ جو کہ آج آفس سے گھر آیا تو نور کی طبیعت خراب دیکھ کر اسے ہاسپٹل لایا۔

اب ڈاکٹر کی بات سنتے ہی حیران تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تو ٹھیک ہے ڈاکٹر ___ بٹ مائی وائف ازناٹ فیلنگ ویل ___ اومائی گاڈ ___ آریوسیریس ڈاکٹر ___ ایم آئی گونا
بی فادر ___؟؟ اومائی گاڈ ___

ازلان شاہ کی ایکسائٹمنٹ دیکھ کر ڈاکٹر بھی خوشی سے اُسے دیکھنے لگی ___

نور جیسے ہی باہر آئی ازلان نے اُسے بانہوں میں بھر لیا ___ اور اُسے اٹھائے خوشی سے جھومنے لگا ___

شاہ ___ کیا کر رہے ہیں ___ میں گر جاؤں گی ___ نور شاہ نے اُسے زور سے پکڑ لیا ___

میں تمہیں کبھی گرنے نہیں دوں گا شاہ من ___ آئی کانٹ بیلو ___ ہم مام ڈیڈ بننے والے ہیں نور ___ خوشی
ازلان کے انگ انگ سے چھلک رہی تھی ___

www.kitabnagri.com

نور شاہ کی آنکھیں بھیگ گئیں ___ اُسے اپنے لالہ یاد آرہے تھے ___ وہ انشراح کو یاد کرنے لگی ___

ازلان شاہ یونہی اُسے بانہوں میں اٹھائے گاڑی تک لے کر آیا ___ لوگ خوشی اور حیرت سے اس کیل کو دیکھ
رہے تھے مگر ازلان شاہ لوگوں کو نظر انداز کرتا اپنی محبت اپنی نور کو بانہوں میں بھرے گاڑی تک لایا ___

Posted On Kitab Nagri

گھر آتے ہی اُس نے یہ خبر واصف شاہ کو سنائی۔۔۔ واصف شاہ نے نور کے سر پر ہاتھ پھیرا اور از لان کو گلے سے لگا لیا۔۔۔

خوشی ان باپ بیٹے کے انگ انگ سے چھلک رہی تھی۔۔۔ واصف شاہ نے جیب سے پانچ ہزار کے کئی نوٹ نکال کر نور کے سر پر وارے۔۔۔ اور پھر ایک ملازم کو سب میں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔۔۔

از لان شاہ نے گھر کی خاص ملازمہ کو نور کا خاص خیال رکھنے کا حکم دیا۔۔۔ جیا غصہ اور نفرت سے ان دونوں کو دیکھتی کمرے میں چلی گئی۔۔۔

کمرے میں آتے ہی اُسے کچھ دن پہلے کا منظر یاد آیا۔۔۔ جب وہ از لان کے پاس شارٹ ڈریس میں کمرے میں آئی تو وہ غصہ میں بھر گیا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جیا یہ کیا حلیہ بنایا ہے تم نے۔۔۔؟؟؟ یو بلڈی بچ۔۔۔ تمہیں اس دن بھی سمجھایا تھا کہ مجھ سے دور رہو۔۔۔ میری زندگی میرے گھر میرے بستر پر صرف اور صرف نور شاہ کی اجارہ داری ہے۔۔۔

از لان نے جیا کو کمرے سے بے عزت کر کے نکالا تھا اب وہ از لان سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لینا چاہتی تھی۔۔۔ اس نے اپنی تئیں بہت کوشش کی تھی از لان کے کردار کو گندا کرنے کی مگر ہر بار ناکام ہوئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اُس نے آزر شاہ کا نمبر ڈائل کیا اور اس کے گوش گزار سارا معاملہ کیا۔۔۔

جسے سننے کے بعد آزر شاہ نے اسے کچھ سمجھایا اور فون بند کرتے ہی ایک شیطانی مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو کر گزری۔۔۔



ولی خان آج جیسے ہی کام سے فارغ ہوا تو اس نے ریستورنٹ کا رخ کیا۔۔۔ وہ اس ریستورنٹ میں پارٹ ٹائم ویٹر کی جاب کرتا تھا۔۔۔



آسٹریلیا کا شہر سڈنی بہت خوبصورت تھا مگر ولی خان کا دل آج بھی پاکستان کے شہر اسلام آباد کے کسی ایریا میں موجود "میرولا" کی شہزادی انشراح میر میں اٹکا ہوا تھا۔۔۔

وہ کچھ سوچتا ہوا کام سے جلدی فارغ ہوتا گھر کی طرف روانہ ہوا جب گھر داخل ہوتے ہی اُس نے ریشما خان کو بے ہوش پایا۔۔۔ وہ حواس باختہ سا اسے ہاسپٹل لے کر آیا ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد اُسے جو خبر سنائی اسے سننے کے بعد ولی خان کی خوشی دیدنی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مسٹر خان یوروائف از تھری ویک پریگنٹ __ ولی خان یہ سنتے ہی بہت خوش ہوا __

تھینکیو ڈاکٹر __ وہ خوشی سے ڈاکٹر سے اجازت لیتا دوائیوں کا نسخہ اٹھائے باہر نکلا __

دوائیاں خریدنے کے بعد وہ ریشما کا ہاتھ تھامے اُسے گھر لایا اور گھر لاتے ہی اُس نے ریشما کو خوشی سے گلے لگایا __

آج شادی کے 4 ماہ بعد ولی خان نے خود ریشما خان کی طرف پیشقدمی کی __ وہ پوری رات ریشما خان پر اپنی شدتیں نچھاور کر تا رہا اُس کے ہر عمل میں خوشی جھلک رہی تھی __ ریشما خان کو لگا کہ آج اُس نے ولی خان کو ہمیشہ کے لئے پالیا ہے __



www.kitabnagri.com

3 ماہ بعد __

نور خان کو از لان شاہ نے ہاتھوں کا چھالہ بنا کر رکھا تھا __ وہ ہر وقت نور کے ارد گرد رہتا تھا اُس کی حفاظت کسی کانچ کی گڑیا کی طرح کرتا تھا

Posted On Kitab Nagri

دوسری جانب یہی حال ولی خان کا تھا وہ ریشما خان کا پہلے سے بڑھ کر خیال کرتا اُس نے پارٹ ٹائم جاب چھوڑ دی تھی وہ ہوٹل سے سیدھا اپارٹمنٹ آتا اور ریشما کا خیال رکھتا۔ ریشما تو اس کی اس درجہ الفت اور توجہ پا کر کھل اُٹھی تھی۔

آج ولی گھر واپسی پر ایک شاپنگ مال میں گیا اور بچے کی شاپنگ کی۔ اُس کا ارادہ ریشما کو سر پرانز کرنے کا تھا۔

شاپنگ کرتے کرتے اُس نے کچھ سامان انشراح کی پسند کا خرید اُس کا ارادہ انشراح کی طرف وہ سامان بھیجنے کا تھا اُسے کچھ دن پہلے ریشما کے ذریعے معلوم ہوا تھا کہ انشراح پریگنٹ ہے۔

ولی خان کو یہ سن کر بہت خوشی ہوئی تھی۔ وہ خوش تھا کہ انشراح خوش ہے۔ اس نے انشراح کے بچے کے لئے شاپنگ کی۔

اب اُس کا ارادہ گھر جانے کا تھا وہ وقت سے پہلے گھر لوٹا۔ جوں ہی وہ دبے قدموں اپارٹمنٹ میں داخل ہوا ریشما کی آواز پر ٹھٹھکتے ہوئے رک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ارے ثانی یار میں تمہیں بتا نہیں سکتی میں کتنی خوش ہوں ___ ولی تو سمجھو میری مٹھی میں ہے ___

میں نے اُسے حاصل کرنے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا ___ اففف یہ سب تمہارے تعاون کی وجہ سے ہوا ہے ___

اگر تم مجھے اُس دن ولی کونشے کی ڈوز دینے کا نہ کہتی تو وہ کبھی بھی میرے قریب نہ آتے ___ میں نے اس رات ان کونشے میں اتنا مدہوش کر دیا تھا کہ وہ ہر حد پار کرتے گئے ___ شروع کے کچھ ویکس تو اس نشے نے کام کیا اور پھر ولی مجھ سے دوبارہ سے دور ہو گئے ___ بٹ تھینک گاڈ میری پریگنسنسی نے پھر سے ولی کو میرے قریب کر دیا ___

ولی کے ہاتھوں سے سارا سامان گر کر کمرے میں بکھر گیا ___ ریشمانے جیسے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ حواس باختہ ہو گئی ___

ولی وہ ___ اس سے پہلے کہ ریشما مزید کچھ بولتی ولی خان نے اُسے ایک تھپڑ مارا ___

میں جانتا تھا تم خود غرض ہو مگر مجھے پانے کے لیے تم اپنی نسوانیت کو ٹھیس پہنچاؤ گی میں نے سوچا نہ تھا ___ تم اتنی حد تک گر سکتی ہو ریشما ___ بتاؤ اور کیا کیا تم نے مجھ تک پہنچنے کے لئے ورنہ ___

Posted On Kitab Nagri

ولی نے اہنی جیب سے پسٹل نکالا ___ اور ریشما کی کنپٹی پر رکھا ___ ریشما کی حالت ایسی تھی کہ ابھی خوف کے مارے بیہوش ہو جائے ___

گھبراؤ نہیں میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا ___ میں آج اپنا قصہ تمام کرتا ہوں ___ اور پھر اپنی کنپٹی پر اس نے پسٹل رکھا ___

نہیں نہیں ولی ___ پلیز ڈونٹ ڈو دس ___ میں بتاتی ہوں میں نے کیا جھوٹ بولا ___

اور پھر اس نے انشراح کی طلاق نور خان کی بے بسی، از لان شاہ کی بلیک میلنگ کے بارے میں سب من و عن ولی کو بتایا ___

نشاء کی طلاق اُسی روز ہو چکی تھی اس کو برین ہیمرج ہوا تھا جس وجہ سے میر سائیں اُسے لے کر لندن چلے گئے ___

میں ڈرگزر، والے واقعہ کے بعد پہلے از لان کے پاس گئی تھی جس نے اس شرط پر آپ کو نکلوانے میں مدد کی تھی کہ میں نور خان کا خط آپ تک پہنچاؤں اور آپ کو نور سے متنفر کروں ___

Posted On Kitab Nagri

ولی پلیر مجھے معاف کر دیں میں نے جو بھی کیا آپ کو پانے کے لئے کیا _____

ریشما خان آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ولی خان کی طرف بڑھی _____

اپنی بکو اس بند کرو اور دفعہ ہو جاؤ یہاں سے _____ میں کتنا بد نصیب ہوں _____ مجھے انشراح میر کا دل توڑنے کی سزا ملی ہے تمہارے روپ میں _____ تم میرے گناہوں کا میری بے حسی کا بدلہ ہو میرے لئے _____

ولی خان بول رہا تھا ٹوٹا ہوا لہجہ _____ بے یقینی _____ اور پھر وہ آگے بڑھتے ہوئے اس کو دونوں بازوؤں سے پکڑے غصہ سے بولا _____

تم جانتی ہو ریشما میں نے پوری زندگی خود داری اور غیرت میں گزاری ہے مگر آج مجھے افسوس ہو رہا اپنی غیرت پر _____ میں درحقیقت بہت بڑا بے غیرت ہوں جس کی ناک کے نیچے سے وہ امیر زادہ میری بہن کو بلیک میل کر کے لے گیا _____

میں امیری غریبی کی اس گرداب میں اتنا پھنسا میری خود داری اور نمک حلائی نے مجھے محبت کا مجرم بنادیا _____،

ہاں ولی خان جو سب کی کہانی میں اچھا ہے وہ انشراح میر کا سب سے بڑا مجرم بن گیا _____

Posted On Kitab Nagri

اور پھر ولی خان دیوانوں کی طرح ہنسنے لگا، اور، منستے ہنستے ولی خان وہیں زمین پر بیٹھا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

وہ رو رہا تھا اپنی قسمت پر اپنی بہن کی بد نصیبی پر۔ اپنی محبت کی اس قدر تذلیل پر۔

ریشما خان کو آج پہلی بار احساس ہوا کہ اس نے ولی خان کا کتنا بڑا نقصان کیا ہے۔ درحقیقت اس نے اپنا خسارہ کیا ہے

ولی خان رات کے کسی پہر خود کونار مل کرتا اپار ٹمنٹ سے چلا گیا۔ آج وہ ایک ہفتے بعد گھر آیا تھا اور یہ ایک ہفتہ ریشما خان نے پچھتاوے اور ازیت کی زد میں گزارا۔

www.kitabnagri.com

ولی خان گھر داخل ہوتے ہی اپنے کمرے میں چلا گیا اس نے ایک نگاہ غلط بھی ریشما خان پر نہ ڈالی۔

ولی ولی ولی۔ ریشما خان اس کے کمرے کے باہر کھڑی اُسے پکارتی رہی مگر اس نے جواب نہ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر بعد دروازے پر بیل بجی تو ولی خان باہر نکلا۔ اور ایک عورت کے ساتھ گھر میں داخل ہوا۔

یہ۔۔۔؟؟ ریشمانے سوال کیا۔

آج سے یہ یہاں ہی رہیں گی تمہارا خیال رکھنے کے لئے۔ ولی اتنا کہتے ہی کمرے میں چلا گیا اور پھر ایک بیک پیک لیے کمرے سے نکلا۔

ولی آپ کہاں؟؟ ولی پلیز مجھے مت چھوڑ کر جائیں۔ ریشما خان اس کے قدموں میں گر گئی۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

بے فکر رہو _____ میں ابھی اتنا بے غیرت نہیں ہوا کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دوں _____ مگر میں اتنا اعلیٰ ظرف بھی نہیں ہوں کہ تم جیسی عورت کے ساتھ ایک ہی چھت کے نیچے رہوں _____

میں اس گھر سے جا رہا ہوں یہ خاتون تمہارے ساتھ رہیں گی _____ اور کوئی بھی مسئلہ ہو تو مجھے کال پر بتادیں گی میں آ جاؤں گا _____ اب رہو تم یہاں اکیلی _____

Kitab Nagri

ولی خان غصے سے کہتے ہوئے وہاں سے جانے لگا _____
www.kitabnagri.com

میرے لیے نہیں تو اپنے بچے کے لئے رک جائیں ولی _____ اور پھر ولی خان کے باہر کی طرف جاتے قدم رک گئے _____ وہ ایک بار پھر ریشما کے جال میں پھنس گیا _____
اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا _____

Posted On Kitab Nagri

تم کتنی خود غرض ہو ریشما _____ تم نے ہمیشہ اپنی غرض اپنے مفاد کے لئے دوسروں کا استعمال کیا _____

اور میں کتنا بے بس ہوں _____ میں بھول گیا کہ ولی خان تو ہمیشہ سے تمہارے ہاتھوں کھلونا بنتا رہا ہے _____
تم نے تو میری اولاد کو بھی اپنے مفاد کے لئے استعمال کیا ہے _____

اور پھر ولی خان وہیں صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گیا _____ اس نے جانے کا ارادہ ترک کر دیا کیونکہ اب وہ
صرف ایک شوہر ایک عاشق ایک بھائی نہیں بلکہ ایک باپ بھی تھا _____

اور باپ تو اپنی اولاد کے لئے اپنا سکھ چین سب قربان کر دیتا ہے _____ ولی خان کو بھی اپنی اولاد سے بے تحاشہ
محبت تھی جو ابھی تک آئی ہی نہیں تھی _____

جب وہ دنیا میں آجائے گا تب تو ولی خان کو خود کو بھی فراموش کرنا ہو گا _____
www.kitabnagri.com

یوں وہ ہر روز خود کو مصروف رکھنے لگا دن ہوٹل میں شام ایک ورکشاپ پر کام کرتے گزارتا _____ رات کو وہ
اپنے ذاتی کاروبار کے لئے محنت کرنے لگا _____

اس کی سوچوں کا رخ ہمیشہ سے انشراح میر تھی _____ وہ چاہ کر بھی اس کی یاد سے غافل نہ ہو پاتا تھا _____

Posted On Kitab Nagri



دن جیسے جیسے قریب آنے لگے تھے اس کی حالت گرنے لگی تھی وہ سٹریس لینے لگی تھی وہ دلی اور انشراح کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔

اُسے پاکستان آئے کافی دن ہو گئے تھے
آج وہ کافی دنوں بعد گھر سے نکلی تاکہ خود کو ریلیکس کر سکے۔

وہ گاڑی میں بیٹھی گاڑی کو سڑک پر لائی تو اچانک سے اس کی گاڑی کے ٹائر پنچر ہونے پر اس کی گاڑی ایک تیز رفتار ٹرک سے ٹکرائی۔ اس نے جیسے ہی ٹرن لیا گاڑی ایک درخت سے ٹکرائی۔

اور وہ وہیں سٹیئرنگ پر زخمی حالت میں نیم بے ہوش ہو گئی۔ لوگوں کا ایک ہجوم اس کے گرد جمع تھا۔

مگر وہاں لوگ تصویریں بنانے میں مصروف تھے کوئی پرسان حال نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جب ایک گاڑی سے احمد خان نکلا اور لوگوں کے ہجوم کو دیکھتا اس طرف بڑھا _____ اس کے پیچھے ہی انشراح میر تھی _____

وہ جیسے ہی آگے بڑھی اس نے لوگوں کو پیچھے ہٹایا _____

یہ کیا تماشہ لگا ہوا ہے یہاں _____ بجائے اس وکٹم کی ہیلپ کرنے کے آپ لوگ تصویریں بنا رہے ہیں _____، شیم آن یو آل _____

احمد بھائی اسے لے کر ہاسپٹل چلیں _____ احمد بھائی آپ سن رہے ہیں _____

انشراح اس کی طرف بڑھی اور احمد خان جو کہ اس لڑکی کا چہرہ اپنی طرف موڑے ہوئے تھا اس چہرے کو دیکھ کر بے حس و ساکت ہو گیا _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



نور _____ نور _____ نور آنکھیں کھولو میری جان _____ یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟؟ نور اوپن یور آئیز _____ انشراح میر اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لیے رونے لگی _____

Posted On Kitab Nagri

وہ آفس سے گھر جا رہی تھی جب اس نے یہاں لوگوں کا ہجوم دیکھ احمد کو معاملے کی خبر لینے بھیجا وہ خود بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر نکلی جب لوگوں کی بے حسی پر ان پر غصہ کرتی انہیں شرم دلانے لگی۔۔۔

اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ کبھی نور کو اس حالت میں دیکھے گی۔۔۔ وہ نور سے ناراض تھی مگر وہ اُسے یوں اس حالت میں دیکھ کر بے بسی کی انتہا پر تھی۔۔۔

نور خان جو کہ نیم بیہوش تھی ایک جانی پہچانی مانوس آواز سن کر اس میں خوشی کی لہر دوڑی۔۔۔ وہ اس آواز کو لاکھوں میں پہچان سکتی تھی۔۔۔



Nisha _ please save my baby _

Please save us Misha _

www.kitabnagri.com

وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے انشراح سے فقط اتنا ہی بول سکی۔۔۔ انشراح نے احمد سے کہا۔۔۔

بھائی نور کو ہاسپٹل لے کر چلیں۔۔۔ احمد خان اس کے حکم کی تعمیل کرتا نور کو ہاسپٹل لے کر آیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نشاء نے اپنے دادا کے اثرورسوخ سے فوراً نور کو آپریشن تھیٹر بھیجا۔

مس انشراح۔۔۔۔۔ پیشنٹ کا خون بہہ چکا ہے ہمیں بلڈ کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے انشراح کو آکر خبر دی۔

میرا اور نور کا بلڈ گروپ سیم ہے ڈاکٹر۔۔۔۔۔ آپ میرا بلڈ لے لیں۔۔۔۔۔ انشراح نے ڈاکٹر سے کہا۔

یوں نور کو انشراح اور احمد نے بلڈ دے کر خطرے سے بچا لیا تھا۔

ازلان شاہ جو کہ میٹنگ روم میں بیٹھا تھا اچانک سے فون کال آنے پر میٹنگ چھوڑتا وہاں سے نکلا۔

ازلان شاہ بھاگتے ہوئے دیوانہ وار ہاسپٹل پہنچا۔۔۔۔۔ اس نے خواب میں بھی نہ سوچا تھا کہ اس کی بیوی اس حالت میں ہو سکتی ہے۔

www.kitabnagri.com

وہ جیسے ہی ہاسپٹل پہنچا وارڈ میں انشراح کو دیکھ کر ٹھٹھکا۔

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا آگے بڑھا۔۔۔۔۔ جب ڈاکٹر کی آواز نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔۔۔ نور کو بلڈ کی ضرورت تھی وہ اس سے پہلے کہ بلڈ رینج کرواتا انشراح کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی جو اپنا خون نور کو دینے والی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان شاہ اس وقت کچھ بھی سننے سمجھنے کی پوزیشن میں نہ تھا اس لئے وہ وہیں کھڑا نور کو دیکھتا رہا۔

نور اسے اپنے ہاتھوں سے پھسلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔

انشراح خون دینے کے بعد وہیں بیٹھی نور کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگی۔ جب اس کی نظر ازلان شاہ پر پڑی تو ایک نفرت کی چنگاڑی اس کی آنکھوں میں چمکی۔

وہ خود کو قابو کرتی وہیں بیچ پر بیٹھی نور کے ٹھیک ہونے کی رب سے التجا کرنے لگی۔

مسٹر شاہ آپ کی وائف کو امیڈیٹلی بلڈ دیا گیا ہے بٹ ہمیں افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے آپ کی وائف نے مردہ بچے کو جنم دیا ہے۔

www.kitabnagri.com

ازلان شاہ پر یہ خبر کسی قیامت سے کم نہ تھی۔

ڈاکٹر میری بیوی خود ٹھیک ہے نا؟؟ ازلان شاہ نے ڈر اور خوف کے مارے سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

جی وہ ٹھیک ہیں اب ___ بٹ آپ کی وائف اب کبھی کنسیو نہیں کر سکتی ___

ازلان شاہ کو لگا کہ اس ہاسپٹل کی چھت اس پر گرنے والی ہے ___ اس کی حالت ناقابل بیان تھی مگر وہ خود کو کمپوز کر گیا ___

انشراح یہ سنتے ہی ایک افسوس بھری نظر نور پر ڈال کر باہر کی جانب جانے لگی جب ازلان شاہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا ___

تھینکیو سو میچ نشاء ___ تم نہیں جانتی تم نے میری زندگی کو بچا کر مجھ پر کتنا بڑا احسان کیا ہے ___

میں تمہارا یہ احسان کبھی اتار نہیں سکتا ___ تم مجھ سے جو چاہو مانگ لو ___
www.kitabnagri.com

ریٹلی میں نے تم سے کچھ بھی مانگا تو مجھے دو گے؟؟ انشراح میری آنکھوں میں ایک چمک تھی جو ازلان کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکی ___

ہاں دوں گا تم مانگ کر دیکھو ___ ازلان شاہ نے انشراح میر سے کہا ___

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے تو پھر تم نور کو طلاق دے دو۔۔۔ الشراح میر نے اُس کی طرف چیلنج کرتے انداز میں کہا۔۔۔

از لان شاہ حیرت سے اُس کی طرف دیکھنے لگا

اور تمہیں لگتا ہے کہ میں نور کو طلاق دے دوں گا۔۔۔ نووے انشراح میر۔۔۔ از لان شاہ مرتے دم تک اپنی محبت اپنی نور کو نہیں چھوڑے گا۔۔۔ از لان شاہ کے لہجے کی پھنکار نے انشراح میر کو خاموش کر دیا۔۔۔

اور پھر وہ ایک گہرا سانس لیتی ازلان شاہ کی طرف مسکراتے دیکھ کر بولی

ازلان شاہ میں نے تمہارا مجھ پر کیا ظلم معاف کیا۔۔۔ بس مجھ پر ایک احسان کرنا میری نور کو ہمیشہ ایسے ہی چاہتے رہنا۔ اُسے کبھی کسی کے سامنے مت جھکانا۔۔۔ تم نے میری ذات تو تماشہ بنادی تھی مگر میری بہن کی محبت کو کبھی تماشہ مت بنانا

میں نے آج نور کے لئے تمہاری دیوانگی دیکھ کر تمہیں معاف کر دیا از لان شاہ

بس ایک احسان کرنا دنیا کی بھیڑ میں اُسے تنہامت چھوڑنا۔ ہم کانچ سے بنی ہیں۔ ہمارا محافظ ولی خان ہم دونوں کو چھوڑ کر چلا گیا۔ مگر تم میری نور کو اکیلا مت چھوڑنا۔ آئی بیگ یو از لان شاہ۔

Posted On Kitab Nagri

انشراح میر اس کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی تھی اور از لان شاہ اس قدر خلوص اور قدر دیکھ حیران ہو گیا۔

نور نے اتنا کچھ کیا تمہارے ساتھ اس کے باوجود تم اس کی پرواہ کر رہی ہو؟؟ از لان شاہ نے سوال کیا۔

میں نہیں جانتی میری نور نے میرے ساتھ کیا کیا۔ کیا نہیں کیا۔ ہاں میں نے اس ایک سال میں نور سے نفرت کی تھی۔ میں نے اس کے مرنے کی دعا کی تھی۔ مگر آج اُس کو جب موت کے منہ میں جاتے دیکھا تو میں کانپ اُٹھی۔ مجھے خود سے گھن آنے لگی۔ میں کیسے اپنی ہی بہن کو مرتے دیکھ سکتی ہوں؟؟

آج اس سڑک پر زندگی موت سے لڑتی نور خان جو خون میں لت پت تھی اُسے دیکھ کر انشراح میر کی سانسیں رک گئیں تھی۔ انشراح میر پر انکشاف ہوا کہ وہ نور خان کو مرتے دیکھ خود بھی کبھی جی نہیں پائے گی۔

وہ وہیں ہسپتال کے کوریڈور میں بیٹھ کر رونے لگی۔

اور از لان شاہ پر پہلی بار یہ انکشاف ہوا کہ اس نے نور خان اور انشراح میر کو الگ کر کے کتنی بڑی زیادتی کی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے پچھتاوے کا آغاز ہو چکا تھا _____



ولی خان آج جیسے ہی اپارٹمنٹ لوٹا تو ریشما کی خراب حالت دیکھ کر اس کو ہاسپٹل لے کر گیا _____

مسٹر ولی آپ کی بیوی کا سی سیکشن کرنا ہو گا ہمیں _____ ڈاکٹر نے ولی خان کو دیکھتے ہوئے کہا _____

سی سیکشن _____ بٹ ڈاکٹر ابھی تو کافی ٹائم ہے _____ ایسے کیسے؟؟ ولی پریشانی سے بولا _____

جی سر بٹ آپ کی بیوی کی بلیڈنگ رکنے کا نام نہیں لے رہی ہمیں فوری آپریٹ کرنا ہو گا _____

ولی نے آپریشن کی اجازت دے دی اور پیپر سائن کرنے کے بعد اب پریشانی سے ٹھہل رہا تھا _____

www.kitabnagri.com

اُسے ریشما سے محبت تو نہ تھی مگر اس کے ساتھ گزر اوقت یاد آنے لگا _____ اس نے احمد کو حالات سے آگاہ کر دیا
_____ تھا _____

_____ تین گھنٹے بعد _____

Posted On Kitab Nagri

مسٹر ولی کانگریجو لیشنز _____ اُس بے بی گرل _____

ڈاکٹر کی آواز جیسے ہی ولی کے کانوں سے ٹکرائی ولی خان وہیں زمین پر بیٹھا سجدہ ریز ہوا _____
کین آئی میٹ ہر؟؟ ولی نے اٹھتے ہوئے ڈاکٹر سے کہا _____

نوسر _____ شی از ان انکو بیٹر _____ یو کانٹ _____

احمد خان نے ایمر جنسی میں آسٹریلیا کی ٹکٹ کروائی _____ میر حاکم نے اپنے سار سز استعمال کر کے اس کو آسٹریلیا
بھیجا _____

رات کی تاریکی ہر سو پھیلی ہوئی تھی وہ بے چینی سے بستر پر کروٹیں بدل رہی تھی _____ از لان شاہ کی نور کے
لئے دیوانگی نے اُسے متاثر کیا تھا _____ اُس نے دل سے اُن دونوں کی خوشحال زندگی کی دعائیں کی _____

بستر پر کروٹیں بدلتے بدلتے وہ ایک خیال کے تحت اُٹھی _____ اس کا رخ دادا سائیں کے کمرے کی طرف تھا وہ
خاموشی سے بنا آواز کیے ان کے کمرے میں پہنچی اور بیڈ کی سائیڈ ڈرار سے ایک چابی نکالی _____ ایک چمک اُس کی
نیلی آنکھوں میں تھی _____

Posted On Kitab Nagri

وہ جیسے بنا آواز پیدا کیے آئی تھی ویسے ہی واپس چلی گئی۔ اس نے پورچ کا رخ کیا اور گاڑی میں بیٹھی۔

تھوڑی دیر بعد اس کی گاڑی کا رخ ایف 7 کے اپارٹمنٹس ایریا کی طرف تھا۔ جو نہی وہ اپنی منزل پر پہنچی
ایک گہرا سانس لیتی گاڑی سے نکلی۔

اور مختلف سیڑھیاں چڑھتی وہ مطلوبہ اپارٹمنٹ تک پہنچی۔ ایک سانس ہوا میں خارج کرتی انشراح میرنے کی
ہول میں کی گھمائی۔ اور پھر ایک کلک کی آواز سے دروازہ کھلا۔

یہ اپارٹمنٹ ولی خان کا تھا۔ اُس کے خوابوں کی زمین۔ اس کا آشیانہ۔

وہ ایک ایک چیز کو دیوانہ وار ہاتھ لگاتی ولی کے لمس کو محسوس کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اُس کا رخ سب سے پہلے نور خان کے کمرے کی طرف تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اُس کی نظر سامنے دیورا
پر اپنی اور نور کی تصویروں پر پڑی تو وہ مسکرا اٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ تصویریں ولی اور نور کی تھیں۔ وہ ہر تصویر کو ہاتھ لگاتی محسوس کر رہی تھی۔ ایک تصویر میں دادا سائیں
نشاء نور اور ولی تھے۔ ہنستے مسکراتے۔

کتنے خوش تھے ہم جہاں کوئی از لان شاہ نہیں تھا جہاں کوئی ریشما خان نہیں تھی۔ ایک دکھ اور حسرت بھری
نگاہ انشراح میر نے ان تصویروں پر ڈالی

جب اس کی نظر نور کی ڈائری پر پڑی۔ اس نے نور کی ڈائری کھولی۔ اور وہیں بیڈ کے پاس زمین پر بیٹھتی اس
ڈائری کو پڑھنے لگی۔

کچھ صفحات ان دونوں کی زندگی پر مشتمل تھے اور پھر ایک باب شروع ہوا از لان شاہ کی محبت کا اس کی دیوانگی
کا۔ جس کو پڑھنے کے بعد انشراح میر نور خان کی قسمت پر رشک کیے بنانہ رہ سکی۔

www.kitabnagri.com

نور خان اور از لان شاہ کی جدائی پڑھ کر وہ بہت روئی۔ وہ محسوس کر سکتی تھی اس نے نور کی حالت دیکھی
تھی۔ اس کے درد کو انشراح سے بہتر کون جانتا تھا۔

3 مئی

Posted On Kitab Nagri

آج از لان شاہ نے مجھے اغواہ کیا میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ شخص جو مجھ پر مرتا تھا وہ میری عزت کو تار تار کرنے کو تیار ہو جائے گا۔ میں نے اپنی عزت بچانے کے لئے اس سے شادی کی مگر بعد میں از لان شاہ نے مجھے بار بار استعمال کیا۔

انشراح میر پر آج انکشافات ہونے تھے۔ از لان کی بلیک میلنگ پڑھ کر انشراح میر وہیں ڈھے گئی اس کی نور نے فقط اس کی عزت بچانے کے لئے وہ سب کیا۔ دوسروں کی نظر سے گر گئی بدلے میں اُسے کیا ملا؟ فقط نفرت دھتکار۔

نور تم کس مٹی کی بنی ہو میری بہن؟؟ اکیلے سب سہتی رہی ایک بار بھی مجھے نہیں بتایا۔

انشراح میر خیالوں میں اس سے مخاطب ہوئی۔

www.kitabnagri.com

کافی دیر بعد وہ دوسرے کمرے میں گئی یہ کمرہ ولی خان کی ملکیت تھا اس کی نظر ایک ڈائری پر پڑی جسے وہ اپنے ساتھ گھر لے آئی اُس میں اب مزید کوئی سچ سننے کی سکت نہ تھی۔

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

گھر آتے ہی اس نے میر حاکم کو انتظار کرتے پایا۔ وہ ان کو دیکھتے ہی ان کے گلے لگ گئی اور پھر ایک ایک بات
ان کے گوش گزار کی۔

میر حاکم وہیں صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھے۔ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا ان کے بچے کس ازیت
سے گزر رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ خود کو بے بس محسوس کرنے لگے۔۔۔ ان کا ارادہ نور خان کو واپس گھر لانے کا تھا اور اس کے لئے وہ اب انتہائی قدم اٹھانے کا سوچ رہے تھے۔۔۔



انشراح میر نے ڈائری کو ہاتھ میں لیے گہری سوچ میں ڈوبے اس ڈائری کو پڑھنے کا فیصلہ کیا۔۔۔

اُس نے ڈائری کو درمیان سے کھولا تو ایک سطر پر نظریں پڑتے ہی اس کی آنکھوں میں آنسو جاری ہونے لگے۔۔۔

میں نہیں جانتا کہ میں نے یہ ڈائری کب لکھنا شروع کی مگر یہ ڈائری وہ واحد چیز ہے جس میں ولی خان اپنی محبت انشراح میر سے مخاطب ہوتا ہے۔۔۔

انشراح میر نے ایک سرد آہ بھری۔۔۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ ڈائری کھولتے ہی اس کا سامنا ایک ایسے انکشاف پر ہو گا جو اس کی دنیا ایک بار پھر سے تہہ و بالا کر دے گا۔۔۔

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ ڈائری پڑھنے لگی۔۔۔ آج سے پانچ سال پہلے کی تاریخ لکھی گئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نور___ میری نور___ ولی خان شدت جذبات سے بولا___

ارے واہ زبردست نام ہے___ احمد خان محبت سے بولا___

ہاں میری بیٹی کا نام نور ولی خان ہو گا___ یہ میری چھوٹی نور ہے___ تھینکیو سوچ ریشما مجھے اتنی خوبصورت بچی دینے کے لئے___ ولی خان آگے بڑھتے ہوئے ریشما کا ہاتھ پکڑتا ہے___

ریشما خان جو کہ ولی کو مسکراتی نظروں سے دیکھ رہی تھی___ بیٹی کو ایک نظر دیکھنے کے بعد ایک درد کی لہر اس کے سینے میں اُٹھی___

اچانک سے ریشما کی حالت خراب ہو گئی احمد اور ولی دونوں کی سمجھ سے سب باہر تھا___ اچانک سے ریشما کو کیا ہوا تھا وہ لوگ نہیں سمجھ پارہے تھے___

لالہ مجھے آپ سے ایک التجا کرنی ہے___ ریشما اکھڑی سانسوں میں اپنے بھائی سے مخاطب ہوئی___

Posted On Kitab Nagri

میری بیٹی کو انشراح میر کے حوالے کر دینا ___ اس کو بولنا کہ میری بیٹی کو اپنے جیسی اچھی لڑکی بنائے گی ___
ریشما خان ایک ایک لفظ اکھڑتے ہوئے سانس کے ساتھ بول رہی تھی ___

ولی خان آگے بڑھا جو کہ ڈاکٹر کو بلا کر لایا تھا ___ اب ریشما کا ہاتھ پکڑے اُسے حوصلہ دینے لگا ___
ریشما کچھ نہیں ہو گا تمہیں ___ ٹرسٹ می ___ ولی خان کے لہجے میں درد تھا ___

جیسی بھی تھی ریشما اس کی بیوی تھی وہ اس کی بیٹی کی ماں تھی ___

وہ اس کو کھونا نہیں چاہتا تھا مگر ریشما خان شاید اب ولی خان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی ___

اس نے ولی کی طرف دیکھا اور مسکراتی ہوئی بولی ___

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ولی اپنی نشاء کے پاس واپس چلے جائیں ___ میں نے آپ کو اس زبردستی کے بندھن سے آزاد کیا ___

بس ایک حسرت پوری کر دیں ___ ایک بار اپنے سینے سے لگالیں پلیر ولی ___ ولی خان بے خودی میں ریشما کی
طرف بڑھا جو اکھڑتے لہجے میں بول رہی تھی ___

Posted On Kitab Nagri

ولی نے ریشما کو سینے سے لگایا اور کتنی ہی دیر ریشما اس کی خوشبو محسوس کرتی رہی _____

ولی نے جیسے ہی اپنے لب اس کی پیشانی پر رکھے ریشما خان کو ایک شدید قسم کا درد دل میں جاگا _____ اور وہ وہیں آنکھیں موند گئی _____

جیسے ہی ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر معائنہ کیا تو وہ احمد کی طرف دیکھتے بولا _____

سوری ان کو ابھی کچھ دیر پہلے ہی سیور ہارٹ اٹیک آیا ہے _____ شی از نو مور _____ اور ڈاکٹر کی یہ بات ولی کے کانوں سے ٹکرائی تو ولی خان بے یقینی سے ریشما کی طرف دیکھنے لگا _____

وہ لڑکی جو اس کی محبت میں دیوانی تھی جس نے اس کو پانے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا آج وہ لڑکی ہمیشہ کے لئے آنکھیں موندھے اس دنیا سے جا چکی تھی _____
www.kitabnagri.com

ولی خان ایک بار پھر تنہا ہو گیا تھا _____ احمد خان وہیں زمین پر بیٹھا بلک بلک کر رونے لگا _____

ریشما کی تدفین وہیں کی گئی اور اس کی وراثت کو مد نظر رکھتے ہوئے احمد خان ولی کی اجازت لے کر نور ولی خان کو پاکستان لے آیا _____

Posted On Kitab Nagri

پاکستان آنے کے بعد اس نے سارا معاملہ نشاء اور میر سائیں کے گوش گزار کیا۔۔۔۔۔ نشاء جو کب سے اس بچی کو دیکھ رہی تھی اس کو فوراً سے آگے بڑھتے احمد کی گود سے لیا اور اسے اپنے ہاتھوں میں لیے محبت سے دیکھنے لگی۔۔۔

میری بیٹی۔۔۔ میری دنیا۔۔۔ نورولی خان۔۔۔ میں تمہاری ماں بن کر دکھاؤں گی سب کو۔۔۔

اس نے ولی خان کو کال ملوائی اور اس سے فقط اتنا بولی۔۔۔

شکریہ مجھے جینے کا ایک مقصد دینے کے لئے۔۔۔ شکریہ میری ویران زندگی کو نور دینے کے لئے۔۔۔ شکریہ مجھے اپنے جگر کا ٹکرا دینے کے لئے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور ولی خان جو اتنے عرصے بعد اس کی آواز سن رہا تھا اس کی آواز میں رچی درد اور خوشی کی لہر محسوس کرتے مسکرا اٹھا۔۔۔

اس کی بیٹی محفوظ ہاتھوں میں تھی اور وہ اس بات پر مطمئن تھا اس نے خود کو کام میں مصروف کر لیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دن رات کام میں مگن رہتا اور زرا سی فرصت ملتے ہی اس کو پرانی یادیں ناگ کی طرح ڈسنے لگتی



انشراح میر کو تو جیسے جینے کی وجہ مل گئی تھی وہ نور خان کو پانے کے بعد کھل اُٹھی تھی پورے میر ولا میں اس کی ہنسی کی گونج گونج لگی تھی

نور خان بیس دن کی تھی جب اس کے پاس آئی تھی اب وہ چھ ماہ کی ہونے والی تھی اور ان چھ ماہ میں انشراح میر اس کے لئے راتوں کو جاگی اس کی خاطر خود کو دان کر دیا تھا

وہ بچی ہو بہو ولی کا پر تو تھی اس کی آنکھیں ولی کی طرح تھیں گہری سیاہ آنکھیں

میر سائیں کو بھی ایک نئی وجہ مل گئی تھی جینے کی مگر وہ نور خان کو از لان کی قید سے نکالنا بھی چاہتے تھے اور اس کے لئے انہیں از لان شاہ کی واپسی کا انتظار تھا جو ان کی بیٹی کو لے کر ملک سے باہر چلا گیا تھا

میر سائیں کا بیشتر وقت چھوٹی نور کے ساتھ گزرتا انشراح آفس جا کر بھی اس کے بارے میں سوچتی رہتی

Posted On Kitab Nagri

دن کے وقت اس کی ذمہ داری رجا میر نے اٹھائی تھی۔

ولی خان کاش تم آکر دیکھو تمہاری اولاد کو تحفظ دینے کے لئے تمہاری یہ دونوں دیوانیاں اپنی ذات تک کو فراموش کر چکی ہیں۔

احمد خان ایک سرد آہ بھرتے ولی خان سے مخاطب ہوتا تھا اور ولی خان پچھتاوے کی زد میں چلا جاتا تھا۔



دوسری جانب از لان شاہ نے نور خان سے وہ بات چھپالی تھی کہ وہ کبھی کنسیو نہیں کر سکتی۔

www.kitabnagri.com

وہ آفس کی گلاس وال ہر ہاتھ جمائے اس دن کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

جب انشراح کے جانے کے بعد اس کی نور کو ہوش آیا تو اس نے ہوش میں آتے ہی از لان سے سوال کیا۔

نشاء۔ از لان نشاء آئی تھی یہاں۔ مجھے اس کے پاس لے جاؤ۔ وہ از لان سے ضد کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اور از لان نے اُسے آگے بڑھ کر گلے سے لگایا اور تسلی دینے لگا جب ایک دم نور خان نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا
اور از لان کی طرف خوفزدہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

از لان میرا بچہ۔؟؟؟ از لان میرا بے بی؟؟؟

نور کے لہجے میں چھپے درد نے از لان کو بے بس کر دیا۔

اور پھر وہ کچھ سوچتے ہوئے آگے بڑھا۔

نور میری بات سنو۔ ہمارے بچے کو انشراح میر نے مار دیا ہے۔ از لان شاہ سفاکی سے بولا۔

یہ کیا بکواس ہے؟؟ انشراح کے بارے میں بات کر رہے تم؟؟ وہ بہن ہے میری۔ جانتے ہو بہن کا
مطلب۔

نور شاہ نے اُسے گریبان سے پکڑ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں جانتا ہوں ___ جانتا ہوں ___ تمہارے بہن بھائی دونوں نے مل کر تمہارے بچے کو مارا ہے ___ تمہیں یاد ہے نور تمہارے بے ہوش ہونے سے پہلے وہ دونوں تماشہ دیکھتے رہے ___

جان بوجھ کر دیر سے لائے تمہیں ___ از لان شاہ جو حادثے کی جگہ کی سی سی ٹی وی فوٹیج حاصل کر چکا تھا اس نے جان بوجھ کر بات کو غلط رنگ دیا اور نور شاہ کو بدگمان کیا ___

نور شاہ کو اس رات شدید قسم کا برین ہیمرج ہوا تھا ___ ٹریمنٹ کے بعد جیسے ہی وہ ٹھیک ہوئی اس نے از لان شاہ سے کہا کہ وہ اسے یہاں سے دور لے جائے ___

از لان شاہ نے نور کے دل میں انشراح اور ولی کے خلاف پھوٹ ڈال دی تھی ___ بہن بھائی کا رشتہ چاہے جتنا ہی خوبصورت کیوں نہ ہو مگر ایک ماں کے لئے اس کے بچے سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا ___

www.kitabnagri.com

اور نور خان کو اپنے بچے کے قاتلوں سے بے انتہا نفرت ہونے لگی تھی ___ از لان شاہ جو کہ نور کے دل میں نفرت جگانے کے بعد خوش تھا اس نے اپنے اور نور کے رشتے میں جھوٹ کی بنیاد رکھ دی تھی ___ بہت جلد یہ جھوٹ شاہ حویلی کے علاوہ کئی گھروں کو جلا کر راکھ کرنے والا تھا ___

از لان تم سے ایک بات پوچھوں؟؟ از لان جو کہ گلاس وال پر اپنی کہنی ٹکائے ٹانگیں فولڈ کیے کھڑا تھا اُسے کسی گہری سوچ میں مبتلا دیکھ کر آزر شاہ مخاطب ہوا ___

Posted On Kitab Nagri

ازلان نے اس کی طرف پیچھے مڑ کر دیکھا _____

ہاں پوچھو _____ وہ نا سمجھی سے آزر کو دیکھنے لگا _____

یار تم نے نور بھابھی سے جھوٹ کیوں بولا _____ انشراح نے تو اُن کی جان بچائی تھی اور جہاں تک میرا خیال ہے اُن کا بھائی تو آؤٹ آف کنٹری تھا اس وقت _____

آزر شاہ کے بولنے کی دیر تھی ازلان شاہ بھڑے شیر کی طرح اُس کی طرف بڑھا اور اُسے کالر سے پکڑ کر چیئر سے اٹھایا اور گھسیٹتے ہوئے اُس کی پشت ٹیبل سے ٹکائی اور اس پر جھکا شیر کی دھاڑ جیسے لہجے میں بولا _____

میں نے نور کو خود تک محدود کرنے کے لئے یہ سب کیا _____ اگر تم نے غلطی سے بھی کسی کو بتانے کی جرأت کی تو تمہاری سانسیں کھینچنے میں ایک سیکنڈ نہیں لوں گا _____

ازلان شاہ کے غصے اور اس قدر تحقیر آمیز رویے نے آزر شاہ کو حیران کر دیا _____ اُس کے دل میں نفرت اور انتقام کی چنگاڑی جلنے لگی _____

Posted On Kitab Nagri

از لان شاہ اُسے دھکے دیتے ہوئے نیچے گرا چکا تھا آزر شاہ اُس سے معذرت کرتا اٹھا اور باہر کی طرف چلا گیا مگر
دل میں وہ بہت کچھ طے کیے ہوئے تھا۔

از لان شاہ نے فقط نور کو حاصل کرنے کے لئے اس کو خود تک محدود رکھنے کے لئے یہ انتہائی قدم اٹھایا تھا۔ وہ
جانتا تھا کہ نور اپنی فیملی کے پاس گئی تو پھر واپس کبھی نہیں آئے گی یہی سوچ اُسے خوفزدہ کر رہی تھی۔



آج میر ولا میں خوشی کا سماں تھا تمام ملازم صبح سے بھاگ دوڑ میں مصروف تھے۔ میر سائیں سب کی دوڑ لگوا
رہے تھے خوشی ان کے انگ انگ سے چھلک رہی تھی آج اُن کی لاڈلی نور ولی خان کی پہلی سالگرہ تھی۔ جسے
وہ بڑی دھوم دھام سے منانے والے تھے۔ صبح سے انشراح اور رجا شاپنگ کے لئے نکلی تھیں مگر ان دونوں
کی شاپنگ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی ابھی بھی وہ دونوں نور کے لئے بیگ لے کر نکلی تھیں۔

www.kitabnagri.com

شام کے وقت سب لوگ پارٹی میں جمع ہو چکے تھے۔ بچوں کو مختلف گوڈیز پیک کر کے دی گئی تھیں۔ سب
مہمانوں کی خوب خاطر کی گئی تھی۔ احمد خان سپانڈر مین کا کاسٹیوم پہن کر سب کو انٹرٹین کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سودا بر تھ ڈے گرل از ہیئر ___ میر سائیں نے نور ولی خان کو دیکھتے کہا جو کہ ہال میں بے بی پنک کلر کے سنڈریلا فراک میں پنک ہی بینڈ لگائے انشراح اور رجا کا ہاتھ پکڑے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اینٹر ہوئی ___

انشراح اور رجا نے بھی اس کے جیسا ہی ڈریس پہنا ہوا تھا ___ وہ دونوں بھی کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھیں خوشی ان دونوں کی آنکھوں سے چھلک رہی تھی ___

اما ___ نور نے تو تلی زبان میں انشراح کو مخاطب کیا جس پر وہ کھکھلا کر ہنستے اُس کو سینے میں بھیج چکی تھی ___

یہی تو اُس کی دنیا تھی اُس کے جینے کی وجہ تھی ___

رجا میر نے ان دونوں کی پکچر بنائی اور احمد خان نے ہنستی ہوئی رجا کو اپنے کیمرے میں محفوظ کر لیا ___

www.kitabnagri.com

سب لوگ باتوں میں مصروف تھے جب اچانک سے انشراح کی نظر اینٹرنس پر پڑی اور وہ فریز ہو گئی ___

وہ آگیا تھا ___ پہلے سے زیادہ خوب رو ہو کر ___ پہلے سے زیادہ وجیہ ہو کر ___ عجب سحر انگیز شخصیت تھی اُس کی ___

Posted On Kitab Nagri

اُس کی آنکھیں غیر سنجیدہ تو پہلے بھی نہ تھی مگر اب ایک سر دپن اور سنجیدگی نے اُس کی آنکھوں کی دلکشی کو اور بڑھا دیا تھا۔

وہ بلیک پینٹ کوٹ پر براؤن جیکٹ پہنے کافی سحر انگیز لگ رہا تھا۔ انشراح نے اُسے دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئی کم و بیش یہی حال رجا میر کا تھا۔

ولی خان آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا آگے بڑھا اور میر سائیں کے سامنے کھڑا ہوا وہی ادب وہی احترام۔ میر سائیں نے اُس کے سامنے ہاتھ جوڑے تو وہ آگے بڑھتا ان کے ہاتھ پکڑ کر ان کا بوسہ لیتا ان کے سینے سے لگا۔ کتنے ہی آنسو اس کے چہرے کو بھگو چکے تھے۔

وہ کافی دیر بعد میر سائیں سے الگ ہوا اور پھر انشراح میر کی طرف آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا اس کے سامنے کھڑا ہوا۔

www.kitabnagri.com

کیسی ہیں نشاء بی بی۔ اندراج میر جو ابھی تک فریز سی اُسے دیکھ رہی تھی اُس کے مخاطب کرنے پر تھوڑا سنبھلی اور پھر اس کے چہرے سے نظریں ہٹاتی اتنا بولی۔

Posted On Kitab Nagri

میں ٹھیک ہوں ___ ولی خان اس کے چہرے پر درد کی پرچھائیاں دیکھ چکا تھا وہ اب رجا میر سے بات کرنے لگا ___

رجا میر اس سے ہنسی خوشی ملی ___ ویسے بھی وہ مانتی تھی کہ اس کے معاملے میں ولی بے قصور ہے اُس نے کبھی رجا کو پسندیدگی کا تاثر نہیں دیا تھا ___

اب ولی خان اپنی بیٹی کو گود میں لے کر اس کو کافی دیر سینے سے لگائے محسوس کرنے لگا ___
میری نور ___

اس نے جیسے ہی نور کے گال پر بوسہ دیا نور کو اس کی داڑھی چبھی اور اس نے معصوم شکلیں بناتے اندراج کی طرف ہاتھ پھیلائے ___
www.kitabnagri.com

اما ___ انشراح میر اس کے پکارنے پر فوراً آگے بڑھی اور اُسے ولی سے لے کر اپنے سینے سے لگالیا ___

میرے خیال سے کیک کاٹنا چاہیے اب ___ احمد خان نے سب کو متوجہ کیا ___

Posted On Kitab Nagri

جب سب لوگ ٹرائی کی طرف بڑھے جس پر خوبصورت سا باربی ڈیزائن کا کیک رکھا گیا تھا۔

میر سائیں کے اشارہ کرنے پر ولی آگے بڑھا اور نور اور نشاء کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ نشاء نے جیسے ہی نور کا ہاتھ پکڑ کر نائف ہاتھ میں لیا دوسری طرف سے ولی خان نے ان دونوں کے ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام لیا۔ نشاء میر اس لمس پر کانپ اُٹھی۔ مگر اس نے کوئی بھی ری ایکٹ کیے بغیر کیک کاٹا اور کیک کا بائٹ نور کی طرف بڑھایا جسے نور شکلیں بناتی چکھنے کے بعد اپنے چہرے کا رخ موڑ چکی تھی۔ اس کی اس ادا پر بے اختیار ولی اور نشاء اس کے گال پر بوسہ دینے لگے۔ اور اس خوبصورت منظر کو احمد خان نے کیمرہ میں قید کیا۔ نور کے دائیں گال پر ولی کے ہونٹ اور بائیں گال پر نشاء کے ہونٹ تھے۔ رجاء میر بھی مسکراتی نظروں سے ان کو دیکھنے لگی۔

میری خواہش ہے کہ تم دونوں ایک ہو جاؤ نشاء۔ رجاء میر نے دل سے ان کی خوشحال زندگی کی دعا کی۔

www.kitabnagri.com



میر سائیں نے پارٹی کے بعد ولی کو اپنے کمرے میں بلایا اور اس سے معافی مانگی۔

مجھے معاف کر دو ولی۔ میں تمہارا اور نشاء کا گنہگار ہوں۔ میں میری نور کا گنہگار ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

میر سائیں پلیر ایسے مت کریں مجھے شرمندہ مت کریں ___ میرے لیے ہر چیز ہر رشتہ سے بڑھ کر آج بھی آپ ہی ہیں ___

وہ ان کے قدموں میں بیٹھا ان کے ساتھ باتیں کرنے لگا ___ انہیں اپنے گزرے دنوں کی بابت بتانے لگا ___

کافی دیر بعد وہ ان کے کمرے سے نکل کر باہر کی طرف جانے لگا مگر اُس کے قدموں کا رخ انشراح کے کمرے کی طرف خود ہی ہونے لگا ___

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے کمرے کے پاس پہنچا اور پھر سوچتے ہوئے اس نے دروازے کا لاک گھمایا دروازہ پیچھے کی طرف کھلنے لگا اور سامنے ہی وہ دلکش حسینہ بیڈ کر اوُن سے ٹیک لگائے آنکھیں موندھے دوپٹے سے بے نیاز سو رہی تھی اور نور اس کے سینے پر چڑھی دنیا جہاں سے بے خبر سو رہی تھی ___ اُسے بے اختیار ان دونوں پر پیار آیا ___ دونوں ماں بیٹی بہت سکون سے سو رہی تھیں انشراح نے نور کو اپنی بانہوں کے حصار میں لے رکھا تھا گویا وہ اُسے خود سے دور کرے گی بانہوں کا حصار توڑے گی تو وہ اُسے کھو دے گی ___

ولی خان ان دونوں کو مسکراتی نظروں سے دیکھنے کے بعد کمرے سے چلا گیا ___

Posted On Kitab Nagri



ولی از لان شاہ کے گھر گیا تھا اور اس کی ملاقات نور سے ہوئی تھی مگر نور نے اُسے زلیل کر کے گھر سے نکالا۔

نور میری جان میں لالہ ہوں آپ کا _____ ولی خان نے اس سے التجا کرتے کہا _____

لالہ _____ نہیں _____ آپ میرے لالہ نہیں ہیں _____ نفرت کرتی ہوں میں آپ سے اور آپ کی اُس نشاء
سے _____ قاتل ہیں آپ دونوں میرے بچے کے _____ میری خوشیوں کے _____ مار دیا آپ نے میرے بچے
کو _____ وہ چیختے ہوئے بول رہی تھی اُس کی حالت ایسی تھی کہ زراسا سٹریس اس کی جان لے سکتا تھا از لان نے
ولی کو گارڈ سے کہہ کر گھر سے نکلوایا اور اب ولی خان سارا معاملہ میرے سائیں کے گوش گزار کر رہا تھا _____

میر سائیں مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ نور کی نفرت میری جان لے لے گی۔ میں مانتا ہوں میں کبھی اچھا بھائی نہیں بن سکا ہوں میں نے تو کبھی خواب میں بھی اپنی بہن کو ازیت دینے کا نہیں سوچا۔

ولی خان ایک بار پھر ٹوٹ چکا تھا اور اُسکی یہ حالت رجا میر کو تکلیف دے رہی تھی



Posted On Kitab Nagri

رجاء میر کچھ سوچتے ہوئے کمرے میں آئی اور از لان شاہ کا نمبر ڈائل کیا۔

دوسری طرف از لان شاہ نور کو ہاسپٹل لے کر آیا تھا۔ وہ اپنا فون گھر بھول چکا تھا آزر شاہ نے کال ریسیو کی۔

میں رجاء بات کر رہی ہوں از لان مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ رجاء میر کی آواز سنتے ہی آزر شاہ کے شیطانی دماغ نے تیزی دکھائی اور اس نے آواز بدل کر رجاء سے کہا۔

اوکے۔ تم اس جگہ پہنچ جانا میں تمہیں ایڈریس سینڈ کرتا ہوں۔

رجاء میر نے فون بند کیا تو ایک ایڈریس اس کو ٹیکسٹ کی صورت ریسیو ہوا۔

دوسری طرف آزر نے از لان کے موبائل سے میسج ڈیلیٹ کیا۔ وہ جانتا تھا اسلام کے موبائل کا پاس ورڈ جان شاہ ہے۔

اگلے روز آزر پوری پلاننگ کے ساتھ اس اپارٹمنٹ میں پہنچا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

تم ڈرنک ہو _____ رجاء نے دور ہٹتے کہا _____

جب آزر شاہ نے اُسے دبوچ لیا _____ رجاء اس کو دھکم دیتے باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگی مگر دروازہ لاک دیکھ کر خوفزدہ نظروں سے آزر کو دیکھنے لگی جس نے ایک ہی جست میں رجاء کو قابو کر لیا _____

اور اب اس کا ڈوپٹہ پھینکتے ہوئے اس کی شرٹ پھاڑ دی۔ _____

Posted On Kitab Nagri

وہ چیختی چلاتی رہی مگر کوئی پرسان حال نہ تھا اور یوں رجا میر اس درندے کی درندگی کا نشانہ بنتی اپنی عصمت تار
تار کروا چکی تھی۔

آزر شاہ نے صرف اس بات پر اکتفا نہ کیا اس نے اپنے لفنگے دوستوں کو بلوا کر رجا میر کی عزت داغدار کی،

پورا دن پوری رات وہ اس معصوم لڑکی کو وقفے وقفے سے اپنی حوس کا نشانہ بناتے رہے۔

جب اگلے روز ولی خان اس اپارٹمنٹ میں پولیس کے ساتھ ملکر ریڈ کروا چکا تھا۔ آزر شاہ موقع ملتے ہی وہاں
سے بھاگ چکا تھا۔

رجا جو گھر نہیں پہنچی تھی اُسے ولی ہر جگہ ڈھونڈتا رہا اس کا نمبر ٹریس کروایا مگر وہ فون گھر رکھ کر گئی تھی۔
رجا کے فون سے ہی اس اپارٹمنٹ کا ایڈریس حاصل کیا گیا اور پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ ولی خان نے
وہاں ریڈ کروائی۔

رجا میر کو ڈھونڈتے جیسے ہی وہ اور احمد کمرے میں پہنچے۔ احمد کی پہلے نظر رجا کے برہنہ وجود پر پڑی جسے وہ
اپنی چادر سے ڈھانپتا بے ہوش رجا کو ہاسپٹل لے کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ولی خان نے میر سائیں کی پہنچ کا استعمال کرتے اس معاملے کو میڈیا تک پہنچنے سے رکوا یا _____

سریہ پولیس کیس ہے _____ ان کا گینگ ریپ ہوا ہے _____ ڈاکٹر کے جملے نے ولی اور احمد خان کے اعصاب پر حملہ کیا _____

ولی خان نے نشاء کو خبر پہنچادی تھی وہ بھی ہاسپٹل اس کے پاس تھی _____ ڈاکٹر کی بات سنتے ہی وہ وہیں بیٹھ کر رونے لگی _____

احمد خان سرنفی میں ہلاتا لٹے قدموں پیچھے مڑا _____ اس کی حالت سب سے زیادہ قابل رحم تھی _____ وہ سب جاننے کے باوجود اس لڑکی پر دل ہار بیٹھا تھا آج اس لڑکی کی اس تذلیل نے اُسے زندہ درگور کر دیا تھا _____

رجاء میر اس صدمے سے باہر نکلنے کی کوشش کرتی رہی اُس کا ساتھ انشراح اور ولی نے دیا تھا اس دن کے بعد سے احمد خان نہیں آیا تھا _____

رجاء میر نے از لان اور آزر کے بارے میں سب کچھ بتایا _____ مجھے وہاں دھوکے سے از لان نے بلوایا تھا اور آزر نے مجھے داغدار کیا _____

Posted On Kitab Nagri

رجاء میر کے انکشاف نے ولی خان کے اعصاب پر حملہ کیا۔

اُس کی بہن کا شوہر اتنا گھٹیا انسان ہو سکتا ہے اس نے خواب میں نہیں سوچا تھا۔

وہ اپنی بہن کی قسمت پر افسوس کرتا اُسے از لان سے دور کرنے کا ارادہ کر چکا تھا۔



آج صبح سے رجاء کی طبیعت خراب تھی انشراح نے ڈاکٹر کو بلوایا۔

ڈاکٹر نے اس کا چیک اپ کرنے کے بعد جو خبر دی اس نے میر ولا کے مکینوں کو نظریں جھکانے پر مجبور کر دیا۔

www.kitabnagri.com

شی از پریگنٹ ڈاکٹر کی یہ بات سنتے ہی رجاء میر رونے لگی۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد وہ کتنی ہی دیر سوچتی رہی انشراح نور کو سیریلیک کھلانے میں مصروف تھی جب رجاء میر نظر بچاتی کچن کی طرف بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

مختلف دراز چیک کرنے کے بعد اُسے پیٹرول کا کین ملا۔ اور اس نے خود پر چھڑکنا شروع کیا۔

ولی۔ خان جو کہ کافی بنانے کے ارادے سے کچن کی طرف بڑھا رہا تھا کہ گیلادیکھ حیران ہوا۔ اس کی نظر پیٹرول کے کین پر پڑی اور پیٹرول کی سمیل اس کے نتھنوں سے ٹکرائی تو وہ بھاگتا ہوا آگے بڑھا۔

رجاء ڈونٹ ڈو دس۔ وہ آگے بڑھتا اس سے ماچس کی ڈبی چھیننے کی کوشش کرنے لگا۔

چھوڑ دو مجھے۔ مجھے مر جانے دو۔ میں نہیں جینا چاہتی۔ رجاء میری چیختی چلاتی نا سمجھنے کے انداز میں ولی کو دھکے دیتی رہی۔

انشراح میرا جو شور سنتی کچن کی طرف آئی تھی وہ رجاء کی حالت دیکھ کر رونے لگی۔

بکو اس بند کرو رجاء۔ تمہیں جینا ہے۔ موت ہر مسئلے کا حل نہیں ہوتی۔

ولی اس سے بول رہا تھا مگر وہ چیختی چلاتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

میرے بچے کو سب ناجائز بولیں گے ___ کون اس کا باپ بنے گا ___ مجھے مر جانے دو ___ وہ اس سے ڈبی
چھینتی آگ جلانے لگی تھی جب ولی نے ایک تھپڑ رجا کو مارا ___

رجاء میر تمہارا بچہ ناجائز نہیں ہے ___ میں دوں گا تمہیں اور تمہارے بچے کو اپنا نام ___ جب رجا میر اور
انشراح میر نور کی ماں بن سکتی ہیں تو ولی خان بھی رجا کے بچے کا باپ بن سکتا ہے ___

ولی نے اس سے ماچس چھین لی تھی اور آج پہلی بار اس نے آگے بڑھ کر رجا میر کو سینے سے لگایا تھا جو کہ اس
کے فیصلے پر ساکت کھڑی تھی ___

انشراح میر نے پہلی بار ولی کے اس فیصلے پر فخر کیا ___ آج پہلی بار وہ ولی کو کسی اور کا ہوتے دیکھ خوش تھی ___
کیوں کہ اس کا ولی خان عزتوں کا محافظ تھا ___
دادا سائیں آپ ولی اور رجا کی شادی کے لئے ہاں کر دیں پلیز ___ انشراح میر دادا سائیں کے قدموں میں بیٹھی
ان سے التجاء کر رہی تھی ___

مگر نشاء ___ میں ایسے کیسے؟؟ میں ایک بار خود غرض بن چکا ہوں مگر اب نہیں بن سکتا ___ میں نے تمہاری
اور ولی کی زندگی کا فیصلہ کر رکھا ہے ___

Posted On Kitab Nagri

انشراح میر نے چونکتے ہوئے سر اٹھایا۔

آپ۔ آپ ایسے کیسے کہہ سکتے داداسائیں؟؟ آپ نے سمجھ کیا رکھا ہے مجھے؟؟ میں کوئی کٹھ پتلی نہیں ہوں جس کی زندگی کی ڈور آپ جب چاہے اپنے من پسند لوگوں کے ہاتھ دے دیں۔

آپ ایک بار مجھے از لان کے حوالے کر چکے ہیں وہ مجھے تباہ کر چکا ہے اب میں کسی دوسرے مرد کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کر سکتی۔

انشراح نے ٹھوس لہجے میں ایک ایک لفظ باور کرایا۔

انشراح میری بچی تم اکیلے کیسے زندگی گزار سکتی ہو؟؟؟ یہ دنیا اکیلی لڑکی کا جینا محال کر دیتی ہے۔

www.kitabnagri.com

داداسائیں نے اُسے زندگی کے تھپیڑوں سے ڈرانا چاہا۔

داداسائیں آپ سے کس نے کہا کہ میں اکیلی ہوں۔ نہیں داداسائیں۔ میرے لیے میری بیٹی نور کافی ہے۔ میری زندگی کا سرمایہ۔ میری حیات کا آئینہ۔

Posted On Kitab Nagri

انشراح میر نے ٹھوس لہجے میں کہا۔۔۔

انشراح میر تمہاری غلط فہمی ہے کہ نور تمہارے لئے کافی ہے۔۔۔ نور ولی کی بیٹی ہے اور آج نہیں توکل ولی اُسے تم سے واپس لے لے گا۔۔۔

داداسائیں نے انشراح میر کے سر پر دھماکہ کرتے کہا وہ انشراح کی ممتا کو آزما رہے تھے وہ جانتے تھے کہ انشراح کو فقط ولی سے شادی کے لئے منانے کے لئے اُن کے پاس آخری ہتھیار نور ہے۔۔۔

نہیں میر سائیں۔۔۔ ولی خان سے پہلے انشراح میر کا حق ہے نور ولی خان پر۔۔۔ ولی خان مرتے دم تک انشراح میر سے اس کی نور نہیں چھینے گا۔۔۔

ولی خان جو کب سے داداپوتی کی باتیں سن رہا تھا میر سائیں کے اس سفاکانہ پیشین گوئی پر کانپ اُٹھا۔۔۔

ٹھیک ہے اگر تو تم دونوں کا یہ فیصلہ ہے تو مجھے اعتراض نہیں۔۔۔ میرے لیے رجاء اور نشاء میں کوئی فرق نہیں ہے۔۔۔

داداسائیں نے شادی کی تاریخ طے کر دی تھی وہ اپنے بچوں کو خوش دیکھ کر مطمئن تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri



نور شاہ دن بدن سٹریس لیتی جا رہی تھی اس کے اپنے اُس سے دور ہو چکے تھے۔ از لان شاہ اُسے یقین دلا چکا تھا کہ اس کے بچے کے قاتل نشاء اور ولی ہیں مگر وہ چاہ کر بھی اپنے دل کو مطمئن نہ کر سکی اُس کا دل کسی صورت ماننے کو تیار نہ تھا کہ اُس کے لالہ کبھی اُس سے اُسکی اولاد چھین سکتے ہیں۔

مگر وہ بے بسی کی انتہا پر تھی اُس نے خود کو ہر چیز سے بے نیاز کر لیا تھا۔ اس نے خود پر بے حسی کا خول چڑھا لیا تھا مگر آہستہ آہستہ وہ اندر ہی اندر گھٹ کر مر رہی تھی۔

آج کافی دنوں بعد اُس نے گھر سے باہر نکل کر کھلی فضاء میں سانس لینے کا ارادہ کیا وہ پہلے ایک قریبی پارک میں گئی اور وہاں کافی وقت گزارنے کے بعد اُس نے اپنی گاڑی کا رخ میر ولا کی طرف کیا۔

جوں جوں وہ قدم بڑھا رہی تھی اُس کے قدم من بھر کے ہو رہے تھے۔ وہ آج اپنے دل کے ہاتھوں بے بس ہو کر اپنے اپنوں کے پاس جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جیسے ہی اس نے میرولا کے ہال میں قدم رکھا وہاں سب لوگ جو باتوں میں مصروف تھے نور کو دیکھ حیران ہوئے۔

نور خان بھاگتی ہوئی میرحاکم کے قدموں میں گر گئی۔ میرحاکم نے فوراً سے نور کو اٹھایا۔ اُسے سینے سے لگایا نہ کوئی شکوہ، نہ شکایت۔ بس تھے توفیق آنسو جو میرحاکم کے چہرے کو بھگور رہے تھے تو نور کو بھی ازیت میں مبتلا کر رہے تھے۔

میرحاکم کے سینے سے جیسے اُس نے سر اٹھایا اُس کی نظروں کی نظر ولی خان پر پڑی وہ میرحاکم کے پاس سے گزرتی ولی خان کی طرف بڑھی اور اس کے گریبان سے پکڑ کر اُسے جھنجھوڑا۔

کیسے لالہ ہیں آپ؟ ایک بار بھی بہن کا خیال نہیں آیا۔ وہ شکوہ کنناں نظروں سے ولی کو دیکھنے لگی۔

www.kitabnagri.com

ولی نے آگے بڑھتے اس کو سینے میں بھینچ لیا۔

اور پھر دونوں بہن بھائی ایک دوسرے کے گلے لگ کر خوب روئے۔ اب نہ کوئی شکوہ تھاناں ہی شکایت۔ اگر از لان شاہ اپنی محبت نور خان کی باؤنڈنگ اپنے لالہ کے ساتھ دیکھ لیتا تو وہ کبھی خواب میں بھی اپنے رشتے کی جڑ جھوٹ غلط بیانی سے کھوکھلی نہ کرتا۔

Posted On Kitab Nagri

انشراح میر جو کہ ابھی ابھی نور کو لے کر ہال میں آئی تھی سامنے کے منظر نے اُسے ٹھٹھکنے پر مجبور کر دیا۔

یہ منظر شاید دنیا کا سب سے خوبصورت منظر تھا مگر انشراح میر کو اپنی آنکھوں دیکھے اس منظر پر یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

خواب سا یہ منظر لگنے لگا تھا۔ ان کے رشتوں میں اتنی دوریاں تھی کہ وہ اب اس منظر کو حقیقت کے روپ میں قبول نہیں کر پا رہی تھی۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ان کی طرف بڑھی اور نور جو کہ ولی خان کے سینے سے لگی باتوں میں محو تھی ولی خان اُسے خاموشی سے سن رہا تھا میر حاکم آنسو بہا رہے تھے رجا میر ان کے کندھے پر ہاتھ رکھے ان کو دلا سے دے رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

نور خان نے قدموں کی آواز پر سر اٹھایا تو انشراح میر کو دیکھ ایک بار پھر اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

انشراح میر نے آگے بڑھتے اس کے منہ پر زوردار تمانچہ مارا۔

Posted On Kitab Nagri

اب کیوں آئی ہو تم یہاں؟؟؟ کیا سمجھ رکھایے تم نے ہمیں؟؟ تم خود تو ایک عظیم عورت ہو اور ہم سب تمہارے سامنے کیڑے مکوڑے ___ خود ہی ہماری زندگیوں سے جاتی ہو پھر خود ہی واپس آتی ہو؟؟ ہم پر الزام لگاتی ہو ہم اے جھوٹ بولتی ہو ___ آخر چاہتی کیا ہو تم مسز ازلاں شاہ ___؟؟

انشراح میر بولتے بولتے ہانپنے لگی

معافی ___ نور خان کے یک لفظی جملے نے اس کو ساکت کر دیا ___

نور خان نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سامنے معافی مانگتے انداز میں جوڑے جسے انشراح میر نے کانپتے ہاتھوں سے تھام لیا ___

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور پھر اس کو گلے سے لگالیا ___

اب وہ دونوں بیٹھی ماضی کو یاد کر رہی تھیں ___ نور شاہ پرولی کی شادی اس کی بیوی کی موت اور بیٹی کی پیدائش کا انکشاف ہوا ___

Posted On Kitab Nagri

وہ ڈبڈباتی نظروں سے اپنی بھتیجی کو دیکھتی رہی جو ہو بہو ولی خان کی کار بن کاپی تھی۔

رجاء اور ولی کی شادی کا سن کروہ پریشان ہوئی، میر حاکم جو اُسے از لان کی سچائی بتانے والے تھے ولی کے روکنے پر رُک گئے۔

نور شاہ نے کافی وقت ان کے ساتھ گزارا۔ شام کے وقت وہ اپنے گھر پہنچی۔ آج اس نے از لان کو دیکھتے ہی اُس کی طرف قدم بڑھائے از لان شاہ جو کہ کب سے اُس کے انتظار میں ادھر سے ادھر بے چینی سے ٹہل رہا تھا اُسے سامنے دیکھ حیران ہوا۔

اس سے پہلے کہ وہ نور سے کوئی سوال کرتا نور نے آگے بڑھتے اُس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے اور اپنی تمام تر شدتیں از لان پر عیاں کرنے لگی۔

www.kitabnagri.com

از لان شاہ جو کہ شک ڈسا کھڑا تھا اس نے نور کے ہونٹوں کا لمس جیسے ہی اپنے ہونٹوں پر محسوس کیا تو اُسے کمر سے پکڑتے اپنے قریب کیا۔

اور اس کا بھرپور ساتھ دینے لگا۔ اب از لان کے ہونٹوں نے نور کی گردن کا سفر کرنا شروع کیا اور جگہ جگہ اس نے اپنا لمس چھوڑا اور پھر اُس کو اپنی بانہوں میں بھرتے کمرے میں لے جا کر بیڈ پر لٹایا اور اپنے ہاتھوں کا

Posted On Kitab Nagri

لمس اس کے جسم پر چھوڑنے لگا نور خان اُٹھتے ہوئے آگے بڑھی اور از لان کی گردن کے گرد اپنا حصار باندھا اور اُسے خود پر جھکایا، __ از لان شاہ نے خود کو شرٹ لیس کیا اور نور کے وجود پر قابض ہوا __

رات یو نہی نور از لان کی شدتیں سہتے گزارتی رہی __

آج نور نے اپنے دماغ سے تمام منفی خیالات نکالتے اپنا آپ از لان کے حوالے کیا تھا اور از لان شاہ تو اس کی قربت میں اور دیوانہ ہو گیا __

رات یو نہی ایک دوسرے کی قربت میں گزر گئی یہ جانے بغیر کے صبح کی روشنی ان کی زندگی میں کیا طوفان لانے والی تھی __



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



صبح اُٹھتے ہی از لان کو ایمر جنسی میں لندن جانا پڑا __ وہ وہاں جانا نہیں چاہتا تھا مگر واصف شاہ کی خرابی طبیعت کے پیش نظر اسے شام کی فلائٹ سے جانا پڑا __ وہ نور کو ساتھ لے کر جانا چاہتا تھا مگر اس کو ٹینشن نہیں دینا چاہتا تھا یوں وہ نور کو گھر چھوڑ کر چلا گیا __ نور شاہ اُس کے جانے سے اداس تھی وہ جیسا بھی تھا اُس کا شوہر تھا __ وہ اُس کے بغیر جینے کا تصور نہیں کر سکتی تھی __

Posted On Kitab Nagri

وہ آج پورا دن اداس پھرتی رہی جب ایک فون کال نے اُسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

ایک انجان نمبر سے کال آرہی تھی اُس نے نظر انداز کی مگر بار بار کال آنے پر اُسے کال اٹھانی پڑی۔۔

مسز نور شاہ بات کر رہی ہو؟؟ سپیکر سے آواز ابھری۔۔

نور شاہ نے کان سے فون ہٹایا اور پھرنا سمجھی سے فون کان سے دوبارہ لگایا۔۔

جی آپ کون؟؟ نور نے استفسار کیا۔۔

میں کون ہوں یہ جاننا ضروری نہیں۔۔ تمہارے لئے از لان شاہ کو جاننا ضروری ہے۔۔ تمہارے شوہر از لان شاہ نے کچھ دن پہلے تمہاری کزن رجاء میر کا ریپ کروایا ہے۔۔ اگر یقین نہیں تو میں تمہیں ویڈیو بھیجتا ہوں۔۔

تمہارے شوہر نے ہی تمہارا ایکسیڈنٹ کروایا۔۔ اور اس کی سابقہ محبوبہ نے تمہارے بچے کو مار دیا۔۔ اور سب سے بڑی بات انشراح میر اور ولی خان سے تمہیں دور کرنے کے لئے اس نے جھوٹ بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

نور خان کو لگا کہ کسی نے اس کے جسم سے خون نچوڑ لیا ہو۔ وہ چیختی ہوئی بولی۔

نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم بکو اس کر رہے ہو۔ نور خان سر ہلاتی نفی کرتے انداز میں چیختی ہوئی بولی۔

میرے پاس ثبوت ہیں اور آپ کا شوہر اس وقت لندن میں نہیں بلکہ اپنی محبوبہ کے ساتھ کراچی ہوٹل میں ہے۔ اس شخص نے نور کی آخری ہمت بھی توڑ دی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

فون بند کرتے ہی اُس نے نور کو ثبوت کے طور پر جیا اور از لان کی کراچی ہوٹل میں قیام کے دوران بنائی گئی
تصویریں بھیجی

ایک تصویر میں از لان شاہ شرٹ لیس کھڑا تھا جبکہ جیا اس کے سینے سے لگی تھی

اس کار ایکسیڈنٹ کی ویڈیو بھی بھیجی گئی۔ رجا میر اور از لان کی چیٹ کے سکرین شاٹ اور رجا میر کے ساتھ کی
گئی درندگی کے تمام ثبوت نور کو بھیجے گئے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نور خان جو ہر ثبوت کو جھٹلا رہی تھی آخر ہمت ہار گئی اور وہیں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اُس کے وہم و گمان
میں بھی نہ تھا کہ از لان شاہ اُسے دھوکہ دے گا

اُس نے ایک فیصلہ لیا اور اپنے آپ کو مضبوط کرتے کمرے کی طرف بڑھی اپنا سامان پیک کیا اور ایک فون کال
ولی کو ملائی

Posted On Kitab Nagri

آپ کی بہن اپنی شادی شدہ زندگی ہار گئی لالہ _____ ناکام ہو گئی آپ کی نور _____ کیا آپ اپنی اس ناکام بہن کو اپنائیں گے _____ نور کے لہجے نے ولی کو پریشان کیا _____

میرے گھر کے دروازے ہمیشہ آپ کے لئے کھلے ہیں نور _____ ولی خان کے ٹھوس لہجے نے نور کے شکستہ دل کو ہمت بندھائی _____

نور خان اپنا پاسپورٹ، کچھ ضروری سامان اور از لان کی ایک تصویر بیک پیک میں ڈال کر ہمیشہ کے لئے شاہ ہاؤس چھوڑ چکی تھی _____



اُس نے از لان کی زندگی سے خاموشی سے نکلنے کا فیصلہ لیا _____

www.kitabnagri.com



نور خان جیسے ہی میرولا پہنچی تو ولی نے اُسے سینے سے لگا لیا _____

Posted On Kitab Nagri

اس معاشرے کو میر حاکم اور ولی۔ خان جیسے باپ اور بھائیوں کی ضرورت ہے۔ جو لڑکیاں اپنی شادی شدہ زندگی کو سنوارنے میں ناکام ہوتی ہیں انہیں معاشرہ بوجھ سمجھنے کی بجائے ولی خان اور میر حاکم کی طرح ان کا بوجھ بانٹے تو یہ معاشرہ عورت کے استحصال سے بچ سکتا ہے۔

عورت کھل کر سانس لے سکتی ہے اگر اُس کے اپنے اُس کا ساتھ دیں۔ شادی بچا نافذ عورت کے ہاتھ میں نہیں ہوتا یہ مرد اور عورت دونوں کی باہمی یکجہتی اور زہنی مطابقت سے ہی بنتی اور سنورتی ہے۔ نور شاہ نے اس رشتے کو ہر قدم پر بچایا۔ اُس نے از لان کی ہر زیادتی کو برداشت کیا مگر از لان شاہ کے ایک جھوٹ اس کی بری صحبت نے سب تباہ کر دیا تھا۔

نور کو انشراح نے حوصلہ دیا اور اُس کا ہر قدم پر ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔

Kitab Nagri

میر حاکم نے خلع کے لئے کیس دائر کرنے کو کہا تو نور شاہ کانپ اُٹھی

نہیں داد اسائیں۔ پلیز میرے ساتھ ایسا مت کریں۔ میں مانتی ہوں میں از لان کے ساتھ نہیں رہ سکتی مگر میں از لان کا نام اپنے نام کے آگے نہیں ہٹانا چاہتی۔ میں مرتے دم تک از لان کی بیوی کہلانا چاہتی ہوں۔

اور نور از لان شاہ کے اس فیصلے کے سامنے میر حاکم نے بھی ہتھیار پھینک دیئے۔

Posted On Kitab Nagri



وہ رات کے آخری پہر بستر سے اُٹھی اور ساتھ ہی کاٹ میں لیٹی نور ولی خان کو بوسہ دیا۔

ایک بڑی چادر میں خود کو لپیٹتی وہ کمرے سے نکلی اور دبے قدموں دادا سائیں کے کمرے کی طرف بڑھی۔ دادا سائیں دوائیوں کے زیر اثر سو رہے تھے وہ ایک نظر اُن کو دیکھتی لا کر کی طرف بڑھی اور مختلف کو ڈلگاتے لا کر کھولا۔

سامنے ہی اُس نے اپنی مطلوبہ چیز دیکھی اور اس کی آنکھوں میں چمک اُٹھی وہ اُس چیز کو بڑی رازداری سے چادر کے نیچے چھپاتی کمرے سے نکلی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور اب اُس کا رخ ملازموں کے کوارٹر کی طرف تھا۔ ادھر ادھر دیکھنے کے بعد اُسے وہ جائے نماز پر حالت سجدہ میں دیکھ کر مسکرائی۔

اور اس کی نماز مکمل ہونے کا انتظار کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہی وہ رو پڑا ___ کیا مانگتا وہ اپنے رب سے ___ سب کچھ تو اس کا چھین چکا تھا ___

وہ منہ پر ہاتھ پھیرتا جائے نماز لپیٹتا جیسے ہی اٹھا اُسے اپنی کمر پر کوئی سخت چیز چبھتی معلوم ہوئی ___

اس سے پہلے کہ وہ کچھ سوچتا سمجھتا کہ ایک نسوانی آواز اس کے کان سے ٹکرائی ___

ہلنا مت ___ ورنہ ساری کی ساری گولیاں تمہارے جسم میں پیوست کر دوں گی ___ بُزدل خان ___

اُس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کھلتے ہی سمٹ گئی کیونکہ وہ اُس کے لہجے کے طنز کو اچھے سے سمجھ گیا تھا ___



کیا چاہیے آپ کو؟؟ اُس نے سوالیہ انداز میں پوچھا ___

www.kitabnagri.com

شادی کرو مجھ سے ___ بس دو منتھ تک کے لئے اپنا نام دے دو ___ بعد میں بے شک چھوڑ دینا بُزدل خان ___
اس کے لہجے نے اُسے ٹھٹھکنے پر مجبور کیا ___

اُس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ لڑکی اُسے شادی کی آفر کرے گی ___

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتی اُس نے ٹوکتے ہوئے کہا

شادی کی وجہ ___؟؟ وہ آریا پار کرنے کے ارادے سے بولا ___

کیونکہ میں میرے اپنوں کو اب مزید ازیت نہیں دے سکتی ___ اس کے لہجے میں چھپے درد کو مقابل نے محسوس کیا تھا اور وہ بھی ایک فیصلہ کرتے آگے بڑھا ___

فیصلہ ___ قربانی دینے کا فیصلہ ___

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے ___ احمد خان رجا میر حاکم سے شادی کرنے کو تیار ہے ___ احمد خان کے لہجے کی مضبوطی نے رجا میر کو مطمئن کیا ___

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

او کے بزدل خان ___ رجا میر یہ کہتے ہی آگے بڑھی ___

احمد پیچ و تاب کھاتا رہ گیا ___



Posted On Kitab Nagri

آج رجا اور ولی کا نکاح تھا اور رجا میر ایک سوچے سمجھے پلان کے مطابق گھر سے صبح کی روشنی میں نکلی۔

اور مطلوبہ جگہ پہنچ کر احمد خان سے نکاح کیا۔

میر و لا میں سب مہمان اکٹھے ہو چکے تھے۔ انشراح میر نور کو تیار کر کے خود کمرے سے نکلی۔ جب نور شاہ سے اُسکا سامنا ہوا۔

ارے جانو کدھر جا رہی ہو؟؟ نشاء نے نور سے استفسار کیا۔

یار مجھے میر سائیں بلار ہے ہیں اور لالہ کو ابھی ویسٹ کوٹ دینا ہے۔ تم پلیز جا کر اُن کو دے آؤ۔

www.kitabnagri.com

نشاء سر ہلاتی دھڑکتے دل کے ساتھ ولی کے کمرے تک پہنچی جہاں وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا بال بنانے میں مصروف تھا۔

سفید کرتا شلوار پر بلیک چادر کندھوں پر ڈالے وہی خوب رو دلفریب چہرہ، گھنی داڑھی سو گوار آنکھیں، انشراح میر ایک بار پھر فریز ہو چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

محب کو تو سوخون بھی معاف ___ یہی حال انشراح میر کا تھا ___

وہ ولی خان کو معاف کر چکی تھی ___ وہ ولی خان سے کبھی خفا ہو ہی نہیں سکتی تھی ___ اُس نے ولی کے گال پر بوسہ دیا اور فقط اتنا بولی ___

نشاء میر اپنے ولی خان سے کبھی خفا نہیں ہو سکتی ___ ولی خان عزتوں کا محافظ ہے اور انشراح میر کو اس بات ہر فخر ہے ___



انشراح میر جیسے ہی کمرے سے نکلی اب اُس کا رخ رجاء میر کے کمرے کی طرف تھا ___ رجاء میر کمرے میں نہیں تھی ___

www.kitabnagri.com

اُففف یہ لڑکی ___ کدھر غائب ہو جاتی ہے ___ نور تم نے رجاء کو دیکھا ___

نور شاہ جو ابھی ابھی کمرے میں آئی تھی اُس نے نفی میں سر ہلایا ___

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد یہ خبر میر سائیں تک پہنچی تو وہ بھی پریشان ہو گئے۔

میر سائیں نے رجا کو ڈھونڈنے کا حکم دیا مہمانوں کی موجودگی اور متوقع بے عزتی کے ڈر سے میر حاکم کے چہرے کا رنگ فق تھا۔

ولی خان تک بھی یہ بات پہنچ چکی تھی وہ بھی ان کے پاس آیا۔ یہ سب کیا ہو رہا تھا اُس کی سمجھ سے باہر تھا۔

اُس نے آگے بڑھ کر میر سائیں کو تسلی دی۔

میر سائیں آپ بے فکر رہیں۔ سب ٹھیک ہو گا۔ ایک خوف تو ولی کے لہجے میں بھی عیاں ہو رہا تھا۔

میر حاکم کچھ سوچتے ہوئے اُٹھے اور آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتے انشراح کی طرف بڑھے۔

نشاء بیٹا۔ میر حاکم نے نشاء کے سامنے ہاتھ جوڑے اور نشاء نے سر اُٹھا کر انہیں دیکھا۔

دادا سائیں یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟؟ انشراح میر نے اُن کا ہاتھ تھاما۔

Posted On Kitab Nagri

میری عزت بچا لو نشاء _____ میر سائیں کی بات پر نشاء کو ساری صورت حال سمجھنے میں کچھ منٹ لگے _____

ٹھیک ہے داد سائیں _____ انشراح میر کے ہاں کرنے کی دیر تھی نور نے اُسے تیار کیا _____

ولی اس ساری صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کرتا رہا _____

اس سب میں تمہارا ہاتھ ہے ناں نور _____ انشراح میر نے مشکوک انداز میں پوچھا _____

ہاں اب دنیا کی کوئی بھی طاقت تمہیں اور لالہ کو الگ نہیں کر سکتی نشاء _____ میرا ان سب میں کوئی عمل دخل نہیں _____ یہ قدرت کے فیصلے ہیں _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نور خان نے ٹھوس لہجے میں کہا _____ انشراح میر سر پکڑ کر بیٹھ گئی _____

کافی دیر بعد انشراح اور ولی کا نکاح پڑھایا گیا _____

انشراح بنت میر زرار آپ کا نکاح ولی خان بن محمد خان سے بعوض 10 لاکھ حق مہر سکھ رائج الوقت کے مطابق کیا جاتا ہے _____ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟

Posted On Kitab Nagri

قبول ہے۔۔ انشراح میر نے صرف اتنا کہا۔۔ ایک نکاح تو اس کا کچھ عرصہ پہلے بھی پڑھایا گیا تھا مگر وہ تب خوش نہیں تھی۔۔ خوش تو وہ آج بھی نہیں تھی مگر اطمینان تھا ایک سکون تھا شاید انشراح اور ولی کی محبت امر ہو چکی تھی۔۔

کیا آپ کو نکاح قبول ہے۔۔

قبول ہے۔۔ انشراح میر نے تین بار قبول ہے کہہ کر اجازت دے دی تھی۔۔ اور اب نکاح خواں کا رخ ولی کی طرف تھا۔۔

ولی نے بھی تین بار قبول ہے کہہ کر انشراح میر کے جملہ حقوق اپنے نام کر لیے تھے۔۔

www.kitabnagri.com

ولی خان کے چہرے پر ایک سکون تھا اس کی آنکھوں کی چمک نے اُسے پورے ہال میں سب سے منفرد بنا رکھا تھا۔۔

محبت کو پانے کی خوشی، محبت کو اپنانے کا سکون، محبت کے محرم ہو جانے پر نو خوشی محسوس ہوتی ہے اُس خوشی کو لفظوں میں بیان کرنا ممکن ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

انشراح اور ولی کے بعد احمد اور رجا کا نکاح پڑھایا گیا۔ نور نے دادا سائیں کے سامنے احمد اور رجا کی پسندیدگی کا ذکر کیا اور وہ دونوں بھی دادا سائیں کے سامنے ڈٹ گئے یوں سب نے مل کر پلاننگ کے تحت نشاء اور ولی کا نکاح پڑھوایا۔



ولی خان خوشی سے سرشار اپنے کمرے میں گیا جہاں کچھ دیر پہلے اس کی متاع حیات کو دلہن بنا کر بٹھایا گیا تھا۔

سامنے ہی انشراح میر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے نیم دراز تھی اور اس کے سینے پر نور سر رکھے سو رہی تھی۔

ولی خان کی نظر جیسے ہی انشراح کے پاؤں پر پڑی تو اس کے پاؤں میں اپنی محبت کی پہلی نشانی پائیل دیکھ کر وہ خوشی سے سرشار آگے بڑھا۔

اُس نے گلے کو کنگھاڑتے نشاء کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

نشاء ایک دم سنبھلتے ہوئے بیٹھی اور ولی نے نور کو اس کے سینے سے اٹھا کر کاٹ میں ڈال دیا جو کہ کچھ دیر پہلے اُس کے کمرے میں رکھا گیا تھا۔

ولی اب آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے پاس بیڈ پر بیٹھا اور اُس کے دونوں ہاتھ تھام کر بولا۔

و یلکم ٹومائی لائف مائی لائف لائن۔ ولی خان اپنے لب اس کی پیشانی پر ثبت کرتا ہے۔

محبت کی پہلی نشانی۔ پہلا بوسہ۔ انشراح میر کو جو ولی خان نے دیا۔

نشاء کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

نشاء پلیریزی ہو جاؤ۔ کیا ہو گیا ہے آپ کو۔؟؟ اگر آپ فزیکل نہیں ہونا چاہتی تو اس اوکے میں آپ پر کوئی زبردستی نہیں کروں گا۔

ولی خان اس کو پچکارتے ہوئے بولا۔

انشراح میر نے نظریں اٹھا کر ولی کی طرف دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

ولی میں آپ کے قابل نہیں۔۔۔ انشراح میر غمگین لہجے میں بولی جب ولی نے اُس کے لبوں پر اپنے لب رکھے
اُس کی سانسیں چراتارہا۔۔۔

آپ کو کیا پتا آپ میرے لیے کیا ہوا نشاء ولی خان۔۔۔
ولی خان یہ کہتے ہوئے اُٹھا جب نشاء نے اُس کا ہاتھ تھام لیا اور اُس کی طرف پیش قدمی کرتے اُس کے سینے سے
لگی۔۔۔

ولی نے انشراح کو بانہوں میں بھرتے ڈریسنگ ٹول پر بٹھایا اور اس کی جیولری اور جوڑا کھولنے میں مدد کی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس کو جیولری سے آزاد کر تا ڈریسنگ کی طرف مڑا اور کپڑے نکال کر انشراح کی طرف
بڑھائے۔۔۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

آپ وضو بنالیں ___ میں آپ کا انتظار کرتا ہوں ___

ولی نے انشراح سے کہا تو وہ مطمئن دل سے مسکراتی واشروم کی طرف بڑھی ___

www.kitabnagri.com

کچھ دیر بعد وہ وضو کر کے کمرے میں آئی جہاں ولی خان جائے نماز بچھائے اس کا انتظار کر رہا تھا ___

انشراح نے ولی کی امامت میں نماز ادا کی ___ اور پھر اپنی اور ولی کی مستقبل کی زندگی کی بہتری کے لئے دعا کی،

Posted On Kitab Nagri

دونوں نماز سے جب فارغ ہوئے تو ولی نشاء کا ہاتھ تھامے ٹیس پر چلا گیا۔

جہاں جھولے پر اس نے اپنے پہلو میں انشراح کو بٹھایا اور چاند کو تنکے لگا جو اس کا دلچسپ کام تھا۔

نشاء۔ ولی نے محبت سے پکارا۔

ہممم۔ کچھ بولیں ناں۔

ولی نے اُسے منتظر نظروں سے دیکھا۔

انشراح نے اُس کے سامنے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھے ولی خان کے گال اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیے اور ایک جذب سے بولی۔

www.kitabnagri.com

"آپ کی آنکھیں کسی پر نور ساعت مقدس آسمان سے زمین کے قلب پر اترا ایک صحیفہ ہیں ولی خان۔"

انشراح میر ولی کی آنکھوں پر بوسہ دیتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ولی خان سٹل سا اس کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ دیوانی تھی ولی خان کی یہ بات ولی خان جانتا تھا مگر اس قدر دیوانی تھی ولی کو اپنی قسمت پر رشک ہوا۔

اُس نے آگے بڑھتے نشاء کو بانہوں کے حصار میں لیا۔ آسمان پر ابر برس اٹھا۔ آج دنیا میں اس روئے زمین پر دو محبت کرنے والوں کا ملاپ ہوا تھا۔ آج محبت جیت چکی تھی ولی خان اور انشراح میر کی پاک محبت کو نام مل گیا تھا۔

ولی خان اور انشراح کافی دیر بھیگتے رہے جب ولی نے انشراح کو کمرے میں لے جاتے بیڈ پر بٹھایا اور خود زمین پر بیٹھا اُس کے پاؤں کو چھوتا بولا۔

مجھے خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے میری محبت کی نشانی اس پائیل کو اپنے پاؤں سے نہیں اتارا۔

www.kitabnagri.com

انشراح میر کے لبوں پر ایک مسکان آئی۔ اور وہ ولی کا ہاتھ تھامتے بولی

یہ زنجیر تو اب مرتے وقت ہی اترے گی ولی خان۔ انشراح میر کے لہجے کی تپش پر ولی خان بے اختیار اس کی طرف بڑھا اور اس کے لبوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا۔

Posted On Kitab Nagri

کافی دیر تک ایک دوسرے میں سانسیں منتقل کرنے کے بعد ولی خان نے انشراح کے کانوں کی لو کو اپنے ہونٹوں میں لے کر دبایا ولی کے اس لمس پر نشاء کانپ اُٹھی

اور اپنی بانہوں کا حصار ولی کی گردن کے گرد بنایا اور ولی خان اب شرٹ لیس ہوتا انشراح پر جھکا

اپنی تمام شدتیں محبتیں وہ آج انشراح میر پر لٹا رہا تھا
انشراح میر ولی کی شدتوں پر سمٹی تو کبھی اُس کی شدتوں پر مغرور سی ہونے لگی اُس نے جسے چاہا آج اتنی مشکلوں کے بعد پایا تھا

کون کہتا ہے جسم مل جائے تو محبت مر جاتی ہے؟؟ ایسا کبھی نہیں ہوتا سچی محبت جسم کے ملاپ لے بعد امر ہوتی ہے ایک لڑکی جب اپنا آپ کسی مرد کو سوچتی ہے تو اگر وہ مرد اس کے دل کی سلطنت کا بادشاہ ہو تو اس جسمانی ملاپ کے بعد وہ خود کو معتبر سمجھتی ہے

www.kitabnagri.com

ایسا حال انشراح میر کا تھا آج ولی خان نے محرم بن کر اُس کے جسم اور روح کو اپنا مقید بنالیا تھا

یہی حال ولی خان کا تھا جس سکون کا ریشما کے پاس جا کر بھی وہ متلاشی رہا وہ سکون آج انشراح میر کی قربت میں مل چکا تھا

Posted On Kitab Nagri

ولی خان نے اپنی تمام بے چینیاں اپنی شدتیں نچھاور کرتے انشراح پر عیاں کیں۔۔

تنہا وارث ہو تم

میری بے شمار چاہتوں کی

ولی خان کی سرگوشی پر انشراح میر نے سکون سے آنکھیں موند لیں۔۔۔

ولی اور انشراح کی محبت مکمل ہو چکی تھی اُن دونوں کے رشتے کو نام مل گ یا تھا۔۔ وہ دونوں بہت مطمئن تھے



اگلی صبح نشاء ڈرینگ کے سامنے کھڑی میک اپ کرنے میں مصروف تھی اس کے چہرے پر نکھر کر روپ آیا تھا
آخر محبت کو پانے کا نشہ تھا جو کہ اس کے چہرے کی چمک بڑھا گیا۔۔ ولی خان جیسے ہی جاگنگ کر کے کمرے میں
آیا اُس نے نشاء کو اپنی بانہوں کے حصار میں لیا اور اپنے لب اُس کے کندھے پر رکھے۔۔

نئی زندگی کی پہلی صبح مبارک ہو میری جان۔۔ آئی لو یو مور دین ایوری تھنگ۔۔

Posted On Kitab Nagri

ولی خان نے نشاء سے پہلی بار اظہار محبت کیا جسے سن کر نشاء خوشی سے سرشار ہوتی اُس کے گلے لگی۔

دونوں ایک دوسرے کو گلے لگائے کتنی ہی دیر ایک دوسرے میں گم رہے جب نور خان ان کے کمرے میں ناک کرتے آئی

لالہ وہ نور کی حالت بہت بُری تھی وہ کانپ رہی تھی

کیا ہوا نور؟؟ نشاء آگے بڑھ کر نور کے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولی۔

وہ دادا سائیں۔

نور کے لئے لفظ ادا کرنا مشکل ہو گیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا ہوا دادا سائیں کو؟؟

نشاء نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

وہ دادا سائیں بے ہوش ہو گئے ہیں۔ نور کے کہنے کی دیر تھی ولی بھاگتا ہوا ان کے کمرے کی طرف بڑھا

Posted On Kitab Nagri

میر سائیں کیا ہوا آپ کو؟؟ ولی ان کو اٹھاتے ہوئے بولا

وہ فوراً سے اُن کو لے کر ہاسپٹل گیا جہاں میر حاکم کو فوراً ایمر جنسی وارڈ لے جایا گیا۔

میر حاکم کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا نشاء اور نور بھی اُن کے پیچھے ہاسپٹل پہنچی۔

وہ لوگ ایمر جنسی وارڈ کے باہر کھڑے ادھر سے ادھر چکر لگا رہے تھے مگر پریشانی اُن کے چہرے پر عیاں تھی۔

ولی کون ہیں؟؟ ڈاکٹر باہر آکر بولا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جی میں۔ ولی خان ڈرتے لہجے میں بولا۔

آپ کو پیشینٹ بلا رہے ہیں۔ ولی خان سر ہلاتے اندر کی طرف بڑھا انشراح اور نور بھی اُس کے پیچھے گئیں

میر حاکم ولی کی جانب دیکھ بولے

Posted On Kitab Nagri

ولی میری ایک بات مانو گے۔؟ میر حاکم نے ولی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جی میر سائیں۔۔ آپ حکم کریں۔۔ ولی نے یقین دہانی کراتے کہا نشاء کے دل میں خوف تھا جو کم ہونے کا نام نہ لے رہا تھا۔۔

ولی تم نشاء اور نور کو یہاں سے لے جاؤ۔۔ میں از لان شاہ کا سایہ بھی اپنی بیٹیوں کی زندگی پر نہیں پڑنے دینا چاہتا۔۔

نور خان میر سائیں کے ہاتھوں کو آگے بڑھ کر تھام لیتی ہے ولی خان اتنا بڑا فیصلہ نہیں لینا چاہتا تھا مگر نور خان کے چہرے پر رضامندی دیکھتے اُس نے میر سائیں کو یقین دہانی کرائی۔۔

میر حاکم کا اچانک سے سانس اُکھڑا۔ ڈاکٹر نے انہیں چیک کیا اور پھر ان کی آنکھیں بند کرتے ولی سے مخاطب ہوا

ہی از نو مور۔۔ ڈاکٹر کے الفاظ ان سب پر قیامت بن کر گزرے۔۔

میر حاکم کو گھر لے جایا گیا شام تک ان کی تدفین کی گئی۔۔ ولی نے نشاء اور نور کو بہت مشکل سے سنبھالا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اگلی صبح ولی کے پاس میر حاکم کا لیگل ایڈوائزر آیا اور اُس نے ولی خان کو نشاء کی موجودگی میں میر حاکم کی وراثت پڑھ کر سنائی

میر حاکم کے لیگل ایڈوائزر کے مطابق انہوں نے اپنی ساری جائیداد ولی خان کے نام کی تھی جسے سن کر ولی خان پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے

ایسا کیسے ہو سکتا؟؟ میں نہیں نشاء ڈیزرو کرتی یہ نشاء کا حق ہے۔ ولی خان نے فوراً سے انکار کیا۔

سر میر سائیں کے مطابق جب تک آپ کا اور نشاء جی کا بیٹا نہیں ہو تا تب تک یہ پر اپرٹی آپ کے نام ہے۔ جیسے ہی اُن کا وارث اس قابل ہوا کہ ان کی پر اپرٹی کو سنبھال سکے آپ اس وراثت کو اپنے بیٹے کے حوالے کر سکتے ہیں مگر جب تک وارث پیدا نہیں ہوتا اس قابل نہیں بن تا تب تک آپ امین ہیں۔

www.kitabnagri.com

وکیل کی بات پر ولی خان نے آنکھیں سختی سے بند کیں جب انشراح میر کے ہاتھ اُس نے کندھے پر محسوس کیے

کل تک آپ عزتوں کے امین تھے اب میر حاکم کی وراثت کے بھی امین ہیں ولی۔

وہ ولی سے یہ کہتے اس کے پاس بیٹھی۔ تھوڑی دیر بعد وکیل ضروری دستخط کراتے وہاں سے چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

انشراح میر نے سکون سے اپنی آنکھیں موند کر ولی کے کندھے پر سر رکھا۔

نشاء ہم جلد ہی آسٹریلیا جا رہے ہیں۔ میں نور کے بھی ڈاکو منٹس پر کام کرواتا ہوں۔

ولی خان یہ کہتا ہوا ہاں سے چلا گیا۔

ولی خان نے میر حاکم کے گھر اور زمینوں کی ذمہ داری احمد کے حوالے کی اور خود نشاء اور نور کو لے کر آسٹریلیا چلا گیا۔

نشاء نے میر حاکم کے کام کو بخوبی سنبھالا۔ نور شاہ نشاء کے ساتھ مل کر میر حاکم کی فیکٹری کو سنبھالنے لگی جبکہ ولی خان ایک ہوٹل میں مینیجر کے طور پر کام کرتا تھا۔



رجاء اور احمد دونوں ایک ساتھ رہتے تھے مگر ابھی تک ان کے بیچ میاں بیوی کا رشتہ نہ بنا

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔ رجاء میر نے آج احمد سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

جی بولیں۔۔ احمد خان جو کہ میر حاکم کے آفس کا کام سنبھالتا تھا کسی میٹنگ پر جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا۔۔

رجاء کے بلانے پر اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔

میں چاہتی ہوں کہ تم مجھے ڈائورس کر دو ہمارا کنٹریکٹ تین ماہ کا تھا اب تین ماہ ہو چکے میری طرف سے تم آزاد ہو۔۔

رجاء میری یہ کہتے ہی جیسے ہی باہر کی طرف مڑی احمد ایک جست میں ہی فاصلہ طے کرتے اس کے سامنے کھڑا ہوا

کیا بکواس کی آپ نے (؟)؟ میں آپ کو چھوڑ دوں طلاق دے دوں؟؟ شادی مزاق نہیں ہے رجاء میر جو آپ جب چاہیں کریں اور جب چاہیں ختم کر دیں

www.kitabnagri.com

احمد نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا جس پر رجاء میر نے اُس کی طرف دیکھتے کہا۔۔

بزدل خان۔۔ میں زبردستی تم پر مسلط ہوئی ہوں میری طرف سے تم آزاد۔۔ اس سے پہلے کہ رجاء میر اپنی بات مکمل کرتی احمد نے اُس کے گال اپنے ہاتھوں میں جکڑ لیے۔۔

Posted On Kitab Nagri

بس__ اس کے بعد اگر آپ نے مجھے بزدل بولا تو جان لے لوں گا آپ کی مسز رجاء میر__ احمد خان کو بار بار بزدل کہلانا پسند نہ تھا مگر وہ پہلے رجاء پر کوئی حق نہیں رکھتا تھا مگر اب وہ اس کی لیگی وائف تھی اور احمد خان اس کے منہ سے اپنے لیے بزدل لفظ سن کر آپے سے باہر ہوا تھا__

بولوں گی بزدل__ بزدل ہی ہوں تم__ جو اس وقت جب میں مشکل میں تھی بھاگ گئے تھے__ رجاء میر بھی آج ہر لحاظ بھلائے بول اُٹھی

میں بھاگا نہیں تھا رجاء میں آپ سے نظریں ملانے کے قابل نہ تھا__ میں نے آپ کی حفاظت کی ذمہ داری لی تھی مگر میں آپ کی حفاظت نہیں کر سکا تھا رجاء میر__ احمد خان وہیں دیوار پر زور سے مکا مارتا اپنا سر دیوار پر ٹکائے رونے لگا__

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رجاء میر بھاگتی ہوئی اُس کے پیچھے کھڑی ہوئی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی بولی__

احمد خان تم میری زندگی میں ولی خان کا مقام تو حاصل کر سکتے مگر میں وعدہ کرتی ہوں میں آپ کے اور اپنے رشتے کو نبھانے کی کوشش کروں گی__

Posted On Kitab Nagri

آج رجا میر جو جدائی کا فیصلہ کرتی آئی تھی یکدم اپنا فیصلہ بدلتی احمد کو دل سے قبول کرنے پر آمادہ ہوئی۔

احمد خان نے رجا کو اپنے سینے میں بھینچ لیا اور رجا میر اُس کے سینے سے لگی رونے لگی آج اس حادثے کے بعد پہلی بار وہ کھل کر روئی تھی اور اس کو سنبھالنے کے لئے اس کے پاس شوہر کا مضبوط کندھا تھا۔



نشاء میر جیسے ہی کمرے میں گئی اس کا سر چکرانے کے باعث وہ زمین پر گر گئی ولی خان جو ڈریسنگ روم سے نکلا تھا نشاء کو دیکھتے آگے بڑھا اور اُسے اٹھاتے ہوئے بیڈ پر لٹایا اور ڈاکٹر کو کال ملائی۔

ڈاکٹر نے نشاء کا معائنہ کرنے کے بعد ان کو نشاء کی پرلگنسی کی خبر سنائی جس پر ولی خان کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا نور شاہ آگے بڑھتی ولی کے گلے لگی اور پھر نشاء کے قریب بیٹھتی اُس کی پیشانی پر بوسہ دیتی گال سے گال ملاتی خوب ہنسی۔

ولی خان نور کے جانے کے بعد نشاء کی طرف بڑھا

Posted On Kitab Nagri

تھینکیو سوچ مائی لائف لائن ___ آئی ایم سوپپی ___ آج تم نے مجھے جو خبر دی میں بہت خوش ہوں ___ ولی خان
نشاء کی پیشانی پر پیشانی ٹکاتا محبت سے بولا ___

ولی ___ مجھے بے بی نہیں چاہیے ___ انشراح میر نے گویا دھماکہ کرتے کہا

کیا مطلب؟ آپ کو بے بی نہیں چاہیے؟ نشاء یہ بچہ میری اور آپ کی محبت کی نشانی ہے آپ ایسے کیسے؟؟ ولی
خان سے تو کچھ بولا نہیں جا رہا تھا ___

ولی اس بچے کے آنے کا مطلب ہے میری توجہ کا بٹ جانا اور میں نور کی طرف سے کسی قیمت پر غافل نہیں
ہو سکتی ___ ایسے میں میری نور اگنور ہوگی ___ نشاء کی بے تکی منطق پر ولی خان کا پارہ ہائی ہوا مگر وہ چاہتے ہوئے
بھی نشاء پر غصہ نہ کر سکا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نشاء کیا وہ سب لوگ بے وقوف ہیں جن کے تین سے زائد بچے ہوتے؟ میری جان ماں باپ کی محبت وہ واحد
محبت ہوتی ہے جس کی کوئی حد نہیں ہوتی ___ سب اولاد کے لئے ماں باپ کے دل میں ایک جگہ ہوتی ہے دنیا کا
کوئی پیما نہ اس محبت کو تول نہیں سکتا تو آپ کیسے بول سکتی ہیں کہ ہمارے دوسرے بچے کے آنے سے ہماری بیٹی
اگنور ہوگی؟؟ ولی خان نشاء کو سمجھاتے بولا ___

Posted On Kitab Nagri

مگرولی ___ انشراح نے کچھ بولنا چاہا تو ولی نے اُسے ٹوک دیا ___

بس ___ میں اب کوئی بات نہیں سنوں گا ___

اپنے زہن سے منفی سوچوں کو نکال کر باہر پھینکو آپ ___ وہ نشاء کی پیشانی پر لب رکھتا مخاطب ہوا ___

اور پھر ولی خان انشراح میر کا خود سے زیادہ خیال رکھنے لگا ___ اس نے انشراح کو ہاتھوں کا چھالہ بنا رکھا تھا نور نے بھی انشراح کی ساری زمہ داری بڑی خوش اسلوبی سے سنبھالی ___



جہاں آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں انشراح ولی اور نور اپنی زندگی اطمینان سے گزار رہے تھے وہیں دوسری جانب پاکستان میں از لان شاہ زندگی اور موت سے لڑ رہا تھا

www.kitabnagri.com

جس روز وہ پاکستان واپس آیا تھا وہ اپنی نور سے ملنے کے لئے بہت ایکسائیٹڈ تھا اُسے یاد تھا اس نے جانے سے پہلے کراچی اسٹے کیا تھا ایک رات اُسے وہاں ہوٹل میں رکنا تھا جب جیا اس کے پاس آئی تھی وہ اُس کو کمپنی دینے آئی ___

Posted On Kitab Nagri

جیاس کے لئے جوس کا گلاس لائی جو از لان کی شرٹ پر گر گیا اور از لان کو وہیں روم میں جا کر اپنی شرٹ چینج کرنی پڑی جب جیاس کے پاس آئی اور اس کے سینے لگ گئی جس پر از لان بوکھلایا۔

از لان جیسے ہی مڑا جیانے اُسے کندھے سے پکڑتے دیوار کے ساتھ پن کیا اور اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر ان کو چومنے لگی

از لان نے اُسے دھکے دیتے پیچھے گرایا اور ایک طمانچہ اس کے منہ پر مارا۔ جس پر وہ زمین پر جا کر گری۔

از لان نے آگے بڑھتے اس کا گلہ دبایا۔ کچھ ہی سیکنڈ بعد آزر وہاں آیا اور اس نے از لان کو جیاس سے الگ کیا۔

لیومی آزر۔ آئی ول کل ہر۔ میں سانسیں چھین لوں گا اس عورت کی۔ اس کی اتنی جرأت جو یہ میرے قریب بھٹکی۔ از لان شاہ کا بس نہیں چل رہا تھا وہ جیاس کو جان سے مار دیتا۔

آزر نے اسے بہت مشکل سے سنبھالا اور از لان وہاں سے لندن چلا گیا اس بات سے انجان کے جیاس اور اس کی تصویروں کو غلط رنگ دے کر اس کی اور نور کی زندگی کو تباہی کے موڑ پر لانے کے لئے پہلی نکیل ٹھونک دی گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جب ایک ماہ بعد لندن سے واپس آیا تو نور کو گھر پر موجود نہ پا کر بہت پریشان ہوا۔ اُس نے نور کو جگہ جگہ تلاش کیا۔

اُس کے وہم۔ وگمان میں بھی نہ تھا کہ اس کی نور اپنی فیملی کے پاس چلی گئی ہے۔

ازلان نے اُس کو ہر جگہ ڈھونڈا مگر ناکام ہوا۔
نور خان ایک بار پھر اس کی زندگی سے نکل گئی تھی اور اس بار وہ بناتائے نکلی تھی جس کا نتیجہ بہت جلد آنے والا تھا۔

ایک رات گھر واپسی پر ازلان سے اوور ڈرنک کی وجہ سے گاڑی چلاتے بیلنس قائم نہ ہوا تو اس کی گاڑی ایک پل سے ٹکرائی۔

ازلان شاہ زندگی اور موت سے لڑ رہا تھا اور اس کے والد و اصف شاہ ایک بار پھر اپنے بیٹے کی تباہ حالی پر رورہے تھے۔

www.kitabnagri.com

قسمت ایک بار پھر ازلان شاہ پر مہربان ہوئی اور وہ موت کے منہ سے نکل گیا مگر اس بار ازلان شاہ ایک درندہ بن کر سامنے آیا تھا جو جلد سب کچھ تباہ کرنے والا تھا۔



Posted On Kitab Nagri

آج صبح سے انشراح کی حالت خراب ہو رہی تھی ولی اُسے جیسے ہی ہاسپٹل لے کر گیا تو ڈاکٹر نے فوری آپریٹ کرنے کو کہا۔

ولی خان ہسپتال کے کوریڈور میں پریشانی سے ٹہل رہا تھا اس کی متاع حیات اندر تکلیف میں تھی اُسے بے اختیار ریشما خان یاد آئی وہ بھی ایسا ہی کٹھن وقت تھا مگر آج کے روز ولی کے دل میں جو خوف تھا وہ ناقابل بیان تھا۔

تین گھنٹے کے کٹھن وقت کے بعد ڈاکٹر نے گویا زندگی کی نوید دی ہو

مبارک ہو مسٹر ولی اٹس بے بی بوائے۔ ولی خان کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تھینکیو ڈاکٹر۔ مائی وائف؟؟ ولی نے ڈرتے لہجے میں پوچھا

شی از فائن۔ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے اُسے جواب دیا۔

کین آئی میٹ ہر؟؟ ولی نے سوال کیا

Posted On Kitab Nagri

یس یو کین __ ڈاکٹر نے ولی خان سے کہا

ولی بھاگتا ہوا انشراح کے وارڈ میں پہنچا __ اور اُس کی پیشانی پر جھکتا ہوا اُسے بوسہ دیا __

تھینکیو سو مج فار کمپلیٹنگ مائی ورلڈ ہنی __ ولی خان انشراح میر سے مخاطب ہوا __

انشراح نے ولی کے ہاتھوں کو تھام لیا اور ہونٹوں کے قریب لے جاتے اُسے بوسہ دیا __

ان کے بیٹے کو ان کے پاس لایا گیا __

ولی یہ تو بالکل آپ پر گیا ہے __ نشاء کھکھلاتے ہوئے بولی

www.kitabnagri.com

ولی نے بھی مسکراتے ہوئے دیکھا اس کا بیٹا ہو بہو اس کی کاربن کاپی تھا __

تھوڑی دیر بعد نور شاہ چھوٹی نور کو لے کر ہاسپٹل پہنچی اور ولی کو خوشی سے گلے لگایا پھر انشراح کی طرف بڑھی

اور اُسے بھی ہگ کرتے مبارک باد کی __

Posted On Kitab Nagri

لالہ آپ نے بیٹے کا نام کیا رکھا؟؟ نور نے ولی کی طرف دیکھتے سوال کیا۔

تم خود نام رکھو اپنے بیٹے کا۔ انشراح میر نے نور کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

میں۔؟؟ نور خان کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو جگمگانے لگے

اُس نے اپنے بھتیجے کو گود میں لیا اور اس کی پیشانی پر محبت سے بوسہ دیا۔

"تیمور ولی خان"

ماشاء اللہ بہت پیارا نام ہے۔ نشاء نے نور کی طرف دیکھتے کہا۔

www.kitabnagri.com

چلیں تو پھر آج سے یہ ہمارے تیمور ولی خان ہیں۔ ولی خان نے نور کی گود سے تیمور کو لیا اور اس کے گال پر بوسہ دیا۔

احمد اور رجا بھی آسٹریلیا آ گئے اور سیدھا ہسپتال اپنے بیٹے کو لے کر پہنچے۔ اُن کا بیٹا تین ماہ کا ہو چکا تھا مگر ابھی تک رجا نے اُس کا نام نہیں رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ولی خان آپ نے وعدہ کیا تھا میرے بچے کو نام دیں گے۔ تین ماہ سے میں نے اس کا نام نہیں رکھا کیوں کہ یہ آپ کا حق ہے۔ رجا نے ولی کی طرف دیکھتے کہا

ولی نے آگے بڑھتے احمد کی گود سے اُس بچے کو لیا اور اپنے لب اُس کے گال پر رکھے جس پر وہ بچہ کسمسایا۔

حمزہ احمد خان۔ ولی نے مسکراتی نظروں سے دیکھتے کہا۔

جس پر احمد بھی مسکراتے ہوئے آگے بڑھتا اپنے بیٹے حمزہ کو بوسہ دیتا ہے۔

حمزہ اور رجا آسٹریلیا شفٹ ہو چکے تھے۔ انشراح کی نور کے لئے محبت دن بدن بڑھتی جا رہی تھی جبکہ تیمور انشراح سے زیادہ ولی اور نور شاہ کے ساتھ اٹیچ تھا اور حمزہ اور احمد کا رشتہ تو باپ بیٹے سے زیادہ دوستوں والا تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

احمد نے حمزہ کا معاشرے میں ایک مقام دیا تھا اس کی زندگی کا محور تیمور اور حمزہ تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



نور میرا بہت دل دکھتا ہے تمہیں ایسے دیکھ کر __ ولی خان آج جاگنگ کے بعد نور کے پاس آیا اتنے سالوں میں
پہلی بار اس نے نور سے اس حوالے سے بات کی

Posted On Kitab Nagri

وہ ہمیشہ خوفزدہ رہتا تھا کہ کہیں نور اس کی بات کو غلط رنگ نہ دے کیونکہ ان دونوں کا رشتہ پہلے بھی کئی طوفانوں سے گزرا تھا۔

لالہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ نور شاہ نے ولی کی طرف دیکھتے کہا۔

میں چاہتا ہوں کہ تم از لان سے ڈائیورس لے لو۔ ولی خان نے ڈرتے ہوئے آج دل کی بات کہہ دی

لالہ۔۔۔ میرا اور از لان کا رشتہ بھلا ہی نارمل نہ ہو مگر میں از لان کے سوا اپنی زندگی میں کسی کو شامل نہیں کر سکتی۔

میرے دل نے میرے دماغ کو قابو کر رکھا ہے اور میرا دل کہتا ہے از لان شاہ چاہے کتنا ہی بُرا کیوں نہ ہو نور شاہ اُس سے الگ ہونے کا سوچنا بھی مت۔ اور میں آپ سے بھی یہی کہوں گی کہ اب بہت دیر ہو گئی ہے۔ اب نور شاہ کی سانسیں جب تک ہیں وہ از لان شاہ کی ہے

نور کے ٹھوس اور جنونی لہجے نے ولی کو حیران کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے اگر ایسا ہی ہے تو پھر تم اس کے پاس چلی جاؤ۔۔۔ ولی خان نے ایک اور پیشکش کی جس پر نور شاہ سرفہرست
میں ہلاتی بولی

سُنہیں لالہ از لان سے جدائی کا فیصلہ میں نے بہت کٹھن دل سے لیا مگر میں سخت سے سخت حالات میں بھی از لان کو کسی دوسری عورت کا ہوتے نہیں دیکھ سکتی سو بہتر یہی ہے کہ میں اس کی جدائی کو قبول کروں۔ نور شاہ نے مضبوط لہجے میں کہا۔

ولی خان اس کے سر پر ہاتھ رکھتا اُسے تسلی دینے لگا۔



6 سال بعد

www.kitabnagri.com

نور شاہ میٹنگ کے سلسلے میں سڈنی گئی تھی جہاں اس کی ملاقات از لان شاہ سے ہوئی

نور کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ از لان سے اُس کا یوں سامنا ہو گا۔ وہ از لان کی نظروں سے بھاگتی اس ہوٹل سے باہر نکلی مگر تب تک از لان اُسے دیکھ چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان اُس کے پیچھے ہی بھاگتا ہوا ہوٹل روم پہنچا۔ اس سے پہلے کہ نور کمرے کو بند کرتی ازلان نے دروازے کے بیچ اپنے پاؤں رکھے اس دروازے کو بند ہونے سے روکا اور پھر دروازہ دھکیلتا اندر کمرے میں داخل ہوا

نور شاہ جو کہ ڈر اور خوف کے مارے پیچھے ہو رہی تھی دیوار سے اس کی پشت لگی اور ازلان نے اس کے فرار کی تمام راہیں مسدود کر دی

اور پھر ازلان شاہ تھا اس کی قربت اس کی شدتیں تھی اور ان شدتوں کو سہتی نور ازلان شاہ

نور شاہ جو پچھلے چھ سال سے ازلان کے لمس سے نا آشنا تھی اس کی زرا سی قربت نے نور شاہ کو آزمائش میں ڈال دیا

وہ خود کو سنبھالتی دور ہٹی اور ازلان کو دھکا دیا مگر ازلان شاہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا ازلان شاہ جو کہ مکمل طور پر جانور بن چکا تھا نور کو دیکھتے اُسے لگا کہ وہ بھی انسان ہے اس کے سینے میں بھی دل ہے

ہاں وہ ایسا ہی تھا نور شاہ چاہے جتنا بھی بُرا کرتی ازلان شاہ اُسے دیکھتے ہی سب بھول جاتا تھا۔ ازلان جو بھی تھا نور کی وجہ سے تھا مگر نور کی قربت نور کی مسکراہٹ نے اُس کے وحشی دل کو سکون بخشا تھا

Posted On Kitab Nagri

آج بھی وہ نور پر مکمل طور پر قابض ہوتا اس سے اپنا حق وصول کر رہا تھا اپنے جسم کو تسکین پہنچا رہا تھا یہ سوچے بغیر کہ اس کا یہ عمل اس کی نور کو کتنی تکلیف دے رہا ہے۔

اگلی صبح نور شاہ اس کے بستر سے خود کو سمیٹتی اُٹھی۔ اس نے خود کو نارمل کیا اور کچھ دیر بعد از لان کے اُٹھتے اس کی طرف بھڑی شیرنی کی طرح بڑھی

از لان شاہ تم نے کل رات زبردستی میرا جسم تو حاصل کر لیا مگر میرے دل سے اپنا مقام کھو چکے ہو۔ نور خان روتے ہوئے بولی جب از لان شاہ نے اُس کے منہ پر طمانچہ مارا۔

تم نور شاہ۔ تم ہمیشہ مجھے چھوڑ کر جاتی ہو۔ ہمیشہ مجھے ازیت دیتی رہی ہو۔ مگر اب نہیں اب تمہیں دنیا کی کوئی بھی طاقت مجھ سے الگ نہیں کر سکتی۔

www.kitabnagri.com

از لان شاہ اُس کے بال اپنی مٹھیوں میں لیتا بھڑے شیر کی طرح بولا۔

اور وہ وہاں سے نور شاہ کو اپنے ساتھ لے گیا جبکہ ولی خان اپنی بہن کو ڈھونڈتا رہا مگر وہ اُسے نہ ملی۔

Posted On Kitab Nagri

ولی خان کی غیرت پر یہ بات بہت بری طرح لگی تھی اس کی عزت اس کی بہن کو دوسری بار اس کی ناک کے نیچے سے لے جایا گیا اور وہ بے خبر رہا۔

ولی خان جو کہ دوسروں کی عزتوں کا محافظ تھا وہ اپنی ہی بہن کے معاملے میں بے بس تھا جبکہ دوسری طرف نور شاہ کا مشکل وقت شروع ہو چکا تھا

از لان شاہ اُسے پاکستان لے جا کر بری طرح مار تا پیٹتا اور رات نشے میں دھت اس کے جسم کو حاصل کرتا

ولی شاہ ڈپریشن کا مریض بن چکا تھا وہ ان سب سے فرار چاہتا تھا اس نے تیمور اور انشراح کو بھی مکمل نظر انداز کر دیا تھا

اس کی حالت کے پیش نظر انشراح اور احمد اُسے پاکستان لے آئے جہاں ایک بار پھر اُمید سے تھی

دوسری طرف نور شاہ بھی ایکسپیکٹ کرنے لگی تھی اس کے باوجود از لان شاہ اپنا غصہ اس پر لازمی نکالتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آج صبح سے نور کی حالت خراب ہونے کی وجہ سے وہ کمرے میں تھی واصف شاہ جوہر ممکن نور کا خیال رکھنے کی کوشش کرتے تھے وہ نور کی طبیعت خرابی کے سبب اُسے ہاسپٹل لے کر پہنچے از لان شاہ کسی کام کی وجہ سے شہر سے باہر تھا

جیسے ہی اس تک نور کی خراب حالت کی خبر پہنچی وہ اسلام آباد آیا اور نور کا آپریشن کیا گیا تھا مگر وہ ایک بار پھر اپنی اولاد سے محروم ہو چکی تھی۔

مسٹر شاہ ان کو شدید قسم کا زہنی دباؤ دیا گیا ہے جس کی وجہ سے ان کے بچے پر اثر ہوا۔ ڈاکٹر از لان شاہ کو شرمندہ کرتے لہجے میں بولی۔

مگر از لان کا زہن تو ولی خان کو ایک وارڈ سے نکلتے دیکھ الجھا ہوا تھا وہ ولی کی تقلید کرتا اس وارڈ میں پہنچا اور ایک بچی کو کاٹ میں لیٹے دیکھ اس کے شیطانی دماغ نے بہت تیزی سے کام کیا۔

از لان شاہ نے نرس کی مدد سے اپنی مردہ بچی کو اس زندہ بچی کے ساتھ بدل دیا۔ وہ بچی رجاء کی تھی اور اس بچی کی جگہ از لان نے اپنی بچی کو بدل دیا کیونکہ نور کو خود تک محدود کرنے کا یہی راستہ تھا اور وہ تھی اُس کی اولاد۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان شاہ نے جیسے ہی رجا کی بیٹی کو گود لیا ایک بار تو شدت سے اس کا دل کانپا تھا مگر اس کے باوجود وہ اپنے دل کو ڈپٹتا اس بچی کو نور کے پاس لے جا کر سلاچکا تھا۔

ازلان تم نے اپنی بیٹی کا نام کیا سوچا؟؟ واصف شاہ نے اپنے بیٹے سے سوال کیا۔

وہ اپنے بیٹے کے تازہ کارنامے سے بے خبر تھے ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا ازلان جو گہری سوچ میں گم تھا ان کی بات پر چونکتا ہوا بچی کی طرف دیکھتے بولا۔

"انائیتہ ازلان شاہ"

نور شاہ اپنی بیٹی کو گود میں لیے بہت روئی۔ وہ بہت ترسی تھی اپنی اولاد کے لئے اُسے بے اختیار تیمور اور حمزہ یاد آئے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ازلان شاہ جو کہ غور سے اس معصوم ننھی پری کو دیکھ رہا تھا ازلان کی آنکھوں سے آنسو نکل بہہ رہے تھے جنہیں اس نے بے دردی سے صاف کیا۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا نور کی طرف بڑھا اور اس کے ہاتھ سے انائیتہ کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیا

Posted On Kitab Nagri

میں آپ کو دنیا کی ہر خوشی دوں گا انا ___ آپ میری ویران سی دنیا میں روشنی کی کرن ہو آپ کے وجود سے
میرے ڈوبتے دل کو سکون ملا ہے ___

وہ انا کی پیشانی پر بوسہ دیتا نور کی طرف دیکھنے لگا اسے اپنی تمام تر زیادتیاں یاد آنے لگیں جو پچھلے ایک سال تک
اس نے نور کے ساتھ کیں ___

نور شاہ کے مرجھائے چہرے نے از لان شاہ کے دل پر ضرب لگائی ___

شاہِ من ___ از لان شاہ نے آہستگی سے پکارا ___

نوسال ___ نوسال ہو چکے تھے نور کے کانوں نے اس محبت بھری آواز کو نہیں سنا تھا وہ اس ایک لفظ "شاہِ من"
کو سننے کے لئے ترسی تھی اس کے نادان دل نے یہ لفظ سننے کی دعائیں کی تھیں اور آج جب یہ لفظ سنا تو نور شاہ کے
دکھتے دل پر ٹھنڈی پھوار پڑی وہ فریفتہ ہوتی نظروں سے از لان کو دیکھنے لگی اُسے لگا اس کا از لان واپس آچکا
ہے ___

جی شاہ ___ نور شاہ نے از لان کی پکار پر لبیک کہا ___

Posted On Kitab Nagri

شاہ من __ تم واپس چلی جاؤ اپنے بھائی کے پاس __ مجھے میری انادے دو تم چلی جاؤ __ میں تمہیں اب زبردستی اپنے ساتھ باندھ کر نہیں رکھوں گا __

نور شاہ حیرت اور ازیت بھری نظروں سے از لان کو دیکھنے لگی __
یہ کیا کہہ رہا تھا اس کا شاہ __ وہ آزادی کا پروانہ دے رہا تھا نور شاہ کیسے اس کے بغیر رہتی __ وہ کیسے اپنی بیٹی کے بغیر رہ سکتی تھی __

نہیں شاہ __ میں آپ کو اور انا کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی __ نور شاہ نے فیصلہ کن انداز میں کہا

سوچ لو مسز شاہ __ اب خود رک رہی ہو اگر دوبارہ چھوڑ کر گئی ناں تو آگ لگا دوں گا ساری دنیا کو __ از لان شاہ نے وارننگ دیتے انداز میں کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نور شاہ از لان کی اس جنونیت پر ششدر ہوئی مگر پھر وہ فیصلہ کن انداز میں از لان کے کندھے پر سر رکھ کر بولی __

میں اب آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی از لان شاہ __ میں میری بیٹی اور آپ __ اب کوئی تیسرا نہیں آئے گا شاہ __ میں وعدہ کرتی ہوں اور یہ وعدہ مرتے دم تک نبھاؤں گی __

Posted On Kitab Nagri

ازلان شاہ نے نور کو اپنے سینے میں بھینچ لیا اور لب اس کے بالوں پر رکھتے بولا۔

تھینکیو سوچ جان شاہ۔ آج ازلان شاہ تمہاری تمام پچھلی خطاؤں کو معاف کرتا ہے۔ ازلان شاہ یہ کہتے ہی اپنے ہونٹ اس کے کان کی لو پر رکھتا ہے نور شاہ اس کے لمس پر کانپ اٹھی اس سے پہلے کہ ازلان مزید آگے بڑھتا دونوں کو انانیتہ کے رونے کی آواز آئی تو ازلان ہنستا ہوا اٹھا اور انانیتہ کو اپنی گود میں لیے اس کو لوری دینے لگا۔

نور شاہ نے مسکراتی نظروں سے اس خوبصورت منظر کو دیکھا اور مطمئن سی اپنا سر تکیے پر ٹکاتی دل ہی دل میں تیمور سے مخاطب ہوئی۔

آئی مس یومائی بوائے۔ یور پچھو ماما ریٹلی وانٹس یو ایٹ دس سپیشل مومنٹ۔ نور شاہ کی آنکھوں کے سامنے ماضی ایک فلم کی طرح چلنے لگا وہ تیمور کو یاد کرتی نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی۔



Posted On Kitab Nagri

میری بے بی__ میری ڈول__ میری بیٹی__ احمد پلیر میری بیٹی مجھے لادو__ احمد میں مرجاؤں گی اس کے بغیر__ رجاء میرا بھی کچھ دیر پہلے ہوش میں آئی اور ہوش میں آتے ہی اپنی بیٹی کو یاد کرتے رونے لگی یہ اس کا تین دن سے معمول تھا

رجاء__ رجاء__ ہوش کریں__ میں ہماری بیٹی کو دفنا کر آیا ہوں یار__ اب کہاں سے لاؤں ہماری بیٹی__ احمد نے اسے کندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑا__

تم قاتل ہو میری بیٹی کے__ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے__ رجاء احمد پر چیختے ہوئے بولی

میں؟؟ لائیک سیریلی ری رجاء؟؟ میں باپ ہوں ہماری بیٹی کا__ میں کیسے اُسے مار سکتا__ احمد بے یقینی سے رجاء سے مخاطب ہوا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیونکہ تم نہیں چاہتے تھے کہ اس حمزہ کے علاوہ ہمارا کوئی بچہ ہو__ تم اس ناجائز بچے کے ساتھ اتنا خوش تھے تمہیں ہمارے ناجائز بچے کے آنے کی خوشی نہیں تھی__ رجاء میر بول رہی تھی کہ احمد نے اُسے زوردار طمانچہ مارا__

پھر غصے سے آگے بڑھتے اس کے کندھوں سے پکڑتے بولا

Posted On Kitab Nagri

انف رجا خان__ بہت بکواس کر لی تم نے__ اب اگر تم نے میرے حمزہ کو کچھ بھی بولا تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا__ ارے نہیں ہے وہ ناجائز__ وہ جائز ہے میرا جائز بچہ ہے وہ__ تمہیں ہمارے ساتھ رہنا ہے تو رہو ورنہ جاؤ دفعہ ہو جاؤ اپنے عظیم خاندان کے پاس__ آج احمد خان بھی ہر لحاظ بھلاتا رہا کے سامنے پھٹ پڑا

احمد نے کبھی حمزہ کو سوتیلوں کی طرح ٹریٹ نہیں کیا اس نے حمزہ کو سگی اولاد سے بڑھ کر چاہا اور رجا خان میرا کٹر اپنی فرسٹیشن حمزہ پر نکالتی تھی حمزہ دن بدن حساس ہوتا جا رہا تھا احمد اُسے ایک پل بھی خود سے الگ نہ کرتا تھا__

رجا ولی خان کو گھٹ گھٹ کر جیتے دیکھ تکلیف میں رہتی تھی تو احمد خان رجا کی تکلیف دیکھ کر دوہری ازیت میں مبتلا تھا ان سب میں ایک انشراح میر تھی جس نے گھر بزنس بچے سب کچھ سنبھالا تھا__

ابھی بھی وہ احمد اور رجا کی بحث سنتی ان کو روکنے کی نیت سے آئی تھی مگر احمد کا غصہ دیکھ کر وہ خاموش ہو گئی__



Posted On Kitab Nagri

ازلان شاہ نے اپنی بیٹی کا عقیقہ کیا اور اس نے سارے شہر کو اپنی خوشی میں شریک کیا۔ ایک بار پھر نور اور ازلان کی زندگی پر سکون ہو چکی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کی ہر خطا بھول کر آگے بڑھ چکے تھے۔

میاں بیوی کا تعلق جتنا مضبوط دکھتا ہے اتنا ہی کمزور بھی ہوتا ہے۔ انا اور بے جاہٹ دھرمی اس رشتے کو ناسور کی طرح کھا جاتی ہے ایسے ہی باہمی زہنی مطابقت اور انڈر سٹینڈنگ اس رشتے کو مضبوط کر دیتا ہے۔ ازلان اور نور کے رشتے میں محبت جنون عزت سب کچھ تھا مگر ان کے رشتے میں موجود انا اور ہٹ دھرمی کے خول نے ان کے رشتے کی مضبوطی کو ختم کیا۔ ازلان کی ضد اور انا جب کہ نور کے خود ساختہ فیصلے ناصرف ان کے رشتے کی خوبصورتی کو ختم کر چکے تھے بلکہ وہ کتنے ہی گھروں کا سکون اپنی ہٹ دھرمی سے ختم کر رہے تھے۔

آج ان دونوں کی ویڈنگ اینورسری تھی ازلان شاہ نے اپنا اور نور کا رشتہ ایک بار پھر نارمل کرنا چاہا وہ آج صبح سے ہی ہوٹل میں تھا وہ اپنی اور نور کی اینورسری کو یاد گار بنانے کے لئے سب کچھ کرنا چاہتا تھا۔

www.kitabnagri.com

نور شاہ جیسے ہی شام کو انا کو لے کر گھر سے نکلی تو اس کی نظر سڑک پر پیدل چلتے ولی خان پر پڑی۔

ڈرائیور گاڑی روکو۔ نور شاہ بھاگتے ہوئے ولی خان کی طرف بڑھی اور اس کے سینے سے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

لالہ ___ لالہ ___ آپ نے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے ___ نور شاہ نے ولی کے گال پر ہاتھ رکھتے پریشانی سے کہا اس کی اجڑی حالت دیکھ وہ پریشان ہوئی ___

نور ___ نور تم کہاں تھی ___ نور تم ٹھیک ہوناں ___ ولی خان اس ایک سال میں اتنا بے چین پہلی بار ہوا تھا وہ آج پہلی بار اپنے حواسوں میں لوٹا تھا

جی لالہ میں ٹھیک ہوں ___ اور پھر نور شاہ نے خود پر بیتی ایک ایک ازیت کا زکریا خان کے سامنے کیا ابھی وہ باتوں میں مصروف تھے کہ ایک دھماکے کی آواز پر دونوں نے مڑ کر دیکھا نور شاہ کی گاڑی کو ایک ٹرک نے زوردار ٹکرماری اور گاڑی ایک زوردار دھماکے سے اڑ گئی ___ ولی اور نور حیران اور حراساں کھڑے دیکھ رہے تھے کہ یہ گاڑی میں آگ کیسے لگی؟؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نور کو جیسے ہی ہوش آیا وہ بھاگتی ہوئی گاڑی کی طرف بڑھی

میری انا ___ لالہ میری بیٹی ___ اس گاڑی میں میری بیٹی تھی لالہ ___ نور شاہ چلاتے ہوئے اپنا سر پیٹتی وہیں سڑک پر بیٹھی رونے لگی ___ وہ بھاگ جانا چاہتی تھی اس منظر سے ___ اس جگہ سے ___ وہ اپنے شاہ کو فیس کرنے سے ڈرنے لگی ___

Posted On Kitab Nagri

جب ولی خان اس کے پاس وہیں سڑک پر بیٹھا اس کا سر کندھے پر ٹکائے رونے لگا۔
وہ دونوں وہیں سڑک پر بیٹھے رو رہے تھے ارد گرد لوگوں کا ہجوم تھا جو ان دونوں کا تماشہ دیکھ رہا تھا کوئی مدد کے لئے آگے نہ بڑھا جب ایک وجود آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ان دونوں کی جانب بڑھانور نے پہلے سر اٹھا کر اس طرف دیکھا اور کسی کی گود میں کمبل میں لپٹی روتی ہوئی بچی کی پکار سنتے ہی وہ آگے بڑھی اور اس کے ہاتھ سے بچی لے لی۔

میری انا۔ میری بیٹی۔ میری دنیا۔ نور شاہ کی حالت جو کچھ دیر پہلے مرنے والی ہو چکی تھی اپنی بیٹی کو دیکھتے ہی وہ پھر سے جی اٹھی۔

اُس نے نظر اٹھا کر اس شخص کی طرف دیکھا تو خون میں لت پت جگہ جگہ آگ سے جھلسے جسم بکھری حالت والے احمد کو دیکھتے ہی وہ چلائی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

احمد لالہ۔۔۔ ولی خان جو کہ خاموش نظریں جھکائے سڑک پر بیٹھا تھا نور کی پکار پر سر اٹھایا تو احمد کی اس قدر بری حالت دیکھ وہ بھاگتا ہوا آگے بڑھا۔

احمد۔۔۔ احمد۔۔۔ احمد میری جان یہ کیا کیا تم نے؟؟ احمد۔۔۔ احمد میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔

Posted On Kitab Nagri

ولی خان ___ میں نے اپنا وعدہ وفا کیا ___ آپ کے ایک جگر کے ٹکڑے کو بچا لیا اپنی جان داؤ پر لگا دی ___ میرے بعد میرے حمزہ کا خیال آپ نے رکھنا ہے ___ رجاء کو کہنا مجھے معاف کر دے ___

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ___

احمد خان وہیں سڑک پر دم توڑ چکا تھا ___ ولی خان اور نور خان وہیں احمد کا سر گود میں لیے رو رہے تھے ___ اور یہ منظر اس سڑک پر آٹھ سالہ بچے تیمور ولی خان نے بھی دیکھا تھا اس نے اپنے عزیز از جان چاچو کو آخری سانسیں دان کرتے دیکھا ___ یہ منظر یہ جدائی اس بچے کا درد سے آشنائی کی طرف پہلا سفر تھا ___



Kitab Nagri

اسلام علیکم
www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

احمد خان جو رجا سے لڑائی کے بعد حمزہ کو اپنے گھر لے گیا تھا آج حمزہ کی ضد پر تیمور کو لینے خان ولا پہنچا۔ راستے میں اس نے ایک ہجوم دیکھا تو تیمور کو انتظار کرنے کا بولتے اس ہجوم کی طرف بڑھا۔

گاڑی کی نمبر پلیٹ دیکھتے اسے نور کا خیال آیا وہ بھاگتا ہوا آگے بڑھا اور گاڑی جو کہ ٹرک کی ٹکر سے درخت کے ساتھ ٹکرائی تھی اس کے اندر سے بچی کے رونے کی آواز پر اس نے کاٹ میں لیٹی بچی کو اٹھایا اور اس سے پہلے کہ وہ اسے لے کر وہاں سے بھاگتا گاڑی ایک دھماکے کے ساتھ اڑ گئی۔ اور وہ شدید زخمی ہوا مگر انا کو کسی طرح کمبل میں لپیٹتے دور کھڑے نور اور ولی کے حوالے کرنے گیا۔ حادثہ اس قدر شدید تھا کہ احمد خان جان کی بازی ہار گیا۔



Posted On Kitab Nagri

دوسری جانب شاہ ولایت موت کا سماں تھا از لان شاہ کو اس کا حادثے کی خبر پہنچ چکی تھی از لان شاہ نے ہر چیز تہس نہس کر دی۔ کتنا خوش تھا وہ مگر یہ کیا ہوا تھا اس کے ساتھ۔۔۔ اُس کی بیوی اور بیٹی کی موت کی خبر نے اُسے پاگل کر دیا تھا۔۔۔

لوگ ایک بار جیتے ایک بار مرتے ہیں مگر از لان شاہ نور کی جدائی میں بار بار مرا تھا اور نور کی قربت نے اُسے بار بار زندگی بخشی تھی۔۔۔

اس نے بہت کوشش کی مگر نور اور انا کی ڈیڈ باڈی نہ مل سکی۔۔۔

یہی حالت رجا میر اور حمزہ کی تھی رجا میر کا بزدل خان اتنی بہادری دکھائے گا اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

ولی خان نور اور انا کو لے کر جب گھر پہنچا تو اس نے سب کو احمد کی موت کی خبر دی۔۔۔ نور شاہ احمد کی موت کی ذمہ دار خود کو سمجھنے لگی مگر ہر بار کی طرح میر خاندان نے نور کو سینے سے لگایا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

نور نے تیمور اور حمزہ کے ساتھ خود کو ایک بار پھر مصروف کر لیا۔ انا نیتہ کے ساتھ رجاء اپنا دل بہلاتی تھی۔
تیمور اور حمزہ اپنی پھپھو ماما کو واپس سے پا کر کھل اُٹھے تھے مگر احمد کا غم پھر بھی تازہ تھا۔



وہ آج کمرے میں زمین پر لیٹا نور اور انا کی انلارج تصویر دیکھنے میں مگن تھا آنکھوں سے آنسو تواتر سے بہہ رہے
تھے جب آزر شاہ اس کے پاس آیا۔

ازلان اُٹھو۔ میرے ساتھ چلو۔ آزر شاہ نے ازلان سے کہا۔

کہاں؟؟ ازلان شاہ نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

بھابھی اور انا کے قاتل کا پتا چل گیا ہے۔ آزر شاہ نے ازلان کو شاکڈ کر دیا۔
www.kitabnagri.com

کیا؟؟ کیا کہا تم نے؟؟ کس نے قتل کیا میری بیٹی اور بیوی کا؟؟ ازلان شاہ نے آزر کا گریبان پکڑتے کہا۔

ارے بگ بی چھوڑو۔ یہ کچھ نہیں کر سکتا۔ یہ بہت بزدل شاہ ہے۔ جیا جوا بھی ابھی کمرے میں آئی
ازلان کو بھڑکاتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی بکواس بند کرو___ یو بلڈی___ از لان شاہ جیا کی طرف غصہ سے بڑھا

میری بیوی اور بیٹی کے قاتل کو زندہ زمین میں گاڑ دوں گا میں___ از لان شاہ جنونی انداز میں بولا جس پر آزر اور جیا کے ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ کھلی

ولی خان___ ولی خان قاتل ہے تمہاری بیوی اور بیٹی کا___ آزر شاہ نے از لان کے اعصاب پر حملہ کیا___

تمہارا دماغ خراب ہے؟؟ ولی خان نور کا بھائی ہے وہ کیسے نور کو ازیت دے سکتا___ آزر شاہ کی طرف غصے سے بڑھتے از لان شاہ بولا___

ولی خان ایک غیرت مند خان ہے جب تم بار بار اس کی بہن کو اٹھوا کر اس کی غیرت کو لکا رو گے تو وہ ایک ہی وار میں اپنی بہن کو قتل کر کے اپنی غیرت بچائے گا___

آزر شاہ نے ولی کی غیرت مند فطرت کو نشانہ بناتے از لان کو یقین دلایا کہ ولی ہی اس کی بیوی اور بیٹی کا قاتل ہے___

Posted On Kitab Nagri

از لان شاہ غصے اور نشے کی حالت میں گھر سے نکلا اس کا رخ خان ولا کی طرف تھا جہاں تیمور ولی خان کا برتھ ڈے منانے کی تیاری کی جا رہی تھی۔



آج تیمور کا برتھ ڈے تھا اور احمد کی موت کو دو ماہ ہو چکے تھے ولی اور نشاء برتھ ڈے نہیں منانا چاہتے تھے مگر رجاء نے زبردستی ان کو منایا۔

جانے والے کے ساتھ جایا نہیں جاتا یہ دنیا ویسے ہی چلتی ہے۔ ہم ہمارے دکھ کے سامنے بچوں کی خوشیوں کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ تیمی کا برتھ ڈے نہ منانے سے احمد واپس نہیں آئے گا مگر تیمی کا دل ضرور دکھے گا نشاء۔ رجاء نے نشاء کو سمجھانے کی کوشش کی جس پر وہ سر ہلاتے نیم رضامند ہوئی۔

www.kitabnagri.com

وہ لوگ ابھی باتوں میں مصروف تھے جب واصف شاہ ولی کے گھر آئے۔ نور واصف شاہ کو دیکھتے ہی ان سے لپٹ گئی اور واصف شاہ بھی اپنی بیٹی جیسی بہو سے مل کر آبدیدہ ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

نور اپنے گھر چلو بیٹا ___ از لان تو تمہارے اور انا کے بارے میں سن کر مر رہا ہے بیٹا ___ واصف شاہ نے من و
عن سب کچھ نور کو بتایا ___

بابا ___ میں نہیں جاؤں گی ___ از لان مجھے میرے میکے سے دور رکھنا چاہتا ہے مگر ایک لڑکی کبھی بھی اپنے میکے
سے کٹ کر نہیں رہ سکتی بابا ___ جو مرد اپنی بیوی کو اس کے میکے سے دور رکھ کر زہنی ازیت دیتے ہیں وہ کبھی
ایک سٹیبل ریلیشن نہیں بنا سکتے بابا ___

عورت صرف جسم نہیں بلکہ دماغ کی تسکین بھی چاہتی ہے جو کم از کم از لان شاہ مجھے نہیں دے سکتا ___ نور یہ
کہتے ہی کمرے میں جانے لگی جب واصف شاہ نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے التجا کی

نور میں تمہارا رشتہ مضبوط بناؤں گا تمہاری فیملی کے ساتھ ___ تمہارے بھائی کے ساتھ ___ واصف شاہ نے نور
کے سامنے ایک تجویز پیش کی ___
www.kitabnagri.com

ہم اپنی انا کا نکاح ولی کے بیٹے سے کریں گے ___ آج ابھی اور اسی وقت ___ تمہیں تمہارے بھائی سے دنیا کی کوئی
بھی طاقت الگ نہیں کرے گی ___

Posted On Kitab Nagri

اور پھر ولی خان اور نشاء کی رضامندی سے چھ ماہ کی انانیتہ شاہ کا نکاح اس کے ولی اس کے دادا اور ماں کی مرضی سے نو سالہ تیمور ولی خان کے ساتھ کر دیا گیا۔

آج سے انا آپ کی امانت ہے میرے پاس تیمور ___ واصف شاہ نے تیمور ولی خان کا ہاتھ اپنی پوتی کے نازک چھوٹے ہاتھوں میں دیتے کہا۔

یہ انا نہیں میری بے بی ڈول ہے ___ تیمور ولی خان نے واصف شاہ کو ٹوکتے کہا جس پر سب کھکھلا کر ہنسنے ___ کون جانتا تھا کہ ان خوشیوں کو نظر لگنے والی ہے سیاہ بد نظر۔



انشراح میر ڈرینگ کے سامنے کھڑی اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے رہی تھی اس نے بلیو میکسی پہن رکھی تھی ___ ولی کی شلوار قمیض کارنگ سفید تھا اور بلیو ویسٹ کوٹ۔

www.kitabnagri.com

نشاء مجھے میری چادر لا کر دیں ___ ولی نے نروٹھے پن سے منہ بناتے ویسٹ کوٹ کے بٹن بند کرتے کہا نشاء نے اُسے شیشے سے دیکھا تو دیکھتے ہی فریز ہو گئی۔

ولی خان نشاء کی حالت سے حظ اٹھاتا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اس کے کندھے پر گردن ٹکائے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

اس قدر پاگل کیوں ہیں آپ میرے لیے؟؟ ولی خان نے نشاء کی طرف مسکراتے کہا

آپ میرے صبر کا پھل ہو__ میری دعاؤں کا حاصل ہو ولی خان__ نشاء نے بھی آئینے میں ہی دیکھتے ولی کو جواب دیا__

نشاء__ آپ کی اس قدر دیوانگی نے مجھے مغرور بنا دیا ہے__ مت کریں مجھ سے اتنی محبت__ ولی خان نے نشاء کے کان کے پاس سرگوشی کی اور پھر اس کے کان اپنے ہونٹوں میں لے کر دبایا__ نشاء ولی کے اس لمس سے کانپ اُٹھی ڈیڑھ سال ہو گیا تھا ولی اس کے پاس رہ کر بھی دور تھا__

ولی مین تو یہ دیوانگی یہ محبت کا وعدہ روز حشر تک نبھاؤں گی__ نشاء میر جذب کے عالم میں بولی

www.kitabnagri.com

سوچ لیں نشاء__ کہیں حشر آج کے روز ہی نہ ہو__ ولی خان کے لہجے نے نشاء کو اپنی طرف متوجہ کیا__

سوچنا کیا__ جب کہہ دیا کہ محبت کا وعدہ نبھاؤں گی تو نبھاؤں گی__ نشاء نے ولی کی پیشانی پر بوسہ دیا اور اس کی آنکھیں چومتی ہوئی ولی کی طرف دیکھنے لگی

ولی نے بھی آگے بڑھتے اُس کی پیشانی پر بوسہ دیا جب تیمور کمرے میں آیا__

ولی خان ہنستا ہوا اس کی طرف بڑھا اور اس کے کان پکڑ کر منشاء سے بولا

ہا ہا ہا ہا ہولی _____ آپ میرے بیٹے کی قابلیت سے جل رہے ہیں۔ نشاء نے آگے بڑھتے تیمور کے گال پر بوسہ دیا۔

اور میں کیوں جلوں گا بھلا _____ ولی نے نشاء سے پوچھا

کیونکہ آپ اس کی عمر میں بچی کو تاڑ رہے تھے اور یہ اس عمر میں بچی کا شوہر بن چکا ہے۔۔۔ ولی خان نشاء کی بات سمجھتا ہوا قہقہہ لگاتا ہوا تیمور کو اٹھائے کمرے سے باہر نکلا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا تو میرے شیر کو شاپنگ کرنی بے بی ڈول کے لئے ___ ولی نے تیمور کی فرمائش پر اسے مال لے جانے کا وعدہ کیا تھا تیمور شام کے فنکشن کے لئے بے بی ڈول کے لئے ڈریس لینا چاہتا تھا ___

وہ دونوں باپ بیٹا سب سے ملتے گھر سے نکلے ___ ولی نے تیمور کو بہت سے شاپنگ کرائی ___

ہاں تو چھوٹے خان اب خوش ہو؟؟ ولی نے تیمور سے پوچھا جس پر وہ اپنے بابا کی طرف دیکھتے بولا،،

آئی ایم سوہیپی بیکاز آئی گاٹ یوبیک بابا ___ تیمور کی بات پر ولی مسکراتے ہوئے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا اور اُسے خوب پیار کیا ___

چھوٹے خان ___ اپنی ماما اور پھوپھو ماما کے ساتھ ساتھ اپنی آئی حمزہ اور بے بی ڈول کا خیال رکھنا ___

www.kitabnagri.com

کیوں آپ کہیں جارہے ہیں؟؟ تیمور نے ولی سے استفسار کیا ___

پتا نہیں ___ شاید ___ ولی نے ٹوٹے لہجے میں جواب دیا ___

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں ہنسی خوشی گھر کی طرف نکلے رات کو برتھ ڈے کے بعد ولی کا ارادہ از لان کے پاس جانے کا تھا وہ از لان اور نور کی ناراضگی ختم کرنا چاہتا تھا ابھی وہ تیمور کو اپنے پلان سے آگاہ کر ہی رہا تھا کہ اس کی گاڑی کے سامنے ایک پر اڈو کھڑی ہوئی۔

سڑک کے پیچوں بیچ اس کا راستہ روکا گیا سنسان سڑک پر دو گاڑیاں تھیں کسی ذی روح کا نام و نشان نہ تھا۔

تیمور کو ولی نے گاڑی میں لاکھڑ کیا اور گاڑی کی لائٹ آف کر دی وہ جیسے ہی گاڑی سے نکلا دوسری طرف پر اڈو سے بڑی شان سے از لان شاہ چلتا ہوا آیا اس کے ہاتھ میں ایک لوہے کا راڈ تھا جسے آگ پر گرم کیا گیا تھا۔

ولی خان نے از لان کے چہرے پر غصہ اور نفرت دیکھی اس کی از لان شاہ سے نور کی حیثیت سے باضابطہ طور پر پہلی ملاقات تھی۔

www.kitabnagri.com

دیکھو از لان میری بات سنو۔ ولی نے از لان کو مخاطب کیا مگر مقابل کچھ سمجھنے کی پوزیشن میں کہاں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اگلے ہی پل از لان نے آگے بڑھ کر وار کیا تو لوہے کی راڈولی کی کنپٹی پر پوری قوت سے ماری۔ اسکی کنپٹی سے خون آنے لگا تھا۔

از لان نے لوہے کا مکہ اس کے ہونٹ پر مارا تو ہونٹ سو جھ گیا تھا اور کان سے بھی خون نکل کر کندھے پر گر رہا تھا۔ ولی خان بے ساختہ ہی گھٹنوں کے بل جھکا تھا۔ اسکا سر بری طرح چکرا رہا تھا۔ اسے کمزور پڑتا دیکھ کر ایک اور راڈ کاوار اسکی پشت پر کیا گیا تو وہ اوندھے زمین پر جا گرا۔

زمین پر گرتے ہی ولی کا سر ایک پتھر سے ٹکرایا۔ ولی کی آنکھوں کے گرد اندھیرا پھیل گیا اسے ہر چیز دھندلی نظر آرہی تھی

"میں وعدہ کرتا ہوں آپکی بیٹی کی حفاظت کرونگا۔"

دماغ کے پچھلے حصے میں اسے اپنا بچپن کا عہد سنائی دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگا جب از لان نے آگے بڑھتے اس کے بال اپنی مٹھی میں لیے اور اپنی جیب سے پسٹل نکالتے اس کی چھ کی چھ گولیاں ولی کے سینے میں داغ دیں۔

ایک بار بھی از لان شاہ کا ہاتھ نہ کانپا اور گاڑی میں بیٹھا ولی خان کا بیٹا اپنے بابا کی اس قدر بے درد موت پر چلاتا ہوا گاڑی سے نکلنے کی کوشش کرنے لگا مگر دروازہ لاکڈ ہونے کی وجہ سے وہ نہ نکل سکا۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان کی نظر جیسے ہی اس بچے پر پڑی اس نے آزر کی طرف دیکھا اور آزر نے گارڈ کو حکم دیا۔

اس بچے کو لے جا کر کتوں کے آگے پھینک دو۔ آزر اور ازلان بے حسی اور بے درداری میں سارے ریکارڈ توڑ چکے تھے۔

ازلان شاہ آگے بڑھتا ولی کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا۔

انسان تو میں پہلے بھی نہیں تھا تمہاری بہن کی جدائی نے مجھے جانور بنا دیا۔ تم نے مجھ سے میری نور کو جدا کیا میں تمہاری نسل کو اجاڑ دوں گا تب میرا انتقام پورا ہو گا۔

ازلان شاہ یہ کہتے ہی گاڑی میں جا بیٹھا اس کے پالتو تیمور کو لے جا چکے تھے اور پھر اس سنسان سڑک پر لاوارثوں کی طرح عزتوں کے محافظ کی لاش پڑی تھی۔

آسمان سے ابر برسے لگا شاید زمین کے ساتھ ساتھ آسمان بھی رو رہا تھا کس نے سوچا تھا کہ یہ وقت بھی آئے گا۔ قدرت کانپ اُٹھی تھیب

Posted On Kitab Nagri

اس قدر بے درد موت پر وہ بھی عزتوں کے محافظ، یتیموں کے وارث ولی خان کی موت پر _____



"ولی آنکھیں کھولو... دیکھیں میں آگئی ہوں۔ مجھ سے بات کریں۔" وہ دیوانہ وار اس کا چہرہ تھپتھپا رہی تھی اس امید پر کہ شاید وہ جاگ جائے مگر سانسوں کی ڈور توڑنے والے پھر کبھی جاگا نہیں کرتے، وہ پھر آواز نہیں دیا کرتے، وہ پھر آپ کو سنا نہیں کرتے _____

"ولی میری بات سن رہے ہو نہ آپ _____ کیسے ممکن ہے؟ آپ ایسا نہیں کر سکتے _____ آپ مجھے نہیں چھوڑ کر جا سکتے _____

سبھی اس کا غم سمجھ بھی رہے تھے اور محسوس بھی کر رہے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نور تم _____ تم کہو ولی سے _____ کہیں بس ایک بار میری بات سن لے _____ ایک بار مجھ سے بات کر لے _____ ایسے تو کبھی نہیں کیا ولی نے _____ وہ نور کی جانب گھومی جو اس کے بائیں جانب بیٹھی تھی _____

کسی خدا ترس بندے کو ولی پر رحم آیا اور وہ ولی کی لاش لے کر ہاسپٹل پہنچا اور اس کے گھر والوں کو خبر دی _____

Posted On Kitab Nagri

خان ولا پر ایک قیامت ٹوٹ چکی تھی حشر کا دن آچکا تھا _____

میرا تیمور _____ میرا تیمور کہاں ہے؟؟ سب سے پہلے تیمور کا خیال نور کو آیا اور از لان شاہ جو کہ ولی خان کی فیملی کی حالت دیکھنے ہاسپٹل آیا تھا نور کو دیکھ کر شکا کڈ ہوا _____

رجاء نے انا کو گود میں لے رکھا تھا _____ از لان شاہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں آگے بڑھا اور نور کے منہ پر تھپڑ مارا _____

دھوکے باز _____ جھوٹی _____ دغا باز عورت _____

یہ منظر ایک تاریک کوٹھری کا تھا جہاں اس معصوم نو سالہ بچے کو دودن سے بھوکا پیاسا رکھا گیا تھا _____ وہ بچہ کچھ سننے سمجھنے کی حالت میں نہ تھا دوسرا قتل جو اس نے دیکھا تھا اس منظر نے اُس کی زہنی حالت مفلوج کر دی _____

احمد کی موت پر اسے ولی نے سنبھالا اور اب جب اس کے جان سے پیارے بابا کی موت بلکہ دردناک قتل ہوا تھا تو کوئی اس کا پرسان حال نہ تھا _____ اُسے دودن سے اس کال کوٹھری میں رکھا گیا تھا کتوں کے بھونکنے کی آوازیں اس کے زہن میں گونج رہی تھیں

Posted On Kitab Nagri

کتنا خوش تھا وہ اپنے بابا کے ساتھ ___ کتنی پرسکون زندگی تھی ان کی اور پھر اس جانور نے سب کچھ تباہ کر دیا ___

وہ کتنی ہی دیر دیوار سے سرٹکائے ولی کو یاد کر رہا تھا جب ایک شخص اس کو ٹھہری کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا ___ دروازہ کھولتے ہی کمرے میں روشنی کی ایک لکیر پھیلی جس نے ولی خان کو اپنی طرف متوجہ کیا تیمور نے جیسے ہی چندھیاتی نظروں سے سامنے دیکھا تو اس شخص کو خود کو گھورتے ہوئے پایا ___

سن لڑکے تیری موت کا وقت آپہنچا ہے ___ چل تجھے ملک بلا رہا ہے ___ تیمور نے نا سمجھی سے اس شخص کی طرف دیکھا ___

تیری موت لفظ پر اس کے لب مسکرا اٹھے ہاں وہ مرنے والا تھا وہ اپنے بابا کے پاس جانے والا تھا ___

وہ نو سالہ بچہ موت کا مفہوم بہت اچھے سے سمجھ گیا تھا اس بچے کے نزدیک موت فقط جدائی کا نام نہیں تھا موت ملن کا نام تھا ___ اپنے پیاروں سے ملاقات ___

ایک مسلمان مرنے کے بعد ایک طرف دنیاوی رشتوں سے کٹتا ہے تو دوسری طرف اس کی خوش نصیبی اس سے بڑھ کر کیا ہوگی جب اس کی ملاقات اپنے رب سے بھی ہونی ہے جس کا وعدہ رب کریم نے خود کیا ہے ___

Posted On Kitab Nagri

تیمور ولی خان روشن نشیلی آنکھوں والا نو سالہ معصوم بچہ تختہ دار کی جانب بہت خوشی سے جا رہا تھا اُسے ایک اکھاڑے میں لایا گیا تھا جہاں ہر طرف کتوں کے بھونکنے کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

سامنے ہی پنجرے میں ایک شیر تھا جس کی چنگھاڑ نے تیمور کو خوفزدہ کر دیا۔
ایک جانب دلاور ملک بڑی شان سے کرسی پر بیٹھا ٹانگ پر ٹانگ جمائے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔

دلاور کے حکم پر تیمور ولی کو کتے کے آگے پھینکا گیا وہ بھوکا کتا بھاگتا ہوا تیمی کی طرف بڑھا۔ تیمی کے اندر زندگی جینے کی رمت ختم ہو چکی تھی وہ خود کو موت کے حوالے کرنے کو تیار تھا۔

جب کتا اس پر جھپٹا اور اسے ایک ہی جست میں فرش پر گرا کر اس کے کپڑے چیر پھاڑ دیئے۔

ملک کے اشارے پر ایک شخص آگے بڑھا اور اس نے تیمور کو اس کتے کی پہنچ سے دور کیا تیمور ولی خان فرش پر گرا تھا جب اسے اٹھا کر شیر کے پنجرے کی طرف لے جایا گیا۔

شیر کی دھاڑ۔ نو سال کا بچہ۔ لوگوں کا ہجوم بے حس۔ بے خوف لوگ۔

تیمور ولی خان کے کانوں میں اپنے بابا کی آواز گونجی

Posted On Kitab Nagri

میرے بعد اپنی ماما اور پھوپھو ماما کے ساتھ ساتھ اپنی آنی حمزہ اور بے بی ڈول کا خیال رکھنا۔

ہاں تیمور ولی خان کو تو بابا نے محافظ بنایا تھا وہ کیسے موت کو گلے لگا سکتا ہے۔

جانے یہ کون سی طاقت تھی کہ تیمور ولی خان نے ایک شخص کے ہاتھوں سے چاقولے کر اس کے پیٹ میں گھونپا۔

دلاور ملک ایک دم سے کرسی سے ٹیک ہٹاتے حیران نظروں سے تیمور کو دیکھنے لگا۔

وہ پہچان گیا تھا۔ یہ لڑکا سرداریور ہے۔ وہ تیمور کو اپنے پاس لے آنے کا حکم دیتا ہوا ایک بار پھر ہر سوچ نظروں سے اُسے دیکھنے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہاں بیٹھو لڑکے۔ تیمور ولی خان جو کہ کانپ رہا تھا اس شخص کے بلانے پر اس کی طرف متوجہ ہوا۔

مجھے صرف ایک بات بتاؤ جب تمہیں یہاں لایا گیا تو تب تو تم موت کو خوشی سے گلے لگا رہے تھے یہ ایک دم تمہیں کیا ہوا؟ کس چیز نے تمہیں اتنی ہمت دی کہ تم خود کو بچانے کے لئے اس حد تک چلے گئے۔

Posted On Kitab Nagri

میرے بابا کے ساتھ کیا گیا وعدہ ___ تیمور نے اس شخص کو جواب دیا ___

کیسا وعدہ ___؟ دلاور ملک دلچسپی سے اس سے سوال کرنے لگا ___

میرے بابا نے وعدہ لیا کہ میں سب کو پروٹیکٹ کروں ___ تیمور نے بڑے پن سے جواب دیا ___

شباباش میرے شیر ___ میرے لیے کام کرو گے؟؟ دلاور ملک ایک شاطر آدمی تھا اسے مہرہ مل گیا تھا جسے وہ
اپنی منشا کے مطابق چلاتا ___

کون سا کام؟؟ تیمور نے اس سے سوال کیا ___

پہلے وعدہ کرو میں تمہیں تمہارے گھرتک چھوڑ آؤں گا تو بعد میں تم میری بات مانو گے؟ دلاور ملک نے اس بچے
کا امتحان لیتے کہا ___

ہاں ___ میں ولی خان کا بیٹا ہوں عزتوں کے محافظ یتیموں کے وارث وعدوں کے امین کا بیٹا ہوں میں ___

Posted On Kitab Nagri

دلاور ملک عزتوں کے محافظ ولی خان کا نام سنتے ہی چونک اُٹھا وہ کیسے بھول سکتا تھا ولی خان نے ایک بار اس کی ماں اور بہن کی عزت بچائی تھی وہ اس شخص کو کیسے بھول سکتا تھا__

ولی خان کی موت کا سن کر اسے حقیقی افسوس ہوا تھا مگر اب وہ اس کے بیٹے کی مدد کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس کا بیٹا مستقبل میں اس کا رائٹ ہینڈ بننے والا تھا__



بے وفا__ جھوٹی__ دغا باز عورت__ تمہاری وجہ سے میں نے کیا کچھ نہیں کیا اور تم__ از لان شاہ نور کو ہاسپٹل سے اُٹھوا کر گھر لے جا کر اُسے مارنے پیٹنے لگا__

نور شاہ جو کہ ولی کی موت پر صدمے میں تھی آہستہ آہستہ حواس بحال ہونے پر اس کی ازیت میں اضافہ ہونے لگا__

انا نبیۃ شاہ کار و رو کر بر حال ہو چکا تھا مگر از لان اُسے نور سے دور رکھتا ایک ہفتہ تک نور شاہ ازیت میں رہی جب واصف شاہ نے رات کے اندھیرے میں اُسے گھر سے نکالا__ وہ نور کی حالت کے پیش نظر نور کو لے جا کر ولی کے گھر گئے اور گیٹ پر نور کو چھوڑ دیا__

Posted On Kitab Nagri

نور شاہ جو آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی گھر میں داخل ہوئی اسے دیکھتے ہی انشراح میر چلا اٹھی

اب کونسی تباہی لانے والی ہو نور ___ خدا را میرے گھر سے نکل جاؤ ___ میرے شوہر کو تو کھا چکی ہو تم ___
انشراح میر کے الفاظ نے نور شاہ کو ساکت کر دیا ___

وہ قاتل تھی اپنے لالہ کی ___ ہاں وہی تو قاتل تھی اپنے لالہ کی ___ اس سے پہلے کہ وہ اپنے قدم واپسی کے
لئے موڑتی رجاء میر نے اس کا ہاتھ تھام لیا ___

یہ ولی کی بہن ہے ___ ولی خان کی عزت ___ اور ہمیں کوئی حق نہیں ولی کی بہن کی تذلیل کرنے کا انشراح ولی
خان ___ رجاء میر نے انشراح کو کچھ باور کراتے کہا انشراح میر ایک نفرت انگیز نظر نور پر ڈال کر کمرے میں
چلی گئی ___
www.kitabnagri.com

کیا عورت تھی رجاء میر ___ شوہر مر گیا ___ عزت لٹ گئی ___ اولاد کھودی مگر آج بھی ولی خان سے یک طرفہ
عشق نبھا رہی تھی اس کے رشتوں کو عزت دے کر ___

رجاء میر عشق کی معراج پا چکی تھی اس نے خود کو ولی خان کی خاطر قربان کر دیا تھا ___

Posted On Kitab Nagri



ولی خان کے ہوٹل میں آگ لگا دو اس کی فیملی کو میری حویلی میں لے کر آؤ۔ آج نور شاہ کو گئے دو دن ہوئے اور از لان شاہ کی حالت جنونی ہو چکی تھی اس نے آزر کو حکم دیا جس پر آزر نے فوراً ولی کے ہوٹل میں آگ لگوائی۔

نشاء اور رجا صورتحال سمجھنے کی کوشش میں تھی جب ان سب کو از لان کے پالتو اٹھا کر لے گئے۔ رجا میر جو کہ ہوٹل کی صورتحال دیکھنے گھر سے نکلی تھی وہ ہوٹل سے سیدھا تیمور کے پاس ہسپتال چلی گئی جہاں اس کو کئی دنوں سے ایڈمٹ کیا گیا تھا۔

نشاء کو دیکھتے ہی آزر کی رال ٹپکنے لگی۔ وہ اس کو بستر پر لانا چاہتا تھا مگر ابھی خاموش تماشائی بنا دیکھ رہا تھا۔

نور شاہ از لان کے سامنے بیٹھی اس سے ان سب کی زندگی کی بھیک مانگ رہی تھی نور خان کی ایک ہی غلطی کو بار بار از لان معاف کر دیتا تھا مگر تباہی وہ دوسروں کے لئے لاتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ازلان نے سوچتے ہوئے نور سے کہا _____

تم مسز شاہ آئندہ ان لوگوں سے نہیں ملو گی تبھی میں ان لوگوں کو یہاں سے بھیج دوں گا _____ سوچ لو ان کی حفاظت چاہتی ہو یا پھر اپنی آزادی _____

میں میرے حمزہ اور نور نشاء کی آزادی چاہتی ہوں مجھے تمہاری قید منظور ہے _____ نور شاہ نے ازلان شاہ سے ٹھوس لہجے میں کہا _____

نہیں نور _____ نشاء جو کہ حمزہ اور نور کو سینے سے لگائے بیٹھی تھی نور شاہ کے فیصلے پر اس کو روکنے کی کوشش کرتی بولی _____

جس پر نور اسے نظر انداز کرتی ازلان کو اپنے فیصلے سے آگاہ کرتی ان لوگوں کو آزاد کروا چکی تھی _____

ان لوگوں کو بحفاظت گھر تک پہنچا دو _____ ازلان آزر سے کہتا کمرے کی طرف بڑھ گیا _____

آزر شاہ نشاء اور بچوں کو لے کر جیسے ہی گھر کے پاس والی سڑک پر پہنچا اس کی نیت میں فتور آگیا وہ نشاء کے ساتھ بد تمیزی کرنے لگا _____

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

whatsapp _ 0335 7500595

نشاء پلیر میرے ساتھ ایک رات گزار لو ___ سب ٹھیک کر دوں گا کسی کو کچھ پتا بھی نہیں چلے گا ___ نشاء کا ہاتھ

تھامتے آزر شاہ بولا ___

Posted On Kitab Nagri

بکواس بند کرو آزر شاہ ___ نشاء اس کو تھپڑ مارتی گاڑی سے نکلی آزر نے نور کو پکڑ لیا ___

اگر تو نہیں تو یہ سہی ___ آزر کی کمینگی پر نشاء حیران ہوتی وہ اپنی بیٹی کو اس سے کھینچتی گاڑی سے نکلی سڑک پر بھاگ رہی تھی آزر شاہ اس کے پیچھے بھاگا مگر ایک تیز رفتار گاڑی نے نشاء اور نور کو کچل دیا ___

ولی خان جو عزتوں کا محافظ تھا ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ اس کی عزت کو یوں کوئی نوچ لے ___ نشاء میر کو گاڑی والا ہاسپٹل لے کر آیا جہاں اسے فوری ٹریٹمنٹ کیا گیا مگر اس کا حادثہ میں نشاء میر دونوں ٹانگیں کھو چکی تھی اور قوت گویائی بھی کھو چکی تھی جبکہ نور ولی خان وہیں سڑک پر دم توڑ چکی تھی ___



فجر کی اذان گونج رہی تھی وہ سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس نک سک سے تیار نماز فجر ادا کرنے کے بعد مسجد سے جیسے ہی نکلا تو ڈرائیور کو اشارے سے روکتا قبرستان کی طرف مُرا ___
www.kitabnagri.com
قبرستان کے باہر ایک بزرگ سے پھولوں کا بکے بنوا تا وہ قبروں کو عبور کرتا ایک قبر کے پاس پہنچا

عزتوں کا محافظ ولی خان "قصبے پر لکھا دیکھ ایک فخریہ مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو کر گزری وہ قبر پر سے غیر ضروری گھاس بوٹیاں اتارتا قصبے کو پانی سے غسل دینے کے بعد اب وہاں بیٹھا فاتحہ پڑھنے میں مصروف تھا ___

Posted On Kitab Nagri

ہیپی برتھ ڈے بابا" یہ کہتے ہی وہ پھولوں کا بکے رکھتا لٹے قدموں اس قبرستان سے نکلا اور اب اس کا رخ اپنی گاڑی کہ طرف تھا یہ اس کا معمول تھا وہ سال میں دو دفعہ اس قبرستان میں آتا اور یہی عمل کرتا _____

وہ قبرستان ہمیشہ چل کر آتا تھا _____ گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے اپنے ڈرائیور کو گاڑی چلانے کا حکم دیا

گھر پہنچتے ہی اس نے ایک نظر اپنے عالیشان محل کی طرف دیکھا اور پھر سر جھٹکتا کمرے میں گیا شاور لینے کے بعد وہ تیار ہونے لگا _____

سیاہ جینز پر ریڈ شرٹ پہنے سیاہ مفرل گلے میں لپیٹے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے سرخ و سفید رنگت پر گال میں پڑتا ڈمپل اونچی ناک اور گرے آنکھوں والا یہ شخص تینتیس سالہ یہ شخص بہت اچھی پرسنالٹی رکھتا تھا _____

آج اور فنیج میں بچوں کے لئے کھانا بھجوا دیجئے گا بابا کا برتھ ڈے ہے ناں _____ اس نے کمرے میں داخل ہوتے اس پچاس سالہ شخص کی طرف دیکھتے محبت سے کہا _____

وہ شخص سر ہلاتا کمرے سے جانے لگا جب اس کی آواز پر اس کے قدم رکے _____

Posted On Kitab Nagri

دلاور ملک سے بولیں کہ تیمور کو ان معاملات سے دور رکھے _____ از لان شاہ اور اس کا کتا آزر شاہ میرا شکار ہے
ولی شاہ کا _____

دیکھو ولی _____ وہ تمہارا باپ _____ اس شخص نے سمجھانے کی کوشش کی _____

ارے نہیں ہے وہ درندہ میرا باپ _____ جس نے مجھے یتیم خانے میں پھینک دیا وہ میرا باپ نہیں ہو سکتا _____ میرا
باپ وہ شخص ہے جس نے مجھے چار سال کی عمر میں سڑک پر چائلڈ لیبر کرتے بھیک مانگتے دیکھ نئی زندگی دی _____
میرا باپ ولی خان ہے _____

اور قسم ہے مجھے اپنے بابا کی میں ولی شاہ، از لان شاہ کو اتنی عبرتناک موت دوں گا کہ پھر کوئی رئیس زادہ طاقت
کے نشے میں چور کسی غریب کی دنیا تباہ کرنے سے پہلے ہزار بار سوچے گا _____
وہ شخص ولی کی طرف دیکھتا سوچنے لگا _____
www.kitabnagri.com

تو از لان کے انجام کا وقت آپہنچا _____ ایک بیٹا ہی اپنے باپ کو کڑی سزا دے گا _____ اس شخص نے ولی شاہ کی
طرف دیکھا جو کہ تینتیس سالہ ایک مشہور بزنس ٹائیکون تھا مگر درحقیقت وہ جرم کی دنیا کا بے تاج بادشاہ
تھا _____

ولی شاہ _____ جو آزر اور از لان جیسوں کی عبرتناک موت بننے والا تھا



Posted On Kitab Nagri

ولی شاہ کی کہانی اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب نور شاہ پہلی بار امید سے تھی کار ایکسٹنٹ میں اس کی جان پر بن آئی تھی مگر اس نے پھر بھی ایک بچے کو جنم دیا جو کہ کمزور ہونے کے باعث انکو بیٹر میں تھا مگر آزر شاہ نے بڑی مکاری سے اس بچے کو اٹھوا کر یتیم خانے میں بھیج دیا۔۔۔ نور شاہ اور از لان کو بتایا گیا کہ ان کا بچہ مردہ تھا

آزر شاہ ایک روز اور فینج گیا تو از لان شاہ اس کا پیچھا کرتے وہاں پہنچا جہاں آزر شاہ اس بچے کا علاج کروا رہا تھا از لان کے استفسار پر آزر نے ایک جھوٹی کہانی اسے سنائی

آزر کے مطابق یہ بچہ آزر کی غلطی تھا از لان شاہ نے آزر کو اس روز بہت مارا پیٹا۔۔۔ از لان شاہ بھلے ہی درندہ تھا مگر وہ زانی نہیں تھا اسے زانیوں سے نفرت تھی اس نے ایک حقارت بھری نظر آزر پر ڈالی اور اس کو وہیں چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔

آزر کے جھوٹ نے ازلان کو اس کی اولاد سے دور کر دیا۔

یوں وہ بچہ ایک یتیم خانے میں پلتا رہا جب وہ چار سال کا ہوا تو اسے ایک شخص اپنے ساتھ چائلڈ لیبر کے لئے لے جاتا تھا۔ چار سال کا بچہ جسے کوئی سمجھ نہیں ہوتی وہ معصوم بچہ سڑک پر بیٹھا لوگوں سے بھیک مانگنے پر مجبور تھا جب ایک روز اس بچے کو ولی خان نے دیکھا تو جانے کیا بات تھی اس بچے کی نور سے مشابہت یا پھر خون کی کشش۔ جو بھی تھا ولی خان اس بچے تک پہنچا اور اسے اس شخص سے خرید لیا

ولی خان نے اس بچے کو آؤن کیا اس نے اس بچے کو اپنے ایک جاننے والے کو سونپا اور اس کی تمام ذمہ داری خود اٹھائی

Posted On Kitab Nagri

لٹل بوائے __ آپ کا نام کیا ہے؟ ولی خان نے محبت سے اس بچے سے پوچھا

معلوم نہیں __ سب چھوٹو بولتے __ بچے نے معصومیت سے جواب دیا

تمہیں کیا نام پسند ہے؟؟ ولی نے اس سے استفسار کیا

آپ کا نام کیا ہے؟ لڑکے نے الٹا سوال کیا تو ولی نے مسکراتے ہوئے اسے نام بتایا __

ٹھیک ہے آج سے میرا نام بھی ولی ہو گا __ ولی خان نے آگے بڑھتے محبت سے اسے بوسہ دیا __

ولی شاہ، ولی خان کی شفقت کے سائے تلے پلا __ ولی شاہ کی تربیت اس کی عادتوں سے جھلکتی تھی

ولی خان بظاہر اور درپردہ کتنے بچوں کا امین تھا کتنے معصوم بچوں کے جینے کی وجہ تھا کتنی عزتوں کا محافظ تھا یہ بات تو رجا میر کو اس وقت معلوم ہوئی جب ولی خان کی موت کی خبر پورے شہر میں پھیلی

تیمور ولی خان اور احمد خان کے بعد ایک اور بچہ تھا جو ولی خان کی باپ جیسی شفقت کے سائے میں پل رہا تھا مگر وہ اس سائے سے محروم ہو گیا __

وہ بچہ اس وقت تیرہ سال کا تھا اور ولی کی موت کے بعد وہ غلط باتوں میں گیا __

Posted On Kitab Nagri

ولی شاہ کو تین سال تک اس کے باس نے ٹریننگ دی اور اس سے کئی قتل کروائے۔ ولی شاہ نے سولہ سال کی عمر میں جیل کاٹی۔ اس کا فقط ایک مقصد تھا ولی خان کے قاتل کو اس کے انجام تک پہنچانا۔ ولی خان کے قتل کے معاملہ کو کسی طرح رفع دفع کیا گیا تھا اور ویسے بھی اس ملک میں قانون امیروں کے لئے تھا غریب کی موت پر لوگ صرف افسوس کرتے ہیں۔ عدالتیں غریب کے قتل پر انصاف مہیا نہیں کرتیں

جیل سے واپسی پر وہ اس اور فینج گیا اور وہاں اپنی دہشت سے اس نے اپنا ریکارڈ نکلوایا۔ کچھ تفتیش کے بعد اسے معلوم ہوا کہ وہ اس ملک کے مشہور بزنس ٹائیکون از لان شاہ کا بیٹا ہے۔

از لان شاہ کے بارے میں یہ بات سارا شہر جانتا تھا کہ وہ زانی نہیں ہے اور ولی شاہ اس بات پر حیران تھا کہ وہ اس کی جائز اولاد تھا مگر از لان شاہ نے اُسے اور فینج کیوں پھینکا۔ یوں ولی شاہ کا از لان شاہ سے پہلا تعارف ہوا اور ایک بیٹا اپنے باپ سے نفرت کی دہلیز پر قدم رکھ چکا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



آؤ شہزادے۔۔۔ آج کافی دنوں کے بعد آئے۔ جیل یا تراس کیسی رہی پھر؟؟ ولی شاہ کا باس ٹیبل پر ٹانگیں رکھے کرسی پر بیٹھا جوا کھیل رہا تھا جب ولی شاہ کو دیکھ اس سے مخاطب ہوا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ولی شاہ اس کو نظر انداز کرتا شراب کی بوتل اٹھائے ڈھکن کھولتے اسے منہ سے لگانے لگا جب ایک سحر انگیز آواز اس کے کانوں میں گونجی

ولی___ کبھی بھی زندگی میں ایسا کام مت کرنا کہ آپ کو مجھ سے نظریں چرائی پڑیں___ ولی خان کی نصیحت اس کے کانوں میں گونجی تو وہ پھیکی مسکراہٹ اس کے لبوں پر آئی اور ولی شاہ نے شراب کی بوتل اٹھا کر زمین پر دے ماری___

کیا ہوا ولی___؟؟ اس کے قریبی دوست نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا ایک آگ ہے میرے اندر جو سب کچھ جلا کر راکھ کر دے گی___ ولی شاہ نے آنکھیں زور سے میچتے جواب دیا___

ملک تین سال ہو گئے مجھے تمہارے پاس رہتے ہوئے میرے بابا کے قاتل کا بھی تک نام نہیں بتایا تم نے؟ ولی شاہ نے ایک امید بھری نظر سے اس شخص کی طرف دیکھا

میں فی الحال تمہیں دبئی بھیج رہا ہوں چار سال وہاں رہو گے تم___ چار سال بعد میں تم سے وعدہ کرتا ہوں ولی خان کے قاتل کا نام اور ایڈریس تمہیں مل جائے گا___

اس شخص نے ولی شاہ کے سامنے شرط رکھی ولی شاہ کچھ سوچتے ہوئے اس کی بات مانتے دبئی چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

دہلی میں اسے انڈر ورلڈ کے ڈان سے ملوایا گیا جس کی صحبت میں چار سال اس نے جرائم کرنا اور پھر بڑی صفائی سے ان جرائم کو پوشیدہ کرنا سیکھا۔

چار سال بعد وہ واپس آیا اور ملک سے وہی سوال کیا جس پر ملک نے اسے از لان شاہ، آزر شاہ اور ولی خان کے پورے خاندان کے بارے میں ایک ایک بات بتائی جسے سن کر ولی شاہ کا خون کھول اٹھا اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ از لان شاہ اس کے بابا کا قاتل ہو سکتا ہے۔

ولی شاہ کو ولی کے قتل کی ویڈیو دکھائی گئی جسے دیکھنے کے بعد وہ تڑپ اٹھا اتنی اذیت اس کے بابا نے سہی تھی ولی شاہ نے اپنی جیب سے ریو اور نکال کر اپنے باس کے سینے میں چھ کی چھ گولیاں چلائیں۔ وہاں موجود ہر شخص حیران ہو اسب کی زبانوں پر ولی شاہ کی دہشت کے سبب قفل لگ گئے۔ ولی شاہ ایک نظر سب پر ڈال کر آہستہ قدم اٹھاتا آگے بڑھا اور باس کی سیٹ پر خود قابض ہوا۔

کان کھول کر سن لو سب آج سے اس جگہ کا ڈان میں ہوں۔ ولی شاہ۔ یہاں وہی ہو گا جو میں چاہوں گا۔

یوں ولی شاہ ان جرائم کی دنیا میں مکمل طور پر قدم رکھ چکا تھا اس کا مقصد از لان شاہ کی بربادی تھا اور اس کے لئے صحیح وقت کے انتظار میں تھا۔



Posted On Kitab Nagri

دلاور ملک اور ولی شاہ کی کاروباری دوستی کی وجہ سے دلاور ملک اکثر ولی کے پاس آتا تھا۔

یارر ولی تمہارے نام سے بہت انسیت ہے مجھے ایک شخص کی یاد دلا دیتا یہ نام ولی شاہ جو کہ ہسٹل ہاتھ میں لیے سامنے رکھی بوتلز کا نشانہ لے رہا تھا مسکراتے ہوئے دلاور کی طرف دیکھتے بولا

کون شخص یاد آتا تمہیں میرے نام سے؟ ولی نے نا سمجھی سے پوچھا۔

تھا ایک شخص عزتوں کا محافظ۔

ولی خان اس سے پہلے کہ دلاور اپنی بات مکمل کرتا ولی شاہ کے ٹوکنے پر اس کی طرف حیرانگی سے دیکھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم کیسے جانتے اس کو؟؟ دلاور ملک نے پوچھا۔

بابا ہے میرا ولی شاہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور وہاں بیٹھے ہر شخص نے پہلی بار اس کو مسکراتے دیکھا۔

مگر اس کا تو بیٹا تھی دلاور ملک نے ہچکچاتے بولا دلاور ملک ولی شاہ سے بہت ڈرتا تھا

Posted On Kitab Nagri

چار سال کا تھا ایک اور فینج سے اٹھا کر لائے تھے مجھے اپنا نام دیا ان کی موت کے بعد آج جو بھی ہوں فقط ایک مقصد کے تحت ہوں کہ ان کو بے دردی سے مارنے والے کی نسلیں اُجاڑوں گا ___ ولی شاہ کے سرد اور ٹھوس لہجے نے دلاور ملک کو حیران کر دیا ___

دلاور ملک نے تیمور کے بارے میں سب بتایا تو ولیاں شاہ نے تیمور اور احمد کی تمام ذمہ داریاں خود اٹھائیں ___

تیمور ولی خان جو کہ پہلے ہی ملک کے احسانوں تلے ڈوبا تھا اس نے خود بھی پارٹ ٹائم جاب شروع کی ___ رجاء میر نے میر حاکم کے بزنس کو سنبھالا اور تیمور جیسے ہی اپنے پیروں پر کھڑا ہوا اس نے ساری ذمہ داری خود اٹھالی اور میر حاکم کے بزنس کو بلندیوں تک پہنچایا

نفرت اور انتقام کی آگ میں جلتا تیمور ولی خان ملک سے کیا وعدہ نبھانے کے لئے جرم کی دنیا میں قدم رکھ چکا تھا اس کا ماننا تھا کہ اسے از لان کا مقابلہ کرنے کے لئے دولت نہیں بلکہ پاور کی ضرورت ہے اور وہ پاور اسے ایک ہی صورت مل سکتی تھی وہ دلاور ملک کا خاص بندہ بن چکا تھا مگر ولی شاہ کو اس کا یہ فیصلہ ہرگز پسند نہ تھا ___



نور شاہ خود کو ولی اور انشراح کا مجرم سمجھتی تھی اس کے دل و دماغ پر یہ بات بہت بری طرح اثر کر چکی تھی ___ کسی پل سکون نہیں مل رہا تھا پھر اس نے اپنے لیے سکون ڈرگز کی صورت میں ڈھونڈا ___

Posted On Kitab Nagri

پہلی بار ڈرگزی پر یا ہاتھ میں لیتے وہ بہت کانپی تھی مگر جب اس نے وہ ڈرگزا اپنے ناک کے قریب لے جا کر سو گئے تو ایک سکون کی لہر اس کے دماغ اور دل کو بھلی لگی۔

یوں وہ آہستہ آہستہ ڈرگزی عادی ہونے لگی۔ از لان شاہ اُس کے جسم کو تسکین کے لئے حاصل کرتا مگر ہر بار نور کے نفرت بھرے الفاظ سننا وہ پیچھے ہٹ جاتا۔
از لان شاہ نور کو دلدل میں دھنستا دیکھ بہت بے بس تھا اس کے پاس کوئی حل نہیں تھا نور کو اس تکلیف سے نکالنے کا۔

نور شاہ کو انا نیتہ شاہ سے بھی نفرت ہونے لگی اسے وہ بچی اپنے پاؤں کی زنجیر لگی جو اسے از لان کے ساتھ باندھے ہوئے تھی اسے انا نیتہ کے معصوم چہرے سے نفرت تھی۔

اننا نیتہ شاہ ملازموں اور از لان کے آسرے پر پلی تھی۔ نور شاہ نے ڈائری لکھی جہاں اس نے اپنے بھائی سے محبت کا اظہار کیا۔

اس نے کبھی اپنے بھائی کو اس ڈائری میں لالہ کہہ کر مخاطب نہیں کیا اور یہی وجہ تھی انا نیتہ شاہ نے جب وہ ڈائری پڑھی تو اسے اپنی ماں کا کردار مشکوک لگا۔

Posted On Kitab Nagri

انائیتہ شاہ ولی خان سے نفرت کرنے لگی یہ جانے بغیر کہ ولی خان تو انائیتہ شاہ کا محسن تھا ___ ولی خان اس کہانی کا وہ واحد کردار تھا جو بے وجہ مارا گیا ___ از لان نور اور نشاء کی کہانی میں سب لوگ کہیں نہ کہیں قصور وار تھے مگر ولی خان وہ واحد ہستی تھا جسے ہمیشہ دوسروں کے کیے کی سزا دی گئی ___ اگریوں کہا جائے کہ محبت کے اس تماشے میں ولی خان ایک مظلوم کردار تھا تو یہ غلط نہیں تھا ___



وقت کا کام تھا گزرنا چاہے اچھا ہو یا برا، گزر ہی جاتا ہے ___ از لان شاہ پچھتاؤں کی گہرائی میں دھنستا جا رہا تھا اسے ایک ایک کر کے ہر زیادتی یاد آنے لگی تھی ___ انائیتہ شاہ اپنی ماں کی محبت اور شفقت کے لئے ترستی رہی مگر اسے وہ محبت نہ مل سکی ___ از لان شاہ کی پہلی ترجیح انائیتہ شاہ بن چکی تھی مگر آج بھی وہ نور کا دیوانہ تھا اس نے نور کو پانے کے لئے ایک دنیا برباد کی تھی ___ اس نے نور کو خود تک محدود کرنے کے لئے اس سے سارے رشتے چھین لیے وہ اس کہانی کا سب سے مضبوط کردار تھا جسے محبت نے انسان سے وحشی جانور بنایا مگر اس نے اپنی محبت کو ہر بار دھتکارے جانے کے باوجود موقع دیا ___



Posted On Kitab Nagri

تیمور ولی خان اور انانایتہ شاہ آج آؤٹنگ کے لئے گھر سے نکلے تھے تیمی کا معمول بن چکا تھا وہ ہر ویک اینڈ پر انا کے ساتھ وقت گزارتا تھا۔ انا اس کی بیوی تھی اس کے بابا کی خواہش تھی وہ انا کو اس دشمنی سے دور رکھنا چاہتا تھا

خان ___ آپ کو معلوم ہے آپ اس دنیا کے وہ واحد شخص ہیں جسے دیکھتے ہی میں ارد گرد کی دنیا سے غافل ہو جاتی ہوں

ایسا کیوں ہے بی ڈول؟؟ تیمور نے انا کی طرف دیکھتے پوچھا

کیوں کہ مجھے آپ سے شدید محبت ہے خان _____ آج انا یمتہ شاہ نے تیمور سے بلا خوف اظہار محبت کیا تھا _____

لوگ کہتے ہیں کہ عورت اظہارِ محبت میں پہل کرتی اچھی نہیں لگتی یہ اس کی نسوانیت کے خلاف بات ہے۔ جبکہ میرا ماننا ہے کہ عورت اگر کسی مرد سے محبت کرتی ہے تو اس مرد کو یہ بات ضرور بتائے۔ محبت کسی کی میراث نہیں ہوتی یہ کبھی بھی کسی کو بھی کسی سے بھی ہو جاتی ہے۔ محبت کے لئے فقط دو وجود ہونا ضروری ہیں اور جب ایک وجود کو دوسرے وجود سے محبت ہو جائے تو اسے چاہیے کہ بلا جھجک اس بات کا اعتراف کرے

Posted On Kitab Nagri

انا بولتے بولتے اپنا سانس پھلا چکی تھی

تیمور انا کی بات پر حیران ہوتا اس سے گویا ہوا۔

تم جانتی ہی کیا ہو محبت کے بارے میں؟

دل سے ہوتے ہوئے روح میں اتر جانا تم نے سیکھا ہی کہاں ہے؟؟
میں نے کبھی تم سے محبت کے موضوع پہ بات نہیں کی مگر
آج جب میرا وجود بے حسی اور نفرت انتقام سے شل ہو رہا ہے تو میں بھی اپنے وجود کو محبت کی تپش میں پگھلانا
چاہتا ہوں بے بی ڈول۔ تیمور ولی خان انا کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے خود سے قریب کرتا بولا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں تمہیں محبت کا راز بتاتا ہوں۔
یہ جاذبیت مانگتی ہے جیسے پانی میں نمک۔

یہ ایک تائی مانگتی ہے میں تم میں جذب ہونا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ لوگ جب تم سے بات کریں تو ان کو
میں نظر آؤں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم پورے کی پورے میری ہو جاؤ۔ تم انا نیتہ شاہ نہیں تیمور ولی خان بن
جاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

تیمور ولی خان ایک ایک لفظ کا سحر چھوڑتا انا کو ہر چیز سے غافل کر چکا تھا _____

بتاؤ کیا اب بھی تمہیں محبت ہے؟ تیمور نے انا سے سوال کیا

انا نیتہ شاہ کی خاموشی پر تیمور مسکراتے ہوئے بولا _____

ہے عشق نہیں آسان بے بی ڈول

ایک آگ کا دریا اور ڈوب کر جانا ہے

تیمور اس کی کمر سے ہاتھ نکالتا واپسی کے لئے جیسے ہی مرا انا نیتہ نے اسے پیچھے سے بھاگتے ہوئے ہگ کر لیا _____

میں اس آگ کے دریا میں ڈوبنا چاہتی ہوں خان _____ انا کی بات سنتے تیمور کے دلکش ہونٹوں پر مسکراہٹ کھل اُٹھی _____

کسی نے یہ منظر بہت غصے اور سرد نظروں سے دیکھا تھا _____

Posted On Kitab Nagri

تیمور جیسے ہی انا کو چھوڑتا شاہ ہاؤس کے گیٹ سے باہر نکلا ایک زہریلی نظر اس نے ازلان پر ڈالی اور بنا اس سے ملے گاڑی آگے بڑھاتے چلا گیا۔

وہ ابھی راستے میں ہی پہنچا تھا کہ ایک گاڑی نے اس کو کراس کرتے ہیچ سڑک میں اس کا راستہ روکا

ڈیم اٹ__ ہودا ہیل آریو__ تیمور جو غصے سے گاڑی سے نکلا سامنے ہی گاڑی کے بونٹ پر ولی شاہ کو دیکھتے
ششدر ہو گیا ،

ولی شاہ جو کہ سگریٹ دانتوں میں دبائے ایک ادا سے شلوار قمیض اور کندھوں پر چادر ڈالے بیٹھا تھا تیمور کو دیکھتا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا

www.kitabnagri.com

اس سے پہلے کہ تیمور کچھ بولتا ولی شاہ نے ایک تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا۔

انا نیتہ شاہ سے دور رہو _____ دس ازمانی لاسٹ وار ننگ _____ ولی شاہ نے ایک ایک لفظ چباتے کہا

Posted On Kitab Nagri

آپ کی بہن کو مجھ سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا بے فکر رہیں۔۔۔ تیمور نے بھی ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا۔

کیا؟؟ تم کیسے جانتے مجھے؟؟ ولی شاہ نے حیرانگی سے استفسار کیا۔

میں آپ کو کیسے نہیں پہچان سکتا مجھے آپ سے اپنی پھپھو ماما کی خوشبو آرہی ہے۔۔۔ تیمور یہ کہتے ہی ولی شاہ سے لپٹ گیا۔۔۔ ولی شاہ ساکت کھڑا رہا

انائیتہ شاہ سے دور رہو دس ازمانی لاسٹ وارنگ _____ ولی شاہ نے ایک ایک لفظ چباتے کہا _____

آپ کی بہن کو مجھ سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا بے فکر رہیں۔۔۔ تیمور نے بھی ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا

کیا؟؟ تم کیسے جانتے ہو مجھے؟؟ ولی شاہ نے حیرت سے استفسار کیا۔

میں آپ کو کیسے نہیں پہچان سکتا مجھے آپ سے اپنی پھپھو ماما کی خوشبو آرہی ہے۔۔۔ تیمور یہ کہتے ہی ولی شاہ سے لپٹ گیا۔۔۔ ولی شاہ ساکت کھڑا رہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ولی شاہ جو بے حس و بے حرکت کھڑا تھا جانے کس احساس کے تحت اپنے بازوؤں کا حصار تیمور کے گرد باندھ چکا تھا ایک آنسو اس کی پلکوں کی باڑ توڑتا اس کے خوبصورت چہرے پر دکھائی دیا اس سے پہلے کہ مزید آنسو نکلتے وہ زور سے آنکھیں میچتا روک چکا تھا

تیمور ولی خان نے اپنے دل کا سارا بوجھ ولی شاہ کے سامنے ہلکا کیا ولی شاہ کی صورت میں اسے بڑا بھائی ملا تھا تیمور ولی خان جو دنیا سے اپنا درد چھپائے رکھتا تھا ولی شاہ کے سامنے سب کچھ عیاں کر چکا تھا

ولی شاہ نے اُسے اپنی اور ولی خان کی پہلی ملاقات سے لے کر اب تک کے حالات سے آگاہ کیا _____ تیمور ولی خان کے دل میں ازلاں شاہ کے لئے نفرت مزید بڑھ گئی _____



تیمور ولی خان کافی وقت ولی شاہ کے ساتھ گزار کر جیسے ہی خان ولا میں قدم رکھتا ہے سامنے ہی رجا میر کو یہاں سے وہاں بے چینی سے ٹہلتے دیکھ کر مسکرا اٹھا

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

اُسے اس عورت سے شدت سے محبت تھی وہ اس عورت کا احسان مند تھا بلکہ مقروض تھا اس عورت نے ولی
خان سے محبت کا حق ادا کیا تھا۔ اُس نے ولی کے مرنے کے بعد اس کے بزنس اور بچوں کو اس طرح سنبھالا
کہ ساری جوانی اس کے ساتھ وفا کرتے گزار دی۔ یہ عورت دنیا کی عظیم عورت تھی۔
تیمور ولی خان مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا اور اس کے ہاتھ تھام کر عقیدت سے بوسہ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

رجاء میر نے ایک گہرا سانس لیا اور تیمور کی پیشانی پر بوسہ دیتی پاس رکھے صوفے پر بیٹھی
تیمور ولی خان اس کے قدموں میں بیٹھا اس کے ہاتھ تھامے بولنے کا منتظر تھا۔

ازلان شاہ کی فیکٹری کو آگ تم نے لگائی تھی۔ رجا میر نے کھوجتی نظروں سے تیمور کی طرف دیکھا۔

آپ کو کیا لگتا ہے؟؟ تیمور نے بھی الٹا سوال کیا۔

تم ولی خان کا خون ہو تم ایسی گری ہوئی حرکت نہیں کر سکتے۔ رجا میر کی آنکھوں میں ایک یقین تھا ایک مان
تھا جو ہال میں داخل ہوتی انشراح میر کی نظر سے پوشیدہ نہ رہ سکا۔

تو پھر آپ کا مان جیت گیا۔ تیمور ولی خان نے یہ حرکت نہیں کی۔ یہ حرکت ازلان شاہ کے اپنے ہی خون
نے کی ہے۔ تیمور ولی خان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مطلب؟؟ رجا میر نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا

ولی شاہ۔ ازلان شاہ کا بیٹا۔ نہیں بلکہ میرے بابا کا بیٹا۔ اور پھر تیمور نے رجا میر اور انشراح کو سب کچھ
من و عن بتایا جسے سن کر وہ دونوں روئیں۔

Posted On Kitab Nagri

اُف ولی خان تم کیا چیز تھے؟؟ تم تو نجات دہندہ تھے ___ کاش تم اپنی بہن کو اس ظالم سے بچا لیتے ___ رجاء میر کے لہجے میں درد چھپا تھا جسے حمزہ احمد نے بڑی شدت سے محسوس کیا ___

تیمور کو رجاء کے قدموں میں بیٹھے دیکھ اس کے دل میں کچھ ٹوٹا تھا ___
اُس کے دل نے شدت سے خواہش کی تھی کہ وہ بھی ایسے ہی ایک روز اپنی ماما کے قدموں میں بیٹھا ان کے ہاتھوں کا بوسہ لے سکے ___

رجاء میر حمزہ احمد کے لئے کوئی احساس نہیں رکھتی تھی اسے حمزہ سے اگر محبت نہیں تھی تو وہ اس سے نفرت بھی نہیں کرتی تھی وہ حمزہ احمد کے معاملے میں بے بس تھی حمزہ احمد ایک بار اپنی ماما کو جھنجھوڑ کر ان سے پوچھنا چاہتا تھا کہ ماما اس سب میں میرا کیا قصور تھا؟؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خطا مرد اور عورت کی ہوتی ہے سزا اس معصوم جان کو کیوں دی جاتی ہے؟ کیا حمزہ احمد نے آزر شاہ سے یہ کہا تھا کہ وہ اس کی ماں کے ساتھ اس قدر بد سلوکی کرے؟؟ اس کی ماں کو کہا کہ وہ اسے دنیا میں لے کر آئے؟؟ اس سب میں وہ تو بے قصور تھا پھر اسے یہ سزا کیوں دی گئی؟ اسے اپنی ماما سے دور کیوں رکھا گیا؟؟

Posted On Kitab Nagri

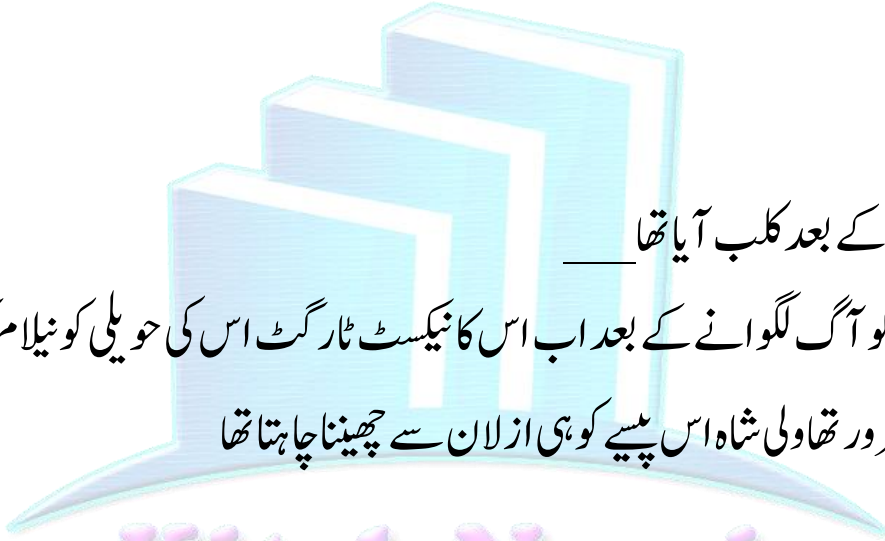
رجاء میر جو ولی خان اور اس کے بچوں کی کہانی میں ایک مسیحا تھی خیر خواہ تھی وہ اپنے ہی بیٹے حمزہ احمد کی کہانی میں ایک ظالم ماں تھی ___ بھلا ماں بھی کبھی ظالم ہوتی ہے؟؟ یہ ایک سوال تھا جو حمزہ احمد رجاء میر سے کرنا چاہتا تھا ___

حمزہ احمد اٹے قدموں واپس چلا گیا ___



ولی شاہ آج کافی دنوں کے بعد کلب آیا تھا ___

ازلان شاہ کی فیکٹری کو آگ لگوانے کے بعد اب اس کانیکسٹ ٹارگٹ اس کی حویلی کو نیلام کرنا تھا ___ جس پیسے پر ازلان شاہ کو غرور تھا ولی شاہ اس پیسے کو ہی ازلان سے چھیننا چاہتا تھا



ابھی وہ کلب میں ایک کارنر میں بیٹھا کسی سے میٹنگ میں مصروف تھا جب وہ اُسے آتی دکھائی دی وہ کتنی ہی دیر مہبوت سا اُسے دیکھتا رہا

اُس نے جلدی سے میٹنگ ختم کی مگر اس کا سارا دھیان اس کی طرف ہی تھا ___ کافی دیر تک وہ عورت بار چیئر پر بیٹھی ارد گرد دلچسپی سے دیکھتی رہی جب ایک شخص اس کی مٹھی میں ایک چیز دے کر چلا گیا ___ اس شخص کی یہ حرکت ولی شاہ سے پوشیدہ نہ رہ سکی

Posted On Kitab Nagri

ولی شاہ اس شخص کے جاتے ہی میٹنگ کو ختم کرتا اس عورت کی طرف ایک ٹرانس کی کیفیت میں بڑھا
اُس کے قریب پہنچتے ہی وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا اور اُس کے دونوں ہاتھ تھامتے اس سے غیر
محسوس انداز میں نشے کی پُریالیتا ایک زہریلی نظر ویٹر پر ڈالتا اس عورت کو اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھائے کلب
سے لے گیا۔

مجھے صبح تک اس کلب کو آگ میں جلتا دیکھنا ہے ڈیوڈ۔ ولی شاہ اپنے کسی ساتھی کو حکم دیتا اس وجود کو بازوؤں
میں اٹھائے گاڑی کی طرف بڑھا۔

اُسے گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر لٹا کر اس نے ایک زہر خند نظر اس کلب کی طرف ڈالی۔

اس کا ساتھی ڈیوڈ حیران پریشان سا اس کے حکم پر عمل کرنے لگا۔
دوسری جانب وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا کتنی ہی دیر نشے میں مدہوش اس عورت کو دیکھتا رہا۔

ولی خان کے بعد میرے دل میں آج سے پہلے اس قدر محبت اور عقیدت کسی کے لئے نہیں جاگی۔ محبت
میرے لئے فقط بکو اس جذبہ تھا مگر آپ کو پہلی نظر دیکھنے کے بعد میری کیفیت بدل گئی ماما۔

Posted On Kitab Nagri

اس دنیا میں محبت کا وجود ہے۔۔۔ ہاں محبت ہے۔۔۔ ایک بیٹے کو اپنی ماں سے۔۔۔ مجھے آپ کے وجود سے محبت ہے۔۔۔ ماما۔۔۔ میں آپ کے لمس کو سالوں سے ترسا ہوں۔۔۔ ماما۔۔۔ میں آپ کو اس قید سے نکال کے رہوں گا اور قسم ہے مجھے آپ کے ایک ایک آنسو کی آپ کو اس حال تک پہنچانے والے ازلاں شاہ کو برباد کر دوں گا

ازلان شاہ نے اب تک آپ کی محبت میں لوگوں کو تباہ کیا ماما _____ میں ازلان شاہ کا بیٹا آپ کی محبت میں پورے شاہ ولا اور اس کے مکینوں کی جڑیں اکھاڑ کر رکھ دوں گا _____ اُس جانور کو برباد کر دوں گا _____ بابا کی موت، حمزہ کی یتیمی، انشراح میر اور رجا میر کی بیوگی ہر چیز کی زمہ دار ہوناں آپ _____ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا بٹ ماما آئی سٹل لو پو مور _____

ولی شاہ کی آنکھوں میں آنسو تھے جو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے ایک آگ اس کے اندر تھی جو از لان شاہ کو تباہ کرنے والی تھی

وہ ازلاں شاہ کا بیٹا تھا جس نے نور خان کی محبت میں انسانیت سے حیوانیت کا سفر کیا جانے اب ولی ازلاں شاہ نور کی محبت میں کس حد تک جانے والا تھا

Posted On Kitab Nagri

نور شاہ جانے کیسی عورت تھی اس قدر خوش نصیب کے اس سے جنون کی حد تک محبت کرنے والا شوہر تھا مگر بد نصیب اس قدر کہ اس شوہر نے اسے ہر رشتے سے محروم کر دیا۔

یہی حال ولی شاہ کا تھا جو اپنی ماں اور اپنے محسن ولی خان کا بدلہ لینے کے لئے نور شاہ کو ایک بار پھر خالی ہاتھ کرنے والا تھا۔



آپ نے مجھے بلایا آئی؟؟ تیمور ولی خان جو ابھی ابھی آفس سے گھر آیا تو ملازم نے اُسے رجاء کا حکم نامہ سنایا وہ بھاگتا ہوا رجاء کے کمرے میں پہنچا۔

ہاں تیمی مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔ رجاء میرے تیمور ولی خان سے کہا

تیمی میں چاہتی ہوں کہ تم انا نیتہ کو چھوڑ دو۔ رجاء میرے نظریں چراتے کہا۔

واٹ؟؟ آئی آپ ایسا کیسے بول سکتی؟؟ انا نیتہ میری بیوی ہے۔ تیمور نے یکدم چیختے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تمہاری بیوی نہیں تمہارے باپ کے قاتل کی بیٹی ہے یہ بات مت بھولو تیمور ولی خان ___ رجا میر نے بھی
چنختے ہوئے کہا ___

اس میں بے بی ڈول کا کوئی قصور نہیں ہے ___ تیمور نے ٹھوس لہجے میں کہا ___

قصور تو ولی کا بھی نہیں تھا ___ قصور تو میرا بھی نہیں تھا تیمور ___ قصور تو نور ولی خان کا بھی نہیں تھا ___
میرے احمد کا کیا قصور تھا؟؟ رجا میر نے آج پہلی بار احمد کا ذکر کیا ___

مجھے میرے احمد کے خون کا بدلہ چاہیئے ___ رجا میر روتے ہوئے زمین پر بیٹھتی گئی ___

تیمور ولی خان نے بے بسی سے رجا میر کی طرف دیکھا ___ اُس کی آنی اُسے بے بی ڈول سے دور جانے کا بول
رہی تھی وہ یہ بات کیسے برداشت کرے گا ___ وہ اُس سے اُس کی دنیا چھین رہی تھی ___

مگر تیمور ولی خان بھی ولی کا بیٹا تھا اسے دینا آتا تھا وہ خود بھی اب خالی ہاتھ رہنے والا تھا ___ ایک کٹھن فیصلہ وہ
کر چکا تھا ___



Posted On Kitab Nagri

تیمور ولی خان اپنے فارم ہاؤس میں بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا جب اس نے سامنے سے آتی انا نیتہ شاہ کی طرف دیکھا جو کہ سرخ شرٹ اور وائٹ ٹراؤزر میں ملبوس تھی۔

ہائے خان۔ آپ نے مجھے اتنی ایمر جنسی میں بلایا۔ انا نیتہ نے آگے بڑھتے تیمور کے گال سے گال ملایا۔

بے بی ڈول۔ مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔ تیمور ولی خان نے سگریٹ کا کش لگاتے کہا۔ تیمور کی نظریں دھویں کی طرف تھی اور انا نیتہ شاہ کی تیمور کی طرف

آف وائٹ شرٹ جس نے اوپری بٹن کھلے تھے گہری سیاہ آنکھیں جو رتجگے کی چغلی کھا رہی تھیں تیمور کی اس حالت نے انا کو پریشان کر دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں نے سنا ہے کہ تم مجھ سے محبت کر بیٹھی ہو۔ تیمور ولی خان نے انا کی طرف دیکھتے کہا وہ اس کی نظروں کا حصار خود پر محسوس کر چکا تھا ایک چبھن تھی جو اس کے دل کو محسوس ہوئی۔

آپ نے ٹھیک سنا خان۔ مجھے آپ سے محبت نہیں عشق ہے۔ انا نیتہ شاہ نے آج پھر اعتراف محبت کیا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کا ساتھ ہمیشہ باعث سکون رہا ہے
ہم ایک دوسرے سے باہم جڑے ہوئے ہیں میں زمین اور آپ اس پر رکھا ہو کوئی قدم ہیں خان

انانیتہ شاہ کے جنونی انداز پر تیمور ولی خان ایک ٹرانس کی کیفیت میں اس کی طرف دیکھتا ہے
مگر وہ خود کو جلد ہی کمپوز کرتا بولا

کاش تمہارے بارے میں میرے بھی یہی خیالات اور جذبات ہوتے بے بی ڈول
ہوئی تم میرے لئے فقط ایک "کاش" سے بڑھ کر کچھ نہیں ہو
سے بولتا انا کو آسمان سے زمین پر پٹخ چکا تھا

نہیں خان آپ جھوٹ بول رہے ہیں آپ کو بھی مجھ سے محبت ہے
گرتی تیمور کے قدموں میں بیٹھی بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگی

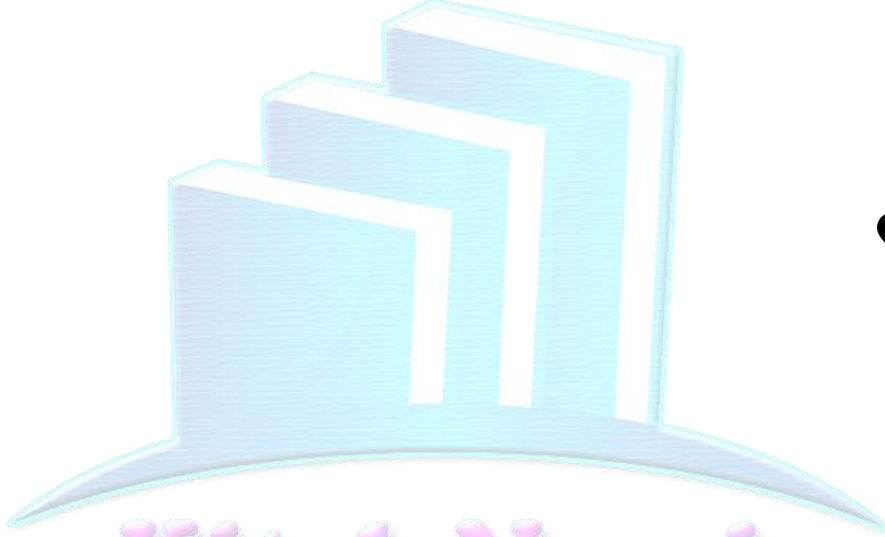
نہیں مجھے تم سے محبت نہیں ہے اب تم جاسکتی ہو یہاں سے تیمور انا سے کہتا لمبے ڈھگ بھرتا اپنے
کمرے کی طرف چلا گیا

اناکتنی دیر یونہی بیٹھی رہی جب ملازم نے اُسے مخاطب کیا

Posted On Kitab Nagri

میم _____ سر نے کہا ہے کہ آپ کو گھر تک چھوڑ دوں چلیں _____ اس نے انا نیتہ کو خیالوں کی دنیا سے نکالا وہ سر ہلاتی وہاں سے چلی گئی _____

گھر آتے ہی اس کی حالت دیوانوں کی طرح ہوئی _____ وہ دیوانوں کی طرح روئی چیخی مگر اس کی پکار سننے والا کوئی نہیں تھا _____



2 ہفتے بعد

پارٹی اپنے عروج پر تھی۔ ہر طرف خوشی کا سماں تھا۔ وہ وہاں مجبوراً رکھا تھا اُسے جلد از جلد وہاں سے واپس جانا تھا۔ آج اس کی ملائشیا کے لئے فلائٹ تھی۔ اس نے عہد کیا کہ اب کبھی پاکستان نہیں آئے گا۔

وہ ابھی انہی سوچوں میں غلطاں تھا جب بلڈ ریڈ فیری سٹائل پاؤں کو چھوتی میکسی زیب تن کیے، کانوں میں جھمکے پہنے، گردن میں ایک خوبصورت گولڈ کی چین جس کا لاکٹ ڈائمنڈ کا بنا تھا، لمبے بھورے بال اور گہری نیلی آنکھوں والی وہ حسینہ اس کے پیچھے آکر کھڑی ہوئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو بے بی ڈول۔ مگر تمہارے چہرے پر یہ اداسی اچھی نہیں لگ رہی" وہ جو ایک تاریک کونے میں کھڑا سگریٹ پھونک رہا تھا اسے دیکھے بغیر بولا۔

وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگی۔

وہ شاید دنیا کا واحد شخص تھا جو اسے بنا دیکھے اس کی ہر کیفیت سے واقف تھا۔

"اگر میں خوبصورت ہوں تو تم مجھ سے شادی کیوں نہیں کرتے"۔ اس نے آگے بڑھ کر اسے اس کے گریبان سے پکڑ کر سوال کیا۔

نبلی آنکھیں، گہری سیاہ آنکھوں سے ٹکرائی اور کتنے ہی پل وہ ایک اس کی آنکھوں میں گم دنیا جہاں سے بے خبر دیکھتی رہی۔ اس کی گہری سیاہ آنکھوں کے سحر نے سامنے کھڑی اس نازک لڑکی کے دل کی دنیا تہ وبالا کر رکھی تھی۔ وہ دیوانی تھی تیمور ولی خان کی سحر انگیز آنکھوں کی۔ جب اس کی گھمبیر آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

"تم بہت خوبصورت ہو انا نایت شاہ اور بہت اچھی بھی ہو مگر مجھے تیمور ولی خان کو تم سے محبت نہیں ہے"

Posted On Kitab Nagri

انائیتہ کے دل میں درد کی ایک ٹیس سی اٹھی۔۔ آنسو اس کی آنکھوں سے بہنا شروع ہو گئے۔۔

اس نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سامنے جوڑے اور اس کے قدموں میں گر گئی۔

"مجھ سے یہ مت کہو کہ تم مجھ سے محبت نہیں کرتے مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے تیمور۔۔ تم 2 سال سے میرے ساتھ تھے تمہیں محبت نے ہی تو میرے ساتھ باندھے رکھا تھا تیمور۔۔ انائیتہ کی بات سُن کر تیمور کے ہونٹوں پر ایک تلخ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

میں دو سال سے تمہیں اپنی اچھی دوست سمجھ کر تمہارے ساتھ رہا۔ میں نے کبھی تم سے اظہار محبت نہیں کیا۔ انائیتہ شاہ مجھے تم سے ہمدردی ہو سکتی ہے مگر محبت کبھی بھی نہیں ہو سکتی مائنڈاٹ

انائیتہ اس کے قدموں میں گری محبت کی بھیک مانگ رہی تھی انائیتہ کے آنسو اس کے دل پر گر رہے تھے مگر وہ بے حس ظالم شخص آج سفاکی کی انتہا پر تھا۔

یہ وفا کی راہ میں دیکھئے۔۔

میری آرزوؤں کی بندگی۔۔

میں کسی کے قدموں میں گر کے

Posted On Kitab Nagri

بھی نہ کسی کو اپنا بنا سکی

" تیمور خان اپنی بات دہرانے کا عادی نہیں ہے آج سے تمہارے میرے راستے الگ " تیمور خان کے سر دلہجے پر
انا نایتہ شاہ نے اسے سراٹھا کر دیکھا

نہ جانے ان نیلی آنکھوں میں ایسا کیا تھا کہ تیمور خان کی زہرا گلتی زبان خاموش ہو گئی۔
تیمور خان کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تو وہ انا نایتہ شاہ کو اس کے حال پر چھوڑ کر چلا گیا۔

دل بھی آبادھے اک شہر خموشاں کی طرح...

اب یہاں کوئی تماشائے..... نہ تماشائی ہے...

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



پارٹی اپنے عروج پر تھی۔ ہر طرف خوشی کا سماں تھا۔ وہ وہاں مجبوراً رکھا تھا اسے جلد از جلد وہاں سے واپس جانا
تھا۔ آج اس کی ملائشا کے لئے فلائٹ تھی۔ اس نے عہد کیا کہ اب کبھی پاکستان نہیں آئے گا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ابھی انہی سوچوں میں غلطاں تھا جب بلڈ ریڈ فیری سٹائل پاؤں کو چھوتی میکسی زیب تن کیے، کانوں میں جھمکے پہنے، گردن میں ایک خوبصورت گولڈ کی چین جس کا لاکٹ ڈائمنڈ کا بنا تھا، لمبے بھورے بال اور گہری نیلی آنکھوں والی وہ حسینہ اس کے پیچھے آ کر کھڑی ہوئی۔۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو بے بی ڈول۔ مگر تمہارے چہرے پر یہ اداسی اچھی نہیں لگ رہی" وہ جو ایک تاریک کونے میں کھڑا سگریٹ پھونک رہا تھا اسے دیکھے بغیر بولا۔۔

وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگی۔

وہ شاید دنیا کا واحد شخص تھا جو اسے بنا دیکھے اس کی ہر کیفیت سے واقف تھا۔۔

"اگر میں خوبصورت ہوں تو تم مجھ سے شادی کیوں نہیں کرتے"۔ اس نے آگے بڑھ کر اسے اس کے گریبان سے پکڑ کر سوال کیا۔۔

www.kitabnagri.com

نیلی آنکھیں، گہری سیاہ آنکھوں سے ٹکرائی اور کتنے ہی پل وہ ایک اس کی آنکھوں میں گم دنیا جہاں سے بے خبر دیکھتی رہی۔ اس کی گہری سیاہ آنکھوں کے سحر نے سامنے کھڑی اس نازک لڑکی کے دل کی دنیا تہ و بالا کر رکھی تھی۔ وہ دیوانی تھی تیمور ولی خان کی سحر انگیز آنکھوں کی۔ جب اس کی گھمبیر آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔۔

Posted On Kitab Nagri

"تم بہت خوبصورت ہو انانیتہ شاہ اور بہت اچھی بھی ہو مگر مجھے تیمور ولی خان کو تم سے محبت نہیں ہے"

انانیتہ کے دل میں درد کی ایک ٹیس سی اٹھی۔۔ آنسو اس کی آنکھوں سے بہنا شروع ہو گئے۔۔

اس نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سامنے جوڑے اور اس کے قدموں میں گر گئی۔

"مجھ سے یہ مت کہو کہ تم مجھ سے محبت نہیں کرتے مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے تیمور۔۔ تم 2 سال سے میرے ساتھ تھے تمہیں محبت نے ہی تو میرے ساتھ باندھے رکھا تھا تیمور۔۔ انانیتہ کی بات سن کر تیمور کے ہونٹوں پر ایک تلخ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

میں دو سال سے تمہیں اپنی اچھی دوست سمجھ کر تمہارے ساتھ رہا۔ میں نے کبھی تم سے اظہار محبت نہیں کیا۔
انانیتہ شاہ مجھے تم سے ہمدردی ہو سکتی ہے مگر محبت کبھی بھی نہیں ہو سکتی مائنڈاٹ

انانیتہ اس کے قدموں میں گری محبت کی بھیک مانگ رہی تھی انانیتہ کے آنسو اس کے دل پر گر رہے تھے مگر وہ بے حس ظالم شخص آج سفاکی کی انتہا پر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ وفا کی راہ میں دیکھئے__
میری آرزوؤں کی بندگی__
میں کسی کے قدموں میں گر کے
بھی نہ کسی کو اپنا بنا سکی

" تیمور خان اپنی بات دہرانے کا عادی نہیں ہے آج سے تمہارے میرے راستے الگ " تیمور خان کے سر دلچے پر
انایتہ شاہ نے اسے سراٹھا کر دیکھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

نہ جانے ان نیلی آنکھوں میں ایسا کیا تھا کہ تیمور خان کی زہرا گلتی زبان خاموش ہو گئی۔
تیمور خان کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تو وہ انا نیتہ شاہ کو اس کے حال پر چھوڑ کر چلا گیا۔

دل بھی آباد ہے اک شہر خموشاں کی طرح...
اب یہاں کوئی تماشائے محبت... نہ تماشائے محبت...

تیمور شاہ بے بی ڈول کو اس طرح ٹوٹا دیکھ خود بھی بکھر رہا تھا مگر وہ پھر بھی اپنے دل پر پتھر رکھتا سب کچھ
برداشت کرتا رہا کیونکہ اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا

www.kitabnagri.com



جوق در جوق تمناؤں کے دھوکے کھا کر
دل اگر اب بھی دھڑکتا ہے تو حد کرتا ہے

Posted On Kitab Nagri

تیمور ولی خان ہال سے نکل کر سیدھا گاڑی کی طرف بڑھا۔ گاڑی سٹارٹ کرتے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے مگر وہ خود کو ہمت دیتا گاڑی سٹارٹ کر تا چلا گیا۔

راستے میں اُس کی ہمت جواب دے گئی اس کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا تو وہ گاڑی سے نکلا اور سڑک کے بیچ گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے بیٹھ گیا۔ اُس کی سوچوں کا رخ اپنی بے بی ڈول کی طرف تھا،

آہ بے بی ڈول تم ایسا راز ہو جو میں کبھی خود تک نہیں رکھ سکا۔ میں تمہیں چھپا نہیں سکا تم میری آنکھوں سے جھلکتی ہو۔

میری باتوں سے عیاں ہوتی ہو۔

میری آنکھیں ایسی جگہ ہیں جہاں تم راز بن کر عیاں ہوتی ہو میرا راز، راز نہیں رہتا۔

میں کہیں بھی ہوتا ہوں مگر تم کو یاد کرتا ہوں۔ مجھے یوں کھویا ہوا پا کر جب کوئی میری تلاش کی جستجو کرتا ہے تو مجھے تمہارے ساتھ پاتا ہے۔ میری مسکان تمہارے وجود کا عکس ہے۔

www.kitabnagri.com

میری بے چینی دل میں کسی محرم کے ہونے کا پتہ دیتی ہے۔

میں تمہیں کیسے چھپاؤں بے بی ڈول؟؟؟

تم میرے اندر وہ چنگاری ہو جسے میرے اندر ہر قریب بیٹھنے والا محسوس کرتا ہے

تم میری وہ مسکراہٹ ہو جس وجہ سے لوگ مجھے پاگل سمجھتے ہیں۔ دیوانہ سمجھتے ہیں

تم میری وہ خواہش ہو جس نے تمام خواہشیں فراموش کروادیں۔ میرا انتقام دھرے کا دھرا رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

تم وہ حسرت ہو جو پوری نہیں ہوگی تم تیمور ولی شاہ کی وہ کہانی ہو جو مرتے دم تک ادھوری رہے گی _____

تم بے بی ڈول _____ تم تماشائے محبت کا سب سے مظلوم

کردار ہو _____ اور میں سب سے بے بس کردار ہوں _____ میں محبت کو تماشہ بننے نہیں دینا چاہتا ہوں بے بی ڈول _____ میں اب محبت کو فقط محبت کی حد تک رکھنا چاہتا ہوں _____ میں نہیں چاہتا پھر کوئی از لان شاہ محبت میں درندہ بن جائے _____ میں نہیں چاہتا پھر کوئی نور بے بسی کی تصویر بنی نشے کی لت میں پڑ جائے _____

اور پھر کائنات نے دیکھا وہ ظالم شخص جو ابھی کچھ دیر پہلے اپنی بے بی ڈول کا دل توڑ کر آیا تھا اب اس دل کے ٹوٹنے کا ماتم خود سڑک پر بیٹھ کر کر رہا تھا _____ وہ اپنی محبت اپنی بیوی کو چھوڑ کر جانے والا تھا _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



انا یتیم شاہ اس روز کے بعد سے مکمل طور پر چپ ہو چکی تھی اس نے خود کو ایک کمرے تک محدود کر رکھا تھا _____

Posted On Kitab Nagri

اُس کی زندگی کی ساری رونقیں اس کے خان کے دم سے تھیں اس کا خان جاچکا تھا اب رونقیں تمام ہو چکی تھیں۔

ازلان شاہ اناہیتہ کی حالت پر پریشان تھا اُس نے بہت کوشش کی کہ اناہیتہ کی اداسی کا سبب جاننے کی مگر اس بار تیمور ولی خان کی سٹر انگ پوزیشن اور اس کی حاضر دماغی نے ازلان کو اپنے اور انا کے رشتے کی بھنک تک نہ لگنے دی۔

ازلان شاہ اس بات سے بے خبر تھا کہ اس کا بزنس پارٹنر تیمور ولی خان ہی اس کی بیٹی کی اداسی کا سبب ہے۔ ازلان شاہ نے اپنے ڈوبتے بزنس کو بچانے کے لئے تیمور ولی خان کے ساتھ پارٹنرشپ کی تھی وہ بار بار تیمور کے چہرے کو دیکھ کر سوچ میں پڑ جاتا تھا کیونکہ تیمور کا چہرہ ولی سے بہت مشابہت رکھتا مگر آزر نے اس کے شک کو یہ کہہ کر دور کیا کہ وہ بچہ فائنشلی کبھی بھی ان کے مقابل نہیں آ سکتا۔ ازلان شاہ کی کھوجتی نظروں سے پریشان ہو کر تیمور نے اس کا سامنا کرنا چھوڑ دیا تھا وہ تمام میٹنگز میں حمزہ احمد کو بھیجتا تھا اور ہر بار آزر شاہ کا سامنا کرنے کے بعد حمزہ احمد ایک نئی تکلیف سے گزرتا تھا۔



Posted On Kitab Nagri

دوسری جانب تیمور ولی خان ملک چھوڑ کر چلا گیا تھا وہ اب بے بی ڈول کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا _____ وہاں جا کر بھی اسے ایک پل کو سکون میسر نہ ہوا وہ تڑپتا تھا _____ سسکتا تھا مگر اللہ کے علاوہ اس کا کوئی پرسان حال نہ تھا _____ وہ اپنے رب سے اپنے لیے سکون مانگ رہا تھا _____

مجھے کسی سے بدلہ نہیں لینا میرے مالک _____ تو غفور و رحیم ہے جب تو بندے کو لاکھ گناہوں کے باوجود معاف کر سکتا تو ہم انسان کیوں نہیں _____ میرے اللہ مجھے فقط سکون دے دے _____ میرے بابا کے قاتل کو میں نے تیرے رحم و کرم پر چھوڑا _____ تو چاہے تو اسے سزا دے چاہے تو ہمیشہ کی طرح اسے معاف کر دے _____

تیمور نے ہر فیصلہ رب تعالیٰ کی ذات پر چھوڑ دیا تھا اور پھر دنیا نے دیکھا کہ کس طرح وہ زمینی خدا از لیل ہوئے _____ ولی خان کا خون رائیگاں نہیں جانے والا تھا _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



سر _____ میرے پاس آپ کے لئے ایک اہم خبر ہے _____

ہاں بولو _____ از لان شاہ جو کہ اسٹڈی میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا اپنے خاص ملازم کی بات سن کر اس سے مخاطب ہوا _____

Posted On Kitab Nagri

سرفیکٹری کو آگ شٹ سرکٹ بریک ہونے سے نہیں لگی تھی بلکہ ___ اس کے خاص ملازم نے از لان کے ڈر اور دہشت سے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی ___

بلکہ ___؟؟؟ بلکہ کیا؟؟؟ سر وہ آگ کسی نے جان بوجھ کر لگائی تھی ___ اس شخص نے اپنی بات بامشکل پوری کی وہ اپنی متوقع چھترول کا منتظر تھا جب از لان شاہ کی طرف سے خاموشی پر حیران ہوا ___ اسے لگا کہ از لان شاہ چیخے گا چلائے گا مگر یہاں تو بالکل سکوت تھا ___ اس نے جھکا سر اٹھا کر از لان کی طرف دیکھا ___ از لان کا مرکز نگاہ کچھ اور تھا ___

اُس نے از لان کی نظروں کے تعاقب میں دروازے کی جانب دیکھا جہاں نور شاہ سرخ ساڑھی میں ملبوس نک سک سے تیار از لان شاہ کے دل کی دنیا میں ہلچل مچا چکی تھی ___

www.kitabnagri.com

مجھے تم ہمیشہ سے تخیل کا ایک خوبصورت کردار، دلربا شہزادی لگتی ہو کہ جس پر سیاہ گلابی فیروزی ہر رنگ سجتا ہے ___

ہر ادا دلنشین رکھتی ہو ___

Posted On Kitab Nagri



”کیا مجھے معافی نہیں مل سکتی؟؟“

معافی؟؟ کس بات کی معافی؟؟ معافی تو غلطیوں کی مانگی جاتی ہے از لان شاہ اذیتوں کا تو کفار ادا کیا جاتا ہے



آپ کی زندگی میں میری کتنی اہمیت ہے شاہ _____

تم جو پوچھتی ہو اپنی اہمیت مجھ سے تو سنو شاہ من

ایک تم کو جو چرالوں تو زمانہ غریب ہو جائے _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



آپ کا اصل نام کیا ہے؟

از لان شاہ _____

کہا جاتا ہے کہ کبھی کبھی محبت کے لئے مقابل کا ایک جملہ، ایک ادائیہ کافی ہوتی ہے _____

Posted On Kitab Nagri

تصویریں کبھی کسی کا حسن بیان نہیں کر سکتی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

کہا جاتا ہے کہ عادت لگنا محبت ہونے سے زیادہ خطرناک ہے _____

رومانس اور محبت کا آپس میں کیا تعلق ہے؟؟

محبت میں حوس نہیں ہوتی _____

رومانس کیا ہوتا ہے؟ از لان شاہ نے ایک سوال کیا۔

رومانس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ لڑکا، لڑکی ایک دوسرے کو چند کسز کریں اور پھر جسمانی تعلق بنائیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"رومانس تو ایک فیلنگ ہے نور،

یہ انسان کے اندر کا احساس ہے

اپنے محبوب کی ہر بات ماننا،

اس سے ڈھیروں باتیں کرنا، اس کی خوشی میں خوش ہونا، اس کی رضا پر خود کو واردینا، اس کی تکلیف میں اسے سہارا دینا، اس کے لئے اپنے ہاتھوں سے کافی بنانا، اس کے لئے شدید غربت میں گجرے خریدنا _____ اور چوڑیاں

خرید کر اسے پہنانا _____"

Posted On Kitab Nagri

کہیں جارہی تھی شاہ من؟؟ از لان شاہ نے نور کے ہوشربا سراپے کو اپنی نظروں میں بساتے کہا۔۔۔

ہاں ایک کلب میں انوائٹڈ تھی میں۔۔۔ نور نے از لان کو جواب دیا۔۔۔

اُس کلب میں تو آگ لگ گئی ہے نور۔۔۔ از لان شاہ نے گویا نور کے اعصاب پر دھماکہ کیا۔۔۔

آگ؟؟ نہیں۔۔۔ آگ نہیں لگ سکتی۔۔۔ نور شاہ بے یقینی سے از لان شاہ کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔ آنسوؤں کی ایک لڑی اس کی آنکھوں سے بہہ نکلی اور پھر نور کا اپنے آنسوؤں پر اختیار نہ رہا۔۔۔

ملازم کب سے وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔ نور اور از لان اس کمرے میں تنہا تھے جب نور اپنے آنسو پونچھتی غصے اور غم کی کیفیت میں اُٹھی

www.kitabnagri.com

اور ایک تھپڑ از لان کے چہرے پر دے مارا۔۔۔

دوسرا تھپڑ از لان کے چہرے پر مارتے ہی اس نے از لان کا گریبان پکڑ لیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں؟؟؟ شاہ؟؟؟ کیوں کرتے ہو ایسا؟؟؟ مجھ سے ایک ایک کر کے ہر وہ شخص ہر وہ چیز چھین لی جو میرے سکون کا باعث تھی۔۔۔ از لان شاہ ایک وہ کلب ہی تو تھا جہاں میں کچھ پل کے لئے سکون حاصل کرتی تھی تم نے وہ بھی چھین لیا۔۔۔ وائے یوڈیول۔۔۔؟؟؟ یو آر دابیسٹ از لان شاہ۔۔۔ وحشی جانور۔۔۔ اور نور شاہ وہیں زمین پر بیٹھی چیختی چلاتی رہی از لان شاہ بے بسی سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

شاہِ من۔۔۔ اگر مجھے اس کلب میں آگ لگانی ہوتی تو اس روز لگتا جب تم نے اس کلب میں پہلا قدم رکھا تھا۔۔۔ شاہِ من۔۔۔ میں تم سے تمہارا سکون کیسے چھین سکتا ہوں جبکہ میرا سکون تمہاری ذات سے وابستہ ہے۔۔۔

ازلان شاہ وہیں فرش پر نور کے سامنے بیٹھا اُسے اپنی بے گناہی کا یقین دلارہا تھا مگر نور شاہ کی حالت تو گویا پاگلوں کی طرح ہو چکی تھی۔ اُسے یکدم نشے کی طلب ہونے لگی تھی جو میسر نہ ہونے پر وہ چیختی چلاتی اپنے آپ کو

نوج رہی تھی

از لان شاہ بے بسی کی انتہا پر تھا اس نے آج سے پہلے اس قدر شدید رد عمل نور کی طرف سے نہیں دیکھا تھا

انا یتہ شاہ جو کہ آوازیں سنتی کمرے سے باہر نکل کر ازلان کے روم میں آئی تھی اس نے وہاں سے اسٹڈی کارخ کیا اور زمین پر بیٹھی چیختی چلاتی نور کی اس حالت پر خود بھی رونے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ منظر اس شہر کے ایک پوش ایریا کے کسی بنگلے کے ایک تاریک کمرے میں بیٹھا ولی شاہ سکریں پر دیکھ رہا تھا۔ وہ جانے انجانے میں اپنے دل کے سب سے قریب رہنے والی اس عورت کو اذیت دے چکا تھا۔ ایک درد اس کے سینے میں بھی جگا اور وہ اپنی ماما کی بے بسی دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رویا۔

وہ کتنی ہی دیر روتا رہا جب ایک مہربان ہاتھ اُسے اپنے کندھے پر محسوس ہوا۔

دادو۔ میں بہت تکلیف میں ہوں۔ میری ماما کو آپ کے بیٹے نے بے بسی کی انتہا پر پہنچا دیا ہے۔ ولی شاہ روتے روتے واصف شاہ کے گلے لگا۔

واصف شاہ۔ کو 12 سال پہلے ولی شاہ کا علم ہوا تھا اور انہوں نے بہت مشکل سے ولی شاہ کے دل میں اپنے لیے جگہ بنائی تھی۔ وہ از لان کی غلطیوں کا ازالہ کرنا چاہتے تھے وہ ولی کو اس گناہ کی دلدل سے نکالنا چاہتے تھے مگر ولی شاہ بھی از لان کا بیٹا تھا ضدی خود سر، کسی کی نہ سننے والا۔

ولی شاہ کو اپنے محسن ولی خان کے بعد اگر کسی سے محبت تھی تو وہ اس کی ماں تھی نور از لان شاہ۔ جسے دیکھتے ہی ولی شاہ نے ایک پل میں ہی محبت عشق عقیدت کے جذبات اپنے دل میں محسوس کیے۔ نور شاہ کے بعد وہ گھمنڈی حسینہ جو ولی شاہ کی زندگی کا سب سے خوبصورت حصہ تھی۔ یکدم کسی خیال کے تحت اُس نے ایک نمبر ڈائل کیا۔ جو کہ پہلی ہی رنگ پر دوسری جانب سے اُٹھالیا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مسز شاہ ___ کیسی ہیں آپ؟؟ دوسری جانب اُس لڑکی کے لبوں پر ایک دلفریب مسکراہٹ بکھری ___

مغرور ___ گھمنڈی ___ بد تمیز ___ اس نے ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کیا ___

مجھے ضرورت ہے اس گھمنڈی مغرور بد تمیز کی ___ آئی وانٹ یوان مائی بیڈ مسز شاہ ___ ولی شاہ کی مخمور آواز سن کر اس لڑکی کے دل میں ہلچل مچی ___

تو آجاؤ ___ کس نے روکا ہے ___ اس لڑکی نے بھی ایک ادا سے کہا ___
نہیں ___ ابھی نہیں ___ جب تک تمہارے بابا کے قاتل اور تمہارے مجرم کو تمہارے قدموں میں نہ لایا
تب تک ولی شاہ پر تمہاری قربت حرام ہے نور ___ دوسری جانب اس لڑکی کی درد بھری سسکی سنتے ہی ولی شاہ
نے فون بند کر دیا ___
www.kitabnagri.com

آز شاہ نے ولی کی بیٹی کو اس سڑک سے اٹھوا لیا اور اس کو اپنی ملازمہ کے حوالے کیا جس نے نور کی پرورش
کی ___ آز شاہ کی مکاری سے نور ولی خان اس کے اپنوں کی نظر میں مرچکی تھی جبکہ در حقیقت وہ نوکروں سے
بدتر زندگی گزار رہی تھی ___

Posted On Kitab Nagri

اُس نے نور کی خواہش پر اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ آزر اور از لان کو کتے کی موت مارے گا ___ جبکہ نور بھی ولی شاہ سے عشق کرنے لگی تھی مگر اس کی فطرت میں اپنی ماں ریشما کی طرح بد تمیزی اور غرور تھا جو ولی شاہ کے ساتھ رہ کر مزید بڑھ گیا ___

آج وہ لڑکی بتیس سال کی ہو چکی تھی اور وہ ایک مشہور بزنس وومین بھی تھی جسے دنیا مسز ولی شاہ کے نام سے جانتی تھی ___



تم سے ایک بات پوچھوں رجاء؟؟ رجاء کا بھائی اس سے ملنے خان ولا آیا تھا ___

ہاں پوچھو ___ رجاء نے اس کی طرف دیکھتے کہا ___
تم جانتی ہو انا نایتہ شاہ تمہاری بیٹی ہے پھر بھی تم نے اسے تیمور سے دور کر دیا ___ سٹریج؟؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رجاء میر کے کافی پیتے ہاتھ تھم گئے اور حمزہ احمد جو اپنے ماموں سے ملنے آیا تھا وہیں دروازے کے پاس کھڑا سُن ہو گیا، ___

ہاں میں ڈے فسٹ سے ہی جانتی تھی کہ انا میری بیٹی ہے مگر مجھے لگا کہ اگر نور کی زندگی میں اس بچی کی وجہ سے سکون آتا ہے تو چلو ولی خان کی محبت میں ایک قربانی اور سہی رجاء میر ___

Posted On Kitab Nagri

میں بہت تڑپی ہوں اپنی بیٹی کے لئے بھائی تیبی اور انا کا نکاح بھی میری خواہش پر کیا گیا تھا ___ مگر قسمت کا کھیل دیکھو ___ میری بیٹی از لان شاہ کے دل کے قریب ہے اور میری بیٹی کو تکلیف میں دیکھ کر از لان شاہ تڑپے گا ___
رجاء میر نے ایک ایک لفظ چباتے کہا ___

تم کتنی ظالم اور سفاک ہو گئی ہو رجاء اپنی ہی اولاد کے لئے؟؟ رجاء کا بھائی بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگا ___
ہاں ہوں ظالم میں ___ سفاک بھی ہوں ___ آج تک حمزہ کو سینے سے نہیں لگا سکی کیونکہ مجھے اس کو دیکھ کر خود پر گزری وہ قیامت یاد آتی ___
انا کو دیکھتی ہوں تو وہ مجھے احمد نہیں از لان شاہ کا عکس لگتی ہے ___ میں اس لڑکی کے ذریعے از لان شاہ کو ہر انا چاہتی ہوں ___ مگر دیکھو بھائی میں خود ہار گئی ___ میری ممتا ہار گئی ___ میرے بچے میرے ہی ہاتھوں اذیت میں مبتلا ہو گئے ___

میں بہت بے بس ہوں ___ میں انا اور تیبی کو دور کر کے پل پل مر رہی ہوں ___ میں حمزہ کے لئے تڑپ رہی ہوں ___ مجھے سکون نہیں ___ میں اس تماشائے محبت کے کھیل سے تھک گئی ہوں ___

Posted On Kitab Nagri

میں جانتی ہوں میری بیٹی کی محبت کا تماشہ بنانے والی میں خود ہوں مگر ولی خان اور اس کا بیٹا رجا میر اور اس کی بیٹی کا مقدر نہیں تھے یہی حقیقت ہے اور رجا میر وہیں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی حمزہ احمد کو اپنی ماں کی تکلیف کا اندازہ ہو چکا تھا وہ بھیگی آنکھوں سے رجا میر کو دیکھنے لگا

بے بی ڈول میری بہن حمزہ احمد کے چہرے پر پہلی بار دلفریب مسکراہٹ بکھری



آز نے اپنے بیٹے کا رشتہ مانگا ہے انا کے لئے شاہ ولا کے سب مکین ڈنر کرنے میں مصروف تھے جب از لان شاہ نے اعلان کرتے کہا واصف شاہ اور نور شاہ کے اسپون پکڑے ہاتھ منہ کو جاتے تھم گئے انا نے ایک نظر اپنے بابا کی طرف دیکھ کر سر جھکا لیا

ایسا نہیں ہو سکتا نور شاہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں بولی

وہ لڑکا اچھا ہے نور از لان شاہ نے نور کی طرف دیکھتے کہا

Posted On Kitab Nagri

انا میرے تہی کے نکاح میں ہے ___ نور شاہ نے وہاں بیٹھے تمام نفوس کو چونکا دیا ___

یہ کیا بکواس ہے؟؟ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے؟؟ از لان شاہ نے نور کی طرف غصے سے دیکھتے کہا ___

ہاں میرا دماغ ٹھیک ہے اور اب تم بھی اپنا دماغ ٹھیک کر لو ___ از لان شاہ انا میرے بھتیجے کی امانت ہے اور میں کسی کو بھی اس امانت میں خیانت نہیں کرنے دوں گی ___

از لان ہم نے انا اور تیمور کا نکاح بچپن میں کیا تھا ___

واصف شاہ نے از لان کے اعصاب پر حملہ کیا ___

او کم آن ڈیڈ ___ اسلام میں بچپن کے نکاح کی کوئی حیثیت نہیں ہے ___ از لان شاہ نے ایک ایک لفظ چباتے کہا ___

بچپن کا نکاح جائز ہے لڑکی کے نکاح میں ولی کی اجازت درکار ہوتی ہے اور میں انا کا ولی تھا انا کا ماموں ولی خان اپنے بیٹے کی طرف سے ولی تھا ___ اسلام میں اس حوالے سے بہت سے دلائل ہیں سب سے بڑی دلیل اماں عائشہ کا نکاح بھی چھ سال کی عمر میں ہوا ___

Posted On Kitab Nagri

واصف شاہ بول رہے تھے جب بے یقینی سے از لان نے ان کی طرف دیکھا۔

لانک سیریل سیلی ڈیڈ؟ اب آپ دین کو مذہب کو بھی اپنی مرضی سے استعمال کریں گے۔ جہاں جہاں ہم مسلمانوں کو اپنا فائدہ لگتا وہاں ہم قرآن اور حدیث پیش کرتے۔

میں میری بیٹی کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کروں گا اینڈ دیٹس آل۔
از لان شاہ نے یہ بات کہتے ہی معاملہ کلوز کر دیا۔
انا شاہ خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں گئی اور تیمور ولی خان کے وٹس ایپ پر ایک غزل بھیجی۔



غزل،

میرے ساتھی !

میری یہ روح میرے جسم سے پرواز کر جائے

تولوٹ آنا

میرے بے خواب راتوں کے عذابوں پر

سکتے شہر میں تم بھی

ذرا سی دیر کو رکنا

میری بے نور ہونٹوں کی دعاؤں پر

Posted On Kitab Nagri

تم اپنی سر دیشانی کا پتھر رکھ کر رو دینا
بس اتنی بات کہہ دینا
مجھے تم سے محبت ہے

دوسری طرف آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں اپنے اپارٹمنٹ میں بیٹھا تیمور ولی خان نم آنکھوں سے غزل پڑھنے لگا



آج از لان کے گھر کی نیلامی ہونے والی تھی اس کا بزنس ڈوب چکا تھا ہر چیز اس کے ہاتھ سے نکل چکی تھی جب کورٹ کی طرف سے نوٹس موصول ہوا شاہ ولا کی نیلامی کا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ سرگرائے اپنے گھر کی نیلامی ہوتے دیکھ اور سُں رہا تھا

20 کروڑ آزر شاہ کے الفاظ سن کر وہ مطمئن ہوا آزر شاہ نے اُس کا گھر بچانے کی یقین دہانی کرائی تھی

آزر تمہارا دماغ خراب ہے 20 کروڑ کہاں سے لاؤ گے

Posted On Kitab Nagri

ازلان شاہ نے بھڑتے ہوئے آزر سے کہا _____

50 کروڑ _____ اس آواز پر دونوں نے مڑ کر دیکھا تو وہ ولی شاہ بڑی شان اور تمکنت سے ان کی طرف چلتا آ رہا تھا _____

نووے _____ ایسا نہیں ہو سکتا _____ ازلان شاہ ولی کی طرف ایک ہی نظر میں دیکھ کر پہچان چکا تھا کہ یہ لڑکا اس کا اپنا خون ہے _____ اُس کا بیٹا _____

ازلان نے واصف شاہ کی طرف دیکھا جو کہ نظریں جھکا چکے تھے _____ اس کو تمام معاملہ سمجھ آنے لگا تھا _____

ولی شاہ نے ازلان کی طرف فاتحانہ نظروں سے دیکھتے وہ گھر اپنے نام کروایا _____

www.kitabnagri.com



یہ منظر شاہ ولا کے لاؤنج کا ہے جہاں صوفے پر ولی شاہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھالہوں میں سگریٹ سلگائے بیٹھا ازلان شاہ کو طیش دیتی نظروں سے دیکھ رہا تھا _____

Posted On Kitab Nagri

واصف شاہ نور اور از لان کو آزر کے ناپاک ارادوں کا بتا چکے تھے ___ ولی شاہ بھی یہ بات جان چکا تھا کہ اس کو غائب کرنے میں اس کے باپ کا قصور نہیں تھا ___ نور شاہ یک ٹک اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی جس کا حلیہ اس کے لالہ سے ملتا تھا تو نین نقش نور سے ملتے تھے ___ اُس میں اکڑ اور غرور اپنے باپ از لان شاہ کی طرح تھا ___

ولی شاہ اپنی ماں کی نظروں کو خود پر محسوس کر چکا تھا مگر اس کی نگاہوں کا مرکز اس کا باپ تھا ___ جو آزر شاہ کے اب تک کے گندے کھیل سے پردہ ہٹنے پر شرمندگی اور پچھتاوے کی اتھاہ گہرائیوں میں تھا ___

تم نے اب تک لوگوں کے پاؤں سے زمین چھینی ہے میں نے تم سے تمہاری چھت چھین لی بہت غرور تھا تمہیں اپنی دولت پر ڈیڈ ___ ہبہ ڈیڈ کہلانے کے قابل بھی نہیں ہو تم از لان شاہ ___ دیکھو کدھر گیا وہ غرور؟؟ وہ دنیا کو اپنے اشاروں پر چلانے کی چاہ ___ سب کچھ خاک ___ نذرِ آتش ہو گیا ___ ولی شاہ کی ایک بات از لان کے دل پر لگی ___

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نور شاہ نے بھی از لان کا گریبان پکڑ لیا ___ تمہاری وجہ سے میں نے میرے بیٹے کی جدائی سہی ہے شاہ ___ کیوں آزر پر اتنا اندھا اعتماد ___؟؟

نور از لان سے سوال کر رہی تھی جس کو سنتے انانیتہ شاہ نے نور کو آڑے ہاتھ لیا ___

Posted On Kitab Nagri

بس کر دیں ماما ___ حد ہوتی ہے ایک انسان کے ضبط کو آزمانے کی ___ بہت بول چکی ہیں آپ ___ یا اگر آپ کو میرے بابا سے شادی نہیں کرنی تھی اپنے اس عاشق ولی خان سے اتنی محبت ___ اس سے پہلے کہ انا بیٹہ شاہ اپنی بات مکمل کرتی ___

ولی شاہ نے اس کو ایک زوردار طمانچہ مارا ___ اس کے بعد اگر ایک لفظ بھی تم نے میرے بابا کے بارے میں بولا تو زبان کھینچ لوں گا تمہاری انا ___ ارے شرم آنی چاہیے تمہیں ماما اور ولی خان کے رشتے کو پامال کرتے ___ بہن بھائی ہیں وہ ___ ولی خان تمہارے تیمور کا باپ ہے جس سے محبت کی دعویٰ دار ہو تم ___ جانتی ہو کیا کیا تمہارے اس عظیم باپ نے؟؟ ولی نے انا کو کندھے سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا ___

اس شخص نے تیمور کی ماں انشراح میر سے شادی کی پھر بھری محفل میں اسے طلاق دی فقط اپنے سوکا لڈ بدلے کے لئے ___ اس نے ماما کے ساتھ زبردستی نکاح کیا ___ مجھے اور فینج میں پھینکا ___ پھر جب دل نہیں بھرا تو اس کے پالتو کتے نے رجا میر کا ریپ کیا اور یہ شخص سب جانتا تھا اس نے ولی خان کو مار دیا ___ اس نے میری محبت میری بیوی نور ولی خان کو مروانے کی کوشش کی ___

ولی شاہ بول رہا تھا اور انا بیٹہ شاہ کا دل کانپنے لگا وہ وہیں اپنے دل پر ہاتھ رکھتی زمین پر بے ہوش ہوتے گری ___ سب سے پہلے از لان شاہ انا کی طرف بڑھا ___

Posted On Kitab Nagri

انا__ انا میری جان__ بیٹا آنکھیں کھولو__ از لان شاہ روتا ہوا چیختا چلاتا انا کو ہاسپٹل لے گیا__

از لان کی دہشت آج بھی اتنی ہی تھی مگر اس کی بکھری حالت کو دیکھ ڈاکڑ اسے ترحم بھری نظروں سے دیکھنے لگے__

انانیتہ شاہ کو آئی سی یو میں لے جایا گیا__ اُس کا نازک دل باپ کی سفاکی برداشت نہ کر سکا اور انانیتہ شاہ کو ہارٹ اٹیک ہوا__ جو ان لوگ ہارٹ اٹیک میں سروائیو نہیں کر سکتے انانیتہ شاہ بھی زندگی اور موت کی جنگ لڑنے میں مصروف تھی__

تیمور ولی خان کو جیسے ہی یہ خبر پہنچی وہ فوراً پاکستان پہنچا__ شہر خاموشاں میں رات کے آخری پہر گھپ اندھیرا تھا ہر طرف سناٹا چھایا تھا۔ ماحول میں پھیلی اس خاموشی میں دور سے آتی ہوئی کتوں کے بھونکنے کی آواز نے ارتعاش پیدا کیا__

تیمور ولی خان دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا دروازہ عبور کرتا اندر آیا اس کی چال میں شکستگی تھی__ سب ختم ہو چکا تھا__

Posted On Kitab Nagri

اس کے لئے ایک ایک قدم اٹھانا مشکل ہو رہا تھا۔ وہ جس کی چال میں غرور اور اکڑ ہوتی تھی آج اپنے قدموں کو گھسیٹتا ہوا اس مطلوبہ قبر کے قریب پہنچا۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو اس کے اپنے اسے دفنا کر گئے تھے۔ وہ زندگی سے بھرپور لڑکی آج دو گز زمین کا حصہ بن چکی تھی۔

"ہماری داستان نہ رہے گی داستانوں میں" کی عملی تصویر بنی وہ لڑکی آج اس مغرور شہزادے کے دل کی سلطنت کو تہ وبالا کر کے جا چکی تھی۔

ابھی کل ہی تو وہ اس ملک میں واپس آیا تھا اس لڑکی کو ہسپتال کے بستر پر زندگی اور موت سے لڑتے دیکھتا رہا تھا۔ وہ لڑکی جسے اُس کی محبت نے بستر مرگ پر پہنچایا اور پھر اس کے باپ کی سچائی نے اس کی بچی کچی سانسیں بھی کھینچ لیں۔

تیمور ولی خان کے لئے یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ انا نیتہ شاہ کو کس چیز نے زیادہ برباد کیا۔ کیا تیمور کی محبت نے؟ یا از لان شاہ کی سچائی نے؟؟

انانیتہ شاہ اپنے باپ کو پوجتی تھی اس کا باپ اس کا آئیڈیل تھا مگر قسمت کا کھیل کتنا بھیانک تھا۔ وہ بت ٹوٹ کر پاش پاش ہو گیا اور انا نیتہ شاہ اس دکھ کو دل میں لیتی اس دنیا سے منہ موڑ چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایک ٹیس سی اس کے دل سے اٹھی تھی ___ آج اس کا انتقام پورا ہوا تھا اسے تو خوش ہونا چاہئے تھا پھر وہ رو کیوں رہا تھا۔؟؟

وہ اس لڑکی کو منوں مٹی تلے دفن کر چکا تھا اسے تو اپنی جیت پر خوشی ہونی چاہیے تھی ___

جیت؟؟ کونسی جیت؟؟ وہ جیتا کہاں تھا؟؟ وہ تو ہار چکا تھا

آج اس لڑکی کی موت سے نہ صرف وہ بکھرا تھا بلکہ
اس نے اپنی ماما انشراح میر کا مان توڑا تھا ___ کتنی امیدیں توڑی تھیں ___ اُس نے اپنے بابا کے انتخاب کو رد کر کے اپنے بابا سے کیا وعدہ توڑا تھا ___

Kitab Nagri

یا شاید اس معصوم لڑکی کی محبت کو تماشا بنایا تھا ___ وہ اسے رسوا کر چکا تھا ___

اسے دو دن پہلے اس کی بھیجی وہ غزل یاد آئی _،

میرے ساتھی !

میری یہ روح میرے جسم سے پرواز کر جائے

Posted On Kitab Nagri

تولوٹ آنا

میرے بے خواب راتوں کے عذابوں پر

سکتے شہر میں تم بھی

ذرا سی دیر کو رکنا

میری بے نور ہونٹوں کی دعاؤں پر

تم اپنی سر دیشانی کا پتھر رکھ کر رو دینا

بس اتنی بات کہہ دینا

مجھے تم سے محبت ہے

اس غزل کا ایک ایک حرف اس کے حال کی ترجمانی کر رہا تھا مگر وہ دلکش حسینہ جسے وہ حال دل سنانے آیا تھا وہ تو خاموشی کا لبادہ اوڑھے اس منوں مٹی تلے دفن تھی —

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کل تک وہ ظالم بنا تھا آج وہ ظالم بنی تھی۔ اس وقت اس شہزادوں جیسی آن بان رکھنے والے مرد کی ٹوٹی بکھری حالت قدرت کے اس نظام کی عکاسی کر رہی تھی

"کہ ہر عروج کو زوال ہے"

Posted On Kitab Nagri

وہ وہیں اس شہر خموشاں میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔۔۔



تیمی ___ تیمور کو اپنے کندھے پر مضبوط ہاتھ محسوس ہوا تو وہ اس خواب کی کیفیت سے باہر نکلا ___
وہ ابھی ابھی ہسپتال پہنچا جہاں اس کی بے بی ڈول زندگی موت کے درمیان لڑ رہی تھی ___ ایک برا خیال اس
کے دل میں آیا جب حمزہ نے اسے اس کیفیت سے نکالا ___

وہ حمزہ کی طرف ایک نظر دیکھتا آیت الکرسی کا ورد کرتا ہسپتال میں موجود مسجد کی طرف بڑھا ___
جہاں ولی شاہ وضو بنا رہا تھا ___

بابا کہتے تھے کہ جب ڈر لگے تو آیت الکرسی کا ورد کرو ___ ولی شاہ نے اسے دیکھتے کہا وہ بھی وضو بنانا نماز پڑھنے
کی نیت سے آگے بڑھا جہاں پہلے سے ہی از لان شاہ رورو کر اپنی بیٹی کی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا ___

www.kitabnagri.com

ہسپتال کی اس مسجد میں چار مردانائیتہ شاہ کا باپ اس کے دو بھائی اور اس کا شوہر رب سے اس کی زندگی مانگ
رہے تھے ___

دوسری طرف انائیتہ کی دونوں مائیں تڑپ رہی تھیں ___

Posted On Kitab Nagri

چوبیس گھنٹے کے صبر آزما انتظار کے بعد انانیتہ شاہ نے سب کو زندگی کی نوید دی ___ وہ خطرے سے باہر تھی مگر اس سے ملنے کی ابھی کسی کو اجازت نہ تھی ___

تیمور تم یہیں میری بیٹی کے پاس رکو ___ پلیز اسے چھوڑ کر مت جاؤ ___ نور شاہ نے تیمور کی طرف دیکھتے کہا ___

میں میری بے بی ڈول کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا پھپھو ماما ___ تیمی نے نور کے ہاتھوں کا بوسہ لیا مگر ایک نظر اس نے رجاء کی طرف دیکھا جہاں تیمور کے اس فیصلے پر مسکراہٹ دیکھ تیمور کے دل سے بوجھ اتر ا ___



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

آزر شاہ ___ آزر شاہ ___ کتے کینے ___ باہر نکل چوہے ___ از لان شاہ بھڑے شیر کی مانند ہسپتال سے
نکلا ___ اس کا رخ آزر کے گھر کی طرف تھا جہاں سے آزر شاہ بھاگنے کی کوشش میں تھا ___

اس کا پہلا سامنا جیا سے ہوا جسے از لان نے بنا کچھ بولے تین گولیاں ماریں ___ جیا کی چیخ سننے ہی آزر بھاگتا ہوا
نیچے آیا جیا کو خون میں لت پت دیکھ وہ پیچھے ہٹا ___
سامنے از لان شاہ خونخوار نظروں سے اسے گھور رہا تھا ___

آزر شاہ اور از لان کی ہاتھ پائی ہوئی تو از لان کو آزر کے گارڈز نے گھیرا ___ از لان ہتھیار کے بغیر ان سے لڑنے
لگا ___

Posted On Kitab Nagri

نور شاہ ولی اور تیمور حمزہ کے ساتھ جیسے ہی آزر کے گھر پہنچی گاڑنے ان کو بھی گھیر لیا۔

اور پھر آزر شاہ نے نور شاہ کی طرف دیکھتے ایک مکروہ ہنسی ہنستے نور کو پکڑ لیا اور اس کی کنپٹی پر اپنی گن رکھی۔

یہی ہے ناں تم سب کی جان۔۔۔ اس کی وجہ سے اتنا تماشہ لگانا۔۔۔ جب یہ جان نہیں رہے گی تو سب کو آرام آجائے گا۔۔۔ آزر شاہ کی بات سنتے از لان آگے بڑھا۔

آزر دیکھ اسے چھوڑ دے۔۔۔ آزر میری نور کو کچھ مت کرنا۔۔۔ از لان شاہ آگے بڑھا تو آزر نے ایک گولی اس کی ٹانگ پر ماری نور شاہ چیختی ہوئی آزر کے ہاتھ پر کاٹی از لان کی طرف بڑھی۔

نور نے از لان کے پاس پہنچتے ہی اس کی طرف دیوانہ وار دیکھا۔۔۔ یہ شخص اس کی محبت تھا اُس کا شوہر۔۔۔ اُس کا دعویٰ تھا کہ وہ نور سے اس دنیا میں سب سے زیادہ محبت کرتا تھا۔۔۔ پر اس نے نور کو محبت میں سب سے بڑھ کر اذیت دی تھی۔۔۔ اُس کی دوست اُس کا لالہ اُس کے اپنے سب ایک ایک کر کے چھین لیے۔۔۔ مگر ہائے یہ محبت یہ دل آج بھی اس کی طرف ہمکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نور شاہ نے از لان کے چہرے کی طرف دیکھا ___ وہ بیس سال سے از لان سے اپنی نفرت کا اعلان کرتی آئی تھی مگر جانے کیوں نور شاہ کو اپنی نفرت جھوٹی لگ رہی تھی ___ بھلا جس سے محبت ہو اس سے کبھی نفرت ہو سکتی ہے ___؟؟ ہر گز نہیں ___ نور شاہ کو کبھی از لان شاہ سے نفرت نہیں ہو سکی تھی ___

وہ دیوانہ وار از لان کو اپنی نظروں میں بسانے لگی ___ جیسے وہ اس چہرے کو آخری بار دیکھ رہی ہو ___

اور ولی شاہ کی نظروں سے یہ منظر پوشیدہ نہ رہا ___

اس سے پہلے کہ وہ آزر کی طرف بڑھتا آزر نے از لان کی طرف گن کارخ دوبارہ سے کیا ___ اور نور شاہ از لان کی ڈھال بنتے وہ ساری گولیاں اپنے جسم پر کھا چکی تھی ___

نور ___ نور ___ نور یہ تم نے کیا کیا ___؟؟ از لان شاہ نور کو گود میں لیے روتے ہوئے بولا ___

اپنا وعدہ وفا کر دیا شاہ ___ آپ کے اور میرے بیچ کسی کو آنے نہیں دیا ___ شاہ ___ آپ میری سانسوں میں بستے ہیں ___ بس اب ہمت جواب دے گئی ___ اب مزید اپنی ذات کو کسی کی تکلیف کا سبب نہیں بننے دینا چاہتی میں شاہ ___

Posted On Kitab Nagri

نور اکھڑی سانسوں سے بول رہی تھی جب اس نے ولی کی طرف دیکھا جو بے یقینی سے اپنی ماں کی طرف دیکھ رہا تھا

ولی _____ ہو سکے تو اپنی ماما کو معاف کر دینا _____ آپ کی ماما آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتی _____ ایک آخری بار اپنی ماما کے سینے سے لگ جاؤ _____ ولی شاہ گھٹنوں کے بل چلتا اپنی ماں کے سینے پر سر رکھے رو پڑا _____

نور شاہ نے ولی کا ہاتھ از لان کے ہاتھ میں دیا _____ اور سکون سے اپنی آنکھیں موندھ لیں _____



نور کی موت نے از لان شاہ کو توڑ دیا وہ بے حس و بے حرکت نور کو اپنی گود میں لیے بیٹھا رہا آزر شاہ وہاں سے بھاگ گیا تھا، _____

www.kitabnagri.com

ولی شاہ از لان اور نور کو لے کر وہاں سے نکلا _____ از لان تو ہوش و حواس میں نہ تھا _____ نور کے کفن اور تدفین کا انتظام خود ولی شاہ نے کیا _____ اُس کا خاص ملازم اس کی بیوی کو بھی لے آیا جس نے انا نیتہ شاہ کو سنبھالا _____

Posted On Kitab Nagri

رجاء اور انشراح کو بھی تیمور لے کر آیا تھا مگر سامنے نور کا مردہ وجود دیکھ کر وہ چیخ اٹھیں۔۔۔ ایک کھرام مچ اٹھا
تھا شاہ و لا میں۔۔۔

از لان شاہ کو کسی بات سے فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔ وہ یو نہی اپنی نور کو دیکھتا رہا۔۔۔ اُس کی نور بالکل خاموش دنیا
جہاں سے بے خبر سو رہی تھی۔۔۔

نور کی واپسی کا وقت آپہنچا تھا مگر از لان اُسے کسی صورت چھوڑنے کو تیار نہ تھا۔۔۔

ولی شاہ تیمور اور حمزہ نے بہت مشکل سے از لان کو قابو کیا اور نور شاہ کی تدفین کر دی گئی۔۔۔

بابا۔۔۔ از لان شاہ جو پاگلوں کی طرح نور کو روکنے کی کوشش میں تھا اس آواز پر چونکا۔۔۔
انائیتہ شاہ اپنے باپ کے سینے لگی تو از لان شاہ کا پتھر دل بھی پھڑکنے لگا اس نے جو رونا شروع کیا ہر شخص کو رولا
دیا۔۔۔

انائیتہ شاہ اپنے باپ کی اس حالت پر تڑپ رہی تھی اس کے لئے اس کی ماں کی موت بھی ناقابل برداشت
تھی۔۔۔ ولی شاہ نے نور کو اشارہ کیا جو آگے بڑھتی انائیتہ کو کمرے میں لے جا چکی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri



آزر شاہ جو ملک سے بھاگنے کی کوشش میں تھا اُسے حمزہ اور ولی شاہ کے آدمی ایئرپورٹ کے پاس سے پکڑ چکے تھے اور پھر اُسے خوب مارا _____

نور کی موت کے اگلے دن ولی شاہ آزر کے پاس آیا جس کا مار مار کر بُرا حال کیا گیا _____

حمزہ تم گھر جاؤ _____ ولی شاہ نے آرڈر کیا
نہیں _____ یہ میرا شکار ہے _____ حمزہ احمد کے لہجے میں سانپ سی پھنکار تھی _____

حمزہ _____ تم گھر جاؤ _____ تیمی اور تم بہت عزیز ہو مجھے _____ ولی شاہ نے اس کی طرف دیکھتے کہا
لالہ میں یہاں بیٹھ تو سکتا ہوں ناں؟؟ حمزہ نے ولی سے اجازت طلب کی وہ آزر کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھنا
چاہتا تھا _____

آزر تمہیں بہت شوق ہے ناں عزتیں لوٹنے کا _____ چلو آج تمہیں مزا چکاتا ہوں _____ ولی شاہ یہ کہتے ہی دو آدمیوں
کی طرف اشارہ کرتا ہے جو لپٹائی ہوئی نظروں سے آزر کو دیکھ رہے تھے _____

Posted On Kitab Nagri

نہیں نہیں ___ مجھ پر رحم کھاؤ ___ آزر منتوں پر اتر آیا

تم نے رحم کھایا تھا جب ظلم کے پہاڑ توڑے تھے؟ ولی شاہ نے اس کی طرف خو خوار نظروں سے دیکھا

اور پھر وہ آدمی آزر کو گھسیٹتے ایک کمرے میں لے گئے جہاں سے آزر کی چیخوں اور رحم کی بھیک کی آوازیں ولی شاہ اور حمزہ کے دل کو سکون دے رہی تھیں ___ آزر شاہ کو نامرد بنا کر وہ لوگ چلے گئے ___

ولی نے آزر کو اب ایک کتے کے آگے پھینکا جس نے اُسے چیر پھاڑ دیا ___ ابھی بھی آزر کی سانسیں چل رہی تھیں اس نے آزر کو اس کے گھر لے جا کر اس کے گھر میں آگ لگا دی ___ آزر شاہ زندہ جل کر راکھ بن گیا ___

ولی شاہ از لان شاہ کا بیٹا تھا اور وہ سفاکی کی انتہا پر تھا ___ منتقم مزاج ___ آزر شاہ جیسے لوگوں کی چلتی پھرتی تباہی کا نام ولی از لان شاہ تھا ___
www.kitabnagri.com



ولی شاہ رات کے آخری پہر اپنے گھر گیاروم میں داخل ہوتے ہی وہ دشمن جان سرخ نائیٹ پہنے اس کے بیڈ پر بڑے استحقاق سے سو رہی تھی ___ ایک پرسکون مسکراہٹ ولی کے ہونٹوں پر بکھری ___

Posted On Kitab Nagri

ولی شاہ آگے بڑھتے بیڈ پر اس کے پاس جگہ بنا کر اس کے چہرے کا طواف کرنے لگا جب اپنے چہرے پر ولی کی نگاہوں کا ارتکاز محسوس کرتے نور نے آنکھیں کھولیں اور ولی کے دلکش چہرے کو دیکھتی اپنے ہونٹ کھولے اس کے لبوں پر رکھ دیئے کتنی ہی دیر نور اور ولی ایک دوسرے کی سانسیں چراتے رہے جب ولی نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھے خود سے الگ کیا۔

نور اس سے پہلے کہ ولی مزید کچھ بولتا نور نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا اور ولی کی طرف دیکھتے بولی۔

ولی اب بس بھی کر دیں میں آپ کے لمس کو ترس رہی ہوں آپ سمجھتے کیوں نہیں چودہ سال ہو گئے ہمارے رشتے کو مگر آپ نے ابھی تک فیملی بنانے کا نہیں سوچا۔ نور شاہ کی بات سنتے ہی ولی نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا جو جذبات کی رو میں بہکتی بہت کچھ کہہ چکی تھی۔

ولی نے آگے بڑھتے اس کے چہرے پر بوسہ دیا اور پھر گردن پر لب رکھے اپنا لمس اس کی گردن پر چھوڑا۔ ولی نے جیسے ہی گردن سے کان تک کا فاصلہ طے کیا نور شاہ نے اس پر اپنی گرفت مضبوط کر دی۔ نور کے کان کی لو پر ولی کے ہونٹوں کا لمس نور کو بے خود کر چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور پھر ولی شاہ نے نور کے کندھے پر اپنے ہونٹ رکھے نائی کی سٹرپ کھسکائی اور نور شاہ کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

ولی شاہ نے اپنی شرٹ اتاری اور کمفرٹراؤڈھتا نور پر اپنی شدتیں لٹانے لگا۔
نور شاہ ولی کی اس قدر دیوانگی پر مغرور سی ہوتی اسے اپنا آپ سوپ چکی تھی۔



اگلی صبح ولی کو معلوم ہوا کہ از لان نے ولی خان کے قتل کے جرم میں خود کو گرفتار کروا دیا ہے ولی شاہ پر یہ بات قیامت بن کر ٹوٹی۔

وہ بھاگتا ہوا از لان سے ملنے اس کے پاس پولیس اسٹیشن گیا

جہاں پہلے ہی تیمور اور رجا موجود تھے کچھ ضروری ڈاکو منٹس پر سائن کرنے کے بعد تیمور ولی خان مضبوط قدم اٹھاتا از لان شاہ کی طرف بڑھا۔

یہ وہ از لان شاہ تو تھا ہی نہیں جو غرور اور اکڑ میں اپنی مثال آپ تھا بلکہ یہ از لان شاہ تو ٹوٹا بکھرا ہوا تھا۔ جو اس تماشائے محبت میں اپنا سب کچھ ہار چکا تھا۔ جس نے اپنی متاعِ حیات کو کھو دیا تھا۔

میں نے آپ کو اپنے بابا کا خون معاف کیا از لان شاہ۔

Posted On Kitab Nagri

تیمور نے از لان کے جھکے سر کو دیکھ کر کہا _____

ولی لالا میں آپ سے بھی یہی ریکوئسٹ کرتا ہوں کہ آپ بھی ان کو معاف کر دیں _____ تیمور ولی خان کی رگوں میں انشراح میر کا خون تھا ولی خان کا خون تھا وہ کیسے کسی سے انتقام لے سکتا تھا _____ اُس نے درگزر کرنا سیکھ لیا تھا اس نے از لان شاہ کو معاف کر دیا تھا _____

ولی شاہ نے منفی میں سر ہلاتے از لان کی طرف دیکھا _____

از لان شاہ کی سزا اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ یہ تا عمر اس عورت کا دائمی ہجر سہیں گے جس عورت کی خاطر انہوں نے ساری زندگی دوسروں کو اذیت دی _____ ولی شاہ نے چونکتے ہوئے سر اٹھایا _____

ہجر، نارسائی اپنے کی جدائی کا دکھ کیا ہوتا یہ اب از لان شاہ کو معلوم ہو گا _____ اُن کے لئے نور شاہ کی موت ہی سب سے بڑی سزا ہے _____

تیمور ولی خان رجا کو لے کر وہاں سے جانے لگا
جب از لان شاہ کی آواز پر اس کے چلتے قدم رُکے _____

Posted On Kitab Nagri

رجاء رکو___ مجھے تم سے کچھ بات کرنی___ ایک راز بتانا___ از لان شاہ جولاک اپ سے نکلا تھا تیمور کی بات
سننے شکستہ لہجے میں بولا___

میں سب جانتی ہوں از لان___ کچھ راز اگر راز ہی رہیں تو اچھا ہے ان پر سے پردہ ہٹ گیا تو فقط تباہی لائے
گا___

میں نہیں چاہتی کہ اب میری انا کسی نئی مشکل میں پڑے___ اُس کے لئے اس دنیا میں سب سے بڑھ کر تم
ہو___ قسمت نے میری بیٹی سے اس کا باپ چھینا اور میں اب اتنی سفاک نہیں ہو سکتی کہ انا سے اُس کا دوسرا
باپ بھی چھین لوں___ میری بیٹی کو شہزادیوں جیسی زندگی دینے کا شکریہ از لان شاہ___

تم واحد بادشاہ ہو جس نے اپنی ملکہ کو سونے کے پنجرے میں قید رکھا مگر اپنی شہزادی کو اونچی اڑان بھرنا
سکھایا___

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم چاہے اچھے بیٹے نہیں بن سکے اچھا شوہر نہیں بن سکے مگر از لان شاہ تم انا نیتہ شاہ کے اچھے باپ ہو جو رجا میر
چاہ کر بھی نہیں بن سکتی
رجاء میریہ کہتے ہی وہاں سے چلی گئی___



Posted On Kitab Nagri

گھر آتے ہی از لان شاہ نے خود کو کمرے میں بند کر دیا جہاں وہ تھا اس کی نور کی یادیں تھیں وہ ان یادوں کو سینے سے لگائے کب نیند کی وادیوں میں چلا گیا اُسے خبر بھی نہ ہوئی _____



ولی ہم کہاں جا رہے ہیں؟؟ نور شاہ نے ولی سے سوال کیا جو کہ بڑی خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا _____

سرپر انزروح من _____ سرپر انز _____ ولی شاہ نے نور کی جانب محبت سے دیکھتے اس کے چہرے پر آئی بالوں کی لٹکان کے پیچھے کی _____

نور ولی کو دیکھتی رہی۔ یہ شخص اس کی تاریک زندگی کا روشن ستارہ تھا نور کو انشراح کے بعد اگر کسی کی ذات سے بے تحاشہ محبت تھی تو وہ ولی شاہ تھا _____ اس نے ولی شاہ کی خاطر از لان شاہ کو بھی معاف کر دیا تھا _____ از لان شاہ کی دوائیوں اس کے کھانے پینے کا خیال رکھنے لگی تھی _____

ابھی وہ اس کو دیکھنے میں مصروف تھی جب گاڑی ایک خوبصورت گھر کے سامنے رکی _____

Posted On Kitab Nagri

اُتریں روحِ من ___ آپ کی منزل آگئی ___ ولی شاہ نے شوخی سے ایک آنکھ دبائی جس پر نور کھکھلا کر ہنستی اس کے گال پر اپنے لب رکھتی بولی ___

میری منزل تو وہی ہے جو مجھے میرے ہمسفر کے پاس لے کر جاتی ہے ___ اور جب میرا ہمسفر میرے ساتھ ہو تو پھر منزلوں کی کسے پرواہ ___؟ نور نے ولی شاہ کی طرف دیکھتے کہا ___

ولی شاہ مسکراتے ہوئے گاڑی سے اتر اور گھومتے ہوئے دوسری سائیڈ سے گاڑی کا دروازہ کھولے اپنی متاعِ حیات کو محبت پاش نظروں سے دیکھنے لگا ___

نور شاہ گاڑی سے نکلتے ہی ولی کے ساتھ قدم سے قدم ملائی خان ولا کے لان سے گزرتی ہال میں داخل ہوئی جہاں انشراح میرا اس کی بچپن کی تصویر دیکھ گہری سوچ میں گم تھی ___

www.kitabnagri.com

نور نے اپنے سامنے وہیل چیئر پر بیٹھی اس عظیم عورت کو دیکھا تو بھاگتے ہوئے اس کے قدموں میں گرنے کے انداز میں بیٹھی ___

اما ___ میری اما ___ میری نشاء اما ___ نور شاہ کانپتے ہوئے ایک ایک لفظ ادا کرتی انشراح میر کے چہرے پر بوسہ دیتی ولی شاہ کو کوئی دیوانی لگی ___

Posted On Kitab Nagri

انشراح میر نے محبت پاش نظروں سے اپنی بیٹی کو دیکھا وہ ہو بہو ولی اور ریشما کا عکس تھی _____
تیمور اور رجا ابھی ابھی ہال میں آئے اور ولی شاہ نے آگے بڑھتے نشاء تیمور اور رجا کو سب کچھ بتایا _____

انشراح میر رو رہی تھی نور بھی رو رہی تھی نشاء نے بولنے کی کوشش کی مگر وہ بول نہیں پارہی تھی یکدم نشاء نے نور کو پیچھے ہٹایا اور پھر وہ اپنے گلے پر دونوں ہاتھ رکھے رونے لگی نشاء بے بسی کی انتہا پر تھی جب نور نے نا سمجھی سے تیمور کی طرف دیکھا

نور جب آپ کی موت کی خبر ملی تو نشاء کو مہ میں چلی گئی اور ہوش آنے پر قوت گویائی سے محروم ہو گئی _____
رجا میر نے نور کی طرف دیکھتے کہا

نور نشاء کے قدموں میں گری اس کے پاؤں پر بوسہ دینے لگی _____ ولی شاہ انشراح میر کے لئے اس گھمنڈی لڑکی کی محبت عقیدت دیکھ حیران ہوا _____
www.kitabnagri.com



نور شاہ اپنے اپنوں کے پاس واپس چلی گئی تیمور ولی خان کی خوشیاں لوٹ آئیں مگر دل میں آج بھی ایک خلش تھی
جو کم نہیں ہو پارہی تھی _____

Posted On Kitab Nagri



ازلان شاہ جو صبح کے وقت قبرستان جاتارات ولی کے آدمی اُسے گھر چھوڑ کر جاتے اُسے کھانے پینے کا ہوش نہ تھا۔۔۔۔۔ واصف شاہ اپنے بیٹے کی اس حالت پر کڑھتے تھے مگر ان کے پاس اپنے بیٹے کو دینے کو کچھ نہ بچا تھا۔۔۔۔۔

ساری دنیا چھوڑ کر چلی جائے والدین کبھی اپنی اولاد کو مشکل وقت میں تنہا نہیں چھوڑتے ازلان شاہ بھلے ظالم سفاک تھا مگر اپنے باپ واصف شاہ کا سکون تھا۔۔۔۔۔

ازلان مرنے کی دعائیں کرتا تھا مگر اسے موت نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔ اُس نے اپنی نور کا دائی ہجر سہنا تھا۔۔۔۔۔ نور اگر کسی انسان نے اس سے چھینی ہوتی تو وہ اس شخص کی ہستی مٹا چکا ہوتا مگر اب کی بار اس سے نور کو چھیننے والی زات اللہ کی زات تھی۔۔۔۔۔ وہ اب بے بس تھا اور مرنے کی دعائیں کرتا تھا۔۔۔۔۔

ازلان شاہ تم مرنے کی دعائیں کرو گے مگر تمہیں موت نہیں آئے گی۔۔۔۔۔ آج کتنے سالوں بعد اس کے کان سے نشاء کی آواز ٹکرائی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مظلوم کی آہ سے ڈرنا چاہیے آج یہ بات از لان شاہ کو سمجھ آئی اُسے انشراح میر کی وہ بددعا یاد آئی _____
وہ آج پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا _____

از لان شاہ آج انشراح میر کے سامنے زمین پر بیٹھا معافی مانگ رہا تھا

نشاء مجھے معاف کر دو _____ پلیز _____ دیکھو ناں میں موت مانگ رہا مجھے موت نہیں آرہی نشاء پلیز مجھے معاف کر دو
میرے لیے رب سے موت مانگو _____ مجھ سے میری نور کی جدائی برداشت نہیں ہو رہی _____

از لان شاہ نشاء سے معافی مانگ رہا تھا جب نشاء نے اس کی طرف دیکھتے کہا

میں نے تمہیں معاف کیا از لان شاہ _____ نور کی محنت اور کوشش کے بعد انشراح میر کی قوت گویائی واپس آچکی
تھی _____
www.kitabnagri.com

نشاء کیا تم وہ سب بھول سکتی ہو؟ از لان شاہ نے اُمید بھرے لہجے میں پوچھا

Azlan Shah I can forgive but can't forget anything.

Posted On Kitab Nagri

نشاء یہ کہتے ہی اپنے کمرے میں چلی گئی پیچھے از لان تہی دامن بیٹھا رہا



نشاء کی خواہش پر آج ولی اور نور تیمور اور انا کا نکاح کیا گیا۔۔۔ گو کہ ان کا نکاح پہلے ہی ہو چکا تھا مگر اب انا کی مرضی سے ایجاب و قبول کے مرحلے طے کیے گئے۔۔۔ آج خوشی ان کے انگ انگ سے چھلک رہی تھی۔۔۔



بے بی ڈول مجھے معاف کر دو پلیز۔۔۔ میں نے تمہارے ساتھ بہت زیادتی کی۔۔۔، تیمور ولی خان نکاح کے بعد سب کے سامنے انا سے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔

انا نے تیمور کی طرف دیکھا وہ تیمور کے سامنے آنے سے ڈرتی تھی کیونکہ وہ اپنے بابا کے کیے گئے مظالم پر شرمندہ تھی اُس نے تیمور کو معاف اس دن ہی کر دیا تھا جب حقیقت اس پر آشکار ہوئی تھی۔۔۔

خان۔۔۔ اگر آپ چاہتے تو مجھ سے ان دو سالوں میں بہت بُرا بدلہ لے سکتے تھے مجھ سے فائدہ اٹھا سکتے تھے مگر آپ نے کبھی اپنی حدود پار نہیں کیں۔۔۔ آپ نے انتقام کی آگ میں جلنے کے باوجود اپنا وقار نہیں کھویا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سیر یسلی لالہ ___؟؟ آپ تو بابا سے نفرت کرتے ___ انا نے سر جھکاتے کہا ___

میں اس شخص سے نفرت کیسے کر سکتا ہوں انا جس سے میری ماں نے عشق کیا ہے ___ میری ماں نے اس شخص کی زندگی کی خاطر خود کو موت کے گھاٹ اتار دیا ___ ہاں یہ سچ ہے میں کبھی ان سے اظہار نہیں کر سکا مگر میں ان کی پرواہ کرنے لگا ہوں اس دن سے جب سے مجھے علم ہوا کہ وہ شخص میری ماما کے لئے کیا تھا ___ ولی شاہ کے الفاظ انا کے دل پر اترے اور وہ ولی کے سینے لگی پھوٹ پھوٹ کر روئی ___ از لان شاہ انا کے علاوہ دنیا کی ہر چیز سے غافل ہو چکا تھا ___



اگلے روز پلم اینڈ بلش شرارہ میں ہیوی میک اور کے ساتھ زیورات پہنے نور ولی خان بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی انشراح اور رجا اس کی نظر اتارتے نہیں تھکتی تھیں ___

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس ولی شاہ سیاہ ہی چادر کندھوں پر سیٹ کیے ہو بہو ولی خان کا پر تو لگ رہا تھا۔ نور کو ولی
کے پہلو میں بٹھایا گیا ایک اطمینان اور سکون ولی کے چہرے پر عیاں تھا۔

تیمور نے رخصتی کے وقت نشاء اور نور کو با مشکل الگ کیا جو ایک دوسرے کے گلے لگی رو رہی تھیں۔

تیمور کی آنکھیں بھی بہن کی رخصتی پر نم تھیں۔

نور کو جیسے ہی شاہ ولا میں لایا گیا دروازے کے پاس ہی انانے اُسے روک لیا۔

Posted On Kitab Nagri

حمزہ اور انا کی ہوٹنگ کو نظر انداز کرتا وہ نور کو لے کر چلا گیا۔



رجاء میرے کمرے میں بیٹھی گہری سوچ میں گم تھی جب انا اس کے کمرے میں آئی۔

اما۔۔۔ رجاء میرے انا کی پکار پر آنکھیں میچ لیں۔ کیا میں آپ کو ماما بلا سکتی؟ مجھے میری ماما یاد آرہی۔

انا نے دکھی دل سے اس بھری نظروں سے رجاء کی طرف دیکھا

رجاء نے پیچھے مڑتے اپنے بازو پھیلائے اور انا بھاگتی ہوئی اس کے سینے سے لگی کتنی دیر تک روتی رہی۔ رجاء

میر بھی خاموش آنسو بہانے میں مصروف تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رات انا یونہی رجاء کے سینے پر سر رکھے سو گئی۔



Posted On Kitab Nagri

ولی نے کمرے میں آتے ہی نور کو بیڈ پر بٹھایا اور اس کی زیور اتارنے میں وہیں بیڈ پر بیٹھا دم د کرنے لگا۔ نور اس کو فدا ہوتی نظروں سے دیکھتی رہی اور ولی شاہ نے نور کا ہاتھ تھامے اسے بیڈ سے اٹھایا۔

تم وضو کر آؤ روح من۔۔۔ ولی نے نور کی طرف دیکھتے کہا وہ سر ہلاتی ہلکے پھلکے کپڑے پہنے وضو بناتی کمرے میں آئی جہاں ولی جائے نماز بچھائے اس کا منتظر تھا دونوں نے نوافل ادا کیے اور نئی زندگی کے سکون کی دعا کی۔ بعد میں ولی نے اسے بانہوں میں بھرتے بیڈ پر لٹایا اور خود اس کے وجود پر قابض ہوتا اپنی شدتیں نچھاور کرنے لگا نور ولی کا ساتھ دینے لگی۔



اگلے روز پچ کلر کی میکسی میں نور بے حد خوبصورت لگ رہی تھی دوسری جانب بے بی ڈول گرے اور ریڈ کمینیشن میں خوبصورت لہنگا پہنے ہیوی برائیڈل میک اپ کیے نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔

بھابھی میں کیسی لگ رہی؟؟ اس نے نور کی طرف دیکھتے کہا جو ابھی ابھی اس سے ملنے آئی تھی۔

آج تو میرا چھوٹا بھائی گیا کام سے، نور نے ستائشی نظروں سے بے بی ڈول کی طرف دیکھتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

بالکل جیسے میرے بھائی کے ہوش کل اڑے تھے انا نے ہنستے ہوئے کہا۔

ارے نہیں تمہارے بھائی کے تو ہوش کل ٹھکانے لگے تھے تبھی تو مجھے بے حال کر دیا۔ نور نے ایک آنکھ دباتے انا کو کہا

جی نظر آرہا۔ انا نے بھی نور کے چہرے پر میک اپ کی تہہ میں چھپے ہونے کے باوجود نظر آنے والے نشان کی طرف دیکھتے کہا جو ولی شاہ کی شدتوں اور محبتوں کا منہ بولتا ثبوت تھے۔

انا کی نظروں کا مفہوم سمجھتے نور شرماتے ہوئے کمرے سے نکلی جب ولی شاہ نے اسے دبوچ لیا۔ اور کندھے پر اٹھائے کمرے کی طرف لے گیا۔

www.kitabnagri.com

اف غنڈے موالی۔ یہ کیا طریقہ ہے؟؟ سانس مت لینے دو سکون کا۔ کسی نے دیکھ لیا تو؟؟ نور نے ایک دم بولنا شروع کیا

جب ولی نے اس کی گردن پر لب رکھے کہا

دیکھنے دو۔ جس کو دیکھنا شوق سے دیکھے۔ اور یہ تم کیا مجھ سے چھپنے کی ناکام کوشش کر رہی ہو۔ ولی نے اسے قہر برساتی نظروں سے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

رات بھی ایک پل کے لئے آپ نے مجھے نہیں سونے دیا اور صبح بھی میں کمرے سے دیر سے باہر نکلی۔ اب بھی میری جان بخشی نہیں ہونے والی۔ میں میری ماما کے گھر چلی جاؤں گی۔ نور ابھی بول رہی تھی کہ ولی شاہ نے اپنے ہاتھ کی گرفت اس کی گردن پر مضبوط کی اور اس کا گلہ دبانے لگا۔

میری بات سنو مسز نور ولی شاہ۔ میں نے تمہیں بہت چاہ سے اپنی زندگی میں شامل کیا تھا۔ تیرہ سال تم پر اختیار ہونے کے باوجود تم سے دوری سہی ہے اب نہیں۔ اب تمہارے اور میرے بیچ میں کسی کو نہیں آنے دوں گا۔ اگر کوئی آیا تو تم جان سے جاؤ گی نور شاہ۔ ولی شاہ کے لہجے میں وارننگ تھی نور شاہ کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تو ولی شاہ اس کو چھوڑتا ہوا ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا خود پر سپرے کرنے لگا۔

نور ڈبڈباتی آنکھوں سے اس کی پشت کو گھور رہی تھی جب ولی ایک سانس خارج کرتا اس کو مرر سے دیکھتا بولا۔

www.kitabnagri.com

روح من۔ میری بات کو سمجھو، ولی شاہ کے لہجے میں اب فقط محبت تھی۔ نور بیڈ سے اٹھتی خود کو نارمل کرتی بولی۔

آپ نے ڈر دیا مجھے شاہ۔ نور نے ولی کی طرف شکایتی نظروں سے دیکھتی بولی

Posted On Kitab Nagri

میں تو اظہارِ محبت کر رہا تھا ___ ولی نے اُسے دیکھتے کہا ___

انتاشدِ اظہارِ محبت ___ نور نے ولی کو گھورتے کہا

ہاں میں ایسا ہی ہوں شدت پسند ___ اور تم تو میرے جینے کی وجہ ہو روحِ من ___ ورنہ میں تو ماں کے ساتھ ہی
اس روز مر جاتا ___ ولی کی بات سنتے ہی نور بھاگتی ہوئی ولی کے سینے لگ گئی ___



وائٹ شلوار قمیض پر کتھی رنگ کی چادر کندھوں پر سیٹ کیے آنکھوں پر ڈارک گلاسز لگائے وہ بڑی شان اور
تمکنت سے بارات کے ساتھ ہال میں داخل ہوا اُسے دیکھتے ہی راجا میر، ازلاں شاہ، واصف شاہ ٹھٹھک گئے ___
نور شاہ کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو بہنے لگے ولی شاہ جو سیڑھیوں سے اترتا بارات کے ویلکم کے لئے نیچے آ رہا
تھا اُسے دیکھتے ہی ایک ٹرانس کی کیفیت میں اس کی طرف بڑھا ___

کانگریجو لیشنز تیمور ولی خان اینڈ ویلکم ٹومائی فیملی ___ ولی شاہ اس کی طرف دیکھتے بولا ___

Posted On Kitab Nagri

تیمور ولی خان نے آگے بڑھتے اس کو گلے لگایا تو ولی شاہ نے بھی اسے مضبوطی سے ہگ کیا۔

تم ہو بہو بابا کی کاپی لگ رہے ہو تمہاری ڈریسنگ اور سپیشلی یہ گلاسز۔ ولی نے تیمور کی طرف والہانہ نظروں سے دیکھتے کہا جس پر وہ مسکرا اٹھا۔

میں ایک بار پھر بھی پیدا ہو جاؤں ولی خان کے پاسنگ بھی نہیں ہو سکتا لالہ۔ تیمور کے لہجے میں یقین بول رہا تھا۔

ولی شاہ اُسے لے کر سٹیج کی طرف بڑھا۔ کافی دیر بعد بے بی ڈول کو لایا گیا جو کہ جینز اور ٹی شرٹ پہننے کی عادی لڑکی بڑی بیزاری سے زیورات میں لدی آرہی تھی اس کی یہ بیزاری تیمور نے بھی محسوس کی۔

بے بی ڈول کو تیمور کے پہلو میں بٹھایا گیا تو ہر کسی کی نظر ان کے کپل کو سراہتی ہوئی ہٹنے کو تیار نہ تھی۔ وہ دونوں ایک ساتھ بہت مطمئن تھے پر سکون تھے۔

حمزہ اب تم بھی شادی کر لو یہاں کوئی لڑکی پسند ہے تو مجھے بتاؤ۔ رجا میر حمزہ کو ایک کونے میں لے کر گئی اور اس کے سامنے اپنا مدعا پیش کیا۔

Posted On Kitab Nagri

ماما _____ میں ابھی آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں _____ مجھے بہت انتظار کے بعد آپ ملی ہیں اور اب میں آپ کی تمام
توجہ لینا چاہتا ہوں _____ حمزہ نے رجا کا ہاتھ تھامتے کہا
ایم سوری حمزہ _____ میری جان اپنی ماں کو معاف کر دو _____ رجا نے حمزہ سے کہا تو حمزہ نے اُسے گلے لگایا _____

بس کریں ماما _____ بھول جائیں سب _____ چلیں تیری ہمارا ویٹ کر رہا _____ حمزہ رجا کا دھیان بٹاتا سیٹج کی طرف
متوجہ ہوا

انا یو لکنگ سو بیو ٹیفل _____ حمزہ نے انا کے پاس جاتے کہا اور ایک گفٹ اس کی طرف بڑھایا جسے انا نے کھولا _____

وہ ایک خوبصورت ڈائمنڈ بریسلٹ تھا جو حمزہ نے اس کے لئے خریدا تھا _____

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تھینکیو حمزہ لالہ _____ انا نے محبت سے حمزہ کی طرف دیکھا _____

رخصتی کا وقت جیسے قریب آیا انا کا دل بھرنے لگا وہ ازلان کے گلے لگے بہت روئی _____ جب ولی نے اسے ازلان
سے الگ کیا _____

کم آن مائی ڈول _____ تم اپنی ماما کے گھر جا رہی ہو _____ انشراح میر نے انا کی طرف دیکھتے محبت سے کہا _____

Posted On Kitab Nagri

ہاں ناں ڈول_ آج تمہاری شادی ہے اور شادی پر تو خوش ہوتے اب اس کو دیکھو جس کے دانت ہی اندر نہیں ہو رہے_ ولی شاہ نے نور کی طرف دیکھتے کہا

ہاں ناں میری پر نسز_ بی کالم_ میرا بھائی تو اتنا معصوم ہے مجھے دیکھو میں تو اس ملک کے جانے مانے غنڈے سے شادی ہونے پر بھی اتنی خوش ہوں_ نور نے سب کے سامنے ولی کی طرف دیکھتے انکھ دبائی_ وہ ایسی ہی تھی کھل کر اظہار کرنے والی_

اس کو خوش اور مطمئن دیکھ کر انشراح میر اور تیور کے دل میں سکون کی لہر اُٹھی_

دعاؤں اور قرآن کے سائے میں بے بی ڈول کو تیمی کے ساتھ رخصت کیا گیا_

www.kitabnagri.com



تیمی نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا سامنے ہی وہ دلکش حسینہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سو رہی تھی تیمور ایک ٹرانس کی کیفیت میں اس کی طرف بڑھا جب تیمور کی مخصوص پرفیوم اور سگریٹ کی ملی جلی خوشبو اس کے نتھنے سے ٹکرائی

Posted On Kitab Nagri

خان ___ انا نے تیمور کو دیکھتے کہا

بے بی ڈول ___ تیمور نے بھی اسی لہجے میں کہا

میری زندگی میں آنے کا شکریہ بے بی ڈول ___ تیمور نے انا کو زیور اتارنے میں مدد کی ___ اس کا ڈوپٹہ پنز سے آزاد کیا اور اب اسے محبت پاش نظروں سے دیکھنے لگا ___

دونوں نے نوافل ادا کیے اور اب انا بیڈ پر اس کے کندھے پر سر ٹکائے بولی ___

خان میں نے اپ کے لئے ایک غزل یاد کی ___ تیمور نے انا کی کمر میں ہاتھ ڈالے تھے جب انا کی بات سنتے وہ بولا ___

www.kitabnagri.com

آپ کو پوسٹری آتی ہے بے بی ڈول ___ تیمور نے اس کی طرف دیکھتے کہا

ہاں بابا کو شوق تھا وہ ماما کے لئے کرتے تھے ___ انا نے سر جھکاتے کہا

Posted On Kitab Nagri

جب تیمور نے اس کی اداسی محسوس کرتے اسے اپنی گود میں بٹھالیا اور چہرہ اس کے چہرے کے نزدیک لے جاتے بولا۔

سناؤ۔۔۔ تیمور نے انا کو کہا تو وہ مسکراتی نیلی آنکھوں سے اسے دیکھتی گویا ہوئی۔

اے میری ہمسفر! 

میں تمہیں اجازت دیتی ہوں!

تم ساری دنیا گھومو ہر ذی روح سے ملو

اور ہاں جب سب سے تم تھک ہار جاؤ تو بے فکر رہنا

تمہیں سنبھالنے کے لیے تب بھی دو ہاتھ اور ایک کندھا

اور یہ حصار میری صورت میں دستیاب ہوگا

میں پھر بھی شکوہ نہیں کروں گی اس لمحے بھی صرف

تمہیں یہی کہوں گی

حضا طیباً وفتح اللہ! مبروک وصولک عزیزت

زہے نصیب! آپ کا آنا مبارک میری جان ♥

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد تیمور ولی خان کی بے بی ڈول منہ پھلاتی وہاں آئی۔ تیمور جو ولی کی اس درگت پر ہنستا تھا اب اپنی متوقع بے عزتی کے خیال سے سر جھکاتا باہر جانے لگا جب ولی نے اس کا ہاتھ پکڑے روکا

ارے سالے صاحب کہاں جا رہے ہو؟ ولی نے دانت پیستے کہا کیونکہ تیمور کی بہن ولی کو ناکوں چنے چبواتی تھی۔

کہیں نہیں میں تو ادھر ہی ہوں۔ تیمور بے دلی سے بیٹھ گیا جب انانے اس کی گود میں ایک کاٹ لاکر رکھا یہ کاٹ ٹونز بے بیز کے لئے بناتھا جس میں تیمور کے دونوں شیر رو رہے تھے۔

سنجھالیں اپنے بچوں کو۔ یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔ انانیتہ شاہ کے ٹونز تھے جن کے نام اس نے معراج خان اور عمر خان رکھا تھا ان دونوں کو انشراح اور رجا ہی سنبھالتی تھیں انانکوان بچوں کو کیری کرنا نہیں آتا تھا۔ اگر کبھی اسے دومنٹ کے لئے ان کو اٹھانا پڑتا تو وہ تیمور کو سب کے سامنے یہ کہہ کر شرمندہ کرتی

سنجھالیں اپنے بچے یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا۔ اور پھر انانکارو نا شروع ہو جاتا۔

ابھی بھی تیمور بچوں کے ساتھ ساتھ انانکو چپ کروا رہا تھا۔ انانکا جسم بچوں کے بعد بھرچکا تھا اور وہ پہلے سے زیادہ تیمور کے دل کے قریب ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حمزہ ولی اور تیمور کی حالت بہت مزے سے انجوائے کرتا تھا اس کی جان آریا اور عمر میں اٹکی ہوئی تھی جبکہ
معراج زیادہ تریبی اور ولی سے اٹیچ تھا

انشراح اور رجاء مسکراتی نظروں سے اپنے بچوں کو دیکھ رہی تھیں ان دونوں کو ان کے صبر کا بہت خوبصورت
انعام ملا تھا مگر ولی خان کی کمی آج بھی تھی جو پوری نہیں ہوئی تھی



ازلان شاہ یو نہی شہر خموشاں میں جو صبح کے وقت جاتا تو رات کے کسی پہر لوٹتا ولی نے اسے بہت سنبھالا مگر
وہ تو اپنی شاہ من کے لمس کو ترستا تھا

وہ آج بھی موت مانگ رہا تھا جو اسے نہیں آرہی تھی

سب اپنی زندگی میں خوش تھے اس کا بیٹا اور بیٹی آج اپنے بچوں کے ساتھ مطمئن اور پرسکون تھے جس
زندگی کے خواب اس نے دیکھے تھے وہ زندگی آج اس کے بچے جی رہے تھے

www.kitabnagri.com

اپنی شادی شدہ زندگی کو بہتر بنانا اس کے اختیار میں تھا کاش وہ نشاء سے بدلہ نہ لیتا کاش وہ نور کو اذیت نہ
دیتا کاش وہ نور کو قیدی نہ بناتا سب سے بڑا کاش وہ ولی خان کو نہ مارتا تو آج اپنی موت کے لئے ترس نہ رہا
ہوتا



Posted On Kitab Nagri

ولی شاہ کا آج بھی یہی معمول تھا وہ ہر صبح قبرستان جا کر ولی اور نور کی قبر پر فاتحہ کہتا
وہ آج بھی انڈر ورلڈ کا ڈان تھا مگر اپنی بیوی کے سامنے اس کی تمام غنڈہ گردی ختم ہو جاتی تھی۔
زندگی میں اب سب کچھ سیٹ ہو چکا تھا اس تماشائے محبت میں انہوں نے بہت کچھ کھویا تھا اور اب جو حاصل تھا
اس پر وہ سب مطمئن تھے۔

ولی نور کے لئے جنونی تھا مگر وہ اپنے جنون کو کبھی رشتے پر حاوی نہ ہونے دیتا دوسری جانب نور کبھی وہ کام نہ
کرتی جس پر اسے ولی نے منع کیا ہوتا۔
ایک کامیاب زندگی اور کامیاب محبت کی شاید یہی وجہ ہے محبوب کو تماشہ بنانے کی بجائے اس کی خواہش کو
اولین رکھ کر اس خوبصورت رشتے کو محسوس کیا جائے۔



ختم شد
اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

